DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188350
UNIVERSAL
LIBRARY

هُوَ الْعَزِیْز

مناظرِ کارزارِ ملبس باتصویر

یعنے

وودی ٹرکس ان ٹریپولی

کا

مکمل اور بامحاورہ اردو ترجمہ

مترجمہ

جناب منشی محمد عبداللہ خان صاحب

رئیس خورجہ ممالک متحدہ

باہتمام خاکسار فضل حسین ماہ نومبر ۱۹۱۲ء

جملہ حقوق محفوظ

بار اول

قیمت مجلد عہ ۱۲

تمہید از مصنف

اس سیدہی سادی تصنیف کا بڑا حصہ ایسی حالتون مین تحریر کیا گیا ہے جبکہ عربی کیمپ کے اونٹون اور آدمیون وغیرہ کے شور وغل کی وجہ سے سکون طبیعت حاصل نہوے کی حالت مین مجھے اپنے چھوٹے سے عربی خیمہ پر ٹہرنے کا تھوڑا بہت وقت میسر ہوجاتا تھا اور کبھی کبھی سواری اور پیدل دونون صورتون کے طولانی سفرون کے اثنار مین اس کتاب کو لکہنا پڑا ہے جو پہلے سے بھی زیادہ پریشان حالت مین تحریر کیا جانا متصور ہوسکتا ہے مزید براں میرے دامان طرابلس چہوڑنے کے بعد کچہہ عرصہ تک دامن گیر رہا اور کوئی پرسکون موقعہ اس کتاب کی تصنیف کے متعلق نصیب نہو سکا حتی کہ نظر ثانی پروف بھی پیرون از امکان ہوگئی ظاہر ہے کہ ایسی صورتون کی کوئی تصنیف بحیثیت ادبی دعوی وقعت نہین کرسکتی لیکن صرف اس غرض سے یہ کتاب ہدیۂ ناظرین کیجاتی ہے کہ اگر اُن کو کوئی جہلک اُن امیدون۔ وقتون اور کامیابیون کے متعلق محسوس ہو جو انصاف کی خاطر ہر ایک امکانی شریفانہ قربانی پر کمربستہ قلیل التعداد مگر کثیر الشہامت فوج سے وابستہ ہین تو مجھے میری محنت کے ضایع نہ جانے پر اطمینان ہوجائیگا میرا ذاتی تجربہ مدافعت کی لائنون اور ان قصبات تک محدود ہے جو سردست ترکی مقبوضات مین داخل ہین اور ان اطلاعون کی بابت جو سرچ لائیٹ سے منور ہونیوالے حصہ زمین کے متعلق مجھے حاصل ہوے ہین مین اخبار ٹیمس اور دوسرے اخبارات کا جو میدان جنگ سے بھی داخل اسباب دلبستگی رہے ونیز اوٹیران اخبارات متذکرہ کا ممنونیت کیساتھ شکر گذار ہون جنگ ہنوز اپنی پہلی ہی منزل پر جاری ہی لہذا غیر مناسب ہے کہ ترکی افواج کے رجحان طبیع تعداد ارادون اور تدبیرون کے متعلق اپنے طرز عمل کے خلاف کوئی ایسا اشارہ کیا جائے جس سے بنظر احتیاط میدان جنگ سے بھیجے ہوئے خطوط مین بھی حذف کیا گیا ہو۔ مگر اسکے ساتھ ہی استفہ عرض کرنیکی جرأت پر نادم نہین ہون کہ ترک صدمقامات کے حالات اور اُن واقعات سے بالکل بے خبر نہین ہین جو اُن کے زیر اثر حلقون سے باہر واقع ہوتے رہتے ہین۔

ای۔ این۔ بی۔ (مصنف)

معذرت مترجم

سب سے بڑا نقص یا کمی اس ترجمہ مین یہ ہے کہ بجائے ایک کے دو شخصون نے اردو مسودہ صاف کیا ہے۔ چنانچہ یہ دورنگی صاف نمایان ہے گو ناظرین کو اس سے مطالعہ مین کوئی دقت محسوس نہین ہوسکتی تاہم کسی کتاب مین اس قسم کی کمی ضرور قابل گرفت ہے ناظرین معاف فرمائینگے۔ جب انھین یہ معلوم ہوگا کہ یہ فروگذاشت محض بدینوجہ قصداً عمل مین لائی گئی ہے کہ جہان تک ممکن ہو اس ترجمہ کو جلد شایع کیا جائے۔ کیونکہ بصورت تاخیر ناظرین کو مطالعہ سے وہ لطف حاصل نہین ہو سکتا جو ہر ایک چیز کے برمحل تازہ ترین حصول سے مخصوص ہے بہرحال آیندہ اڈیشن مین اس نقص کے بھی دور کرنے کی کوشش کیجائے گی مین اپنے مکرم جناب **ایاز محمد خان** صاحب کا کسی طرح شکریہ ادا نہین کرسکتا جنہون نے کمال بے غرضی سے اپنی اہلیہ صاحبہ کی دیرینہ تیمارداری اور خود اپنے جسم پر آپریشن کرانے کی پریشان کن حالتون مین میرے مسودے کو شاندار بنانے مین بڑی عرق ریزی سے کام لیا ہے مقرر کو دردگلو اور مصنف مترجم یا مؤلف کو عدم الفرصتی اور غیر مجمعی کی بسا اوقات شکایت ہوتی ہے چنانچہ مجھے بھی کم فرصتی کی واقعی شکایت ہے علاوہ ازین چونکہ مجھے ترجمہ کرنیکا پہلا اتفاق ہے لہذا اجنبیت اور ناواقفیت بھی قابل سماعت عذر ہین۔

احقر

عبداللہ خان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول

بعض واقعات موجودہ اور ممکنات آئندہ

یہ تقریباً ناممکن ہے کہ اس چھوٹی سی کتاب مین موجودہ جنگ اٹلی و ٹرکی کے وجوہات کی نسبت کسیقدر مفصل بحث کیجا سکے۔

تاہم یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت سے فرانسیسیون نے ٹیونس پر قبضہ کیا اوسی وقت سے اطالیون نے بزعم خود اپنے آپ کو ولایت طرابلس کا آخری قابض و مختار سمجھنا شروع کر دیا۔

کرسپی سابق وزیر اعظم اٹلی یہ دیکھکر کہ سلطنت جمہوریہ فرانس نے ایک ایسے صوبہ مین جہان بہ نسبت فرانسیسیون کے اطالیون کی تعداد زیادہ ہے اپنی حکومت قائم کر رکھی ہے نہایت بیچین ہوا اور طرابلس الغرب پر

قبضہ کرنے کے لیے طرح طرح کی تدبیرین کرنے لگا اگر اس کی وزارت چند ماہ اور قائم رہتی تو یہ جنگ آج سے بیس سال قبل شروع ہوگئی ہوتی ۱۸۵۷ء مین بمقام آزبرن نپولین سوم شہنشاہ فرانس نے اثنار گفتگو مین سے کہا تھا کہ طرابلس الغرب کا کچھ حصہ سارڈینا کو دیا جا سکتا تھا۔

بعد ازان جب کرسپی کو موقع ملا تو اُس نے بہت کوشش کی کہ دول عظام اٹلی کے حقوق کو طرابلس مین تسلیم کرین۔

فرانس کی سرپرستی ٹیونس کا اعلان ایک ایسا امر تھا جس نے کرسپی کی امیدون کو کم اور خوف کو زیادہ کر دیا کہ مبادا سلطنت جمہوریہ اپنی الحاقی کارروائی کو شمالی افریقہ مین زیادہ وسعت دیکر بحر متوسط کو فرانسیسی جھیل نہ بنالے

بعض اقتباسات جو کرسپی کی خط و کتابت سے اخذ کئے گئے ہین وہ کرسپی کی اُمیدون اور اندیشون کو نہایت وضاحت سے ظاہر کرتے ہین مثلاً وہ اٹالین سفیر متعینہ برلن کو لکھتا ہے کہ اب جبکہ ٹیونس مین فرانسیسی اثر متحدہ فوجون کی مخالفت کے بغیر قائم ہوگیا ہے تو ہمارا طرابلس پر قابض ہونیکا ارادہ ایسی مشتبہ حالت مین زیادہ عرصہ تک ملتوی نہین رکھا جا سکتا۔ اس لیے ھمکو ایسے وسائل معلوم کرنے چاہئین جن کی وجہ سے ٹیونس پر فرانس کا کامل اقتدار قائم نہ ہوسکے یا ایسے انتظامات کئے جانے چاہئین جن کی رو سے طرابلس الغرب کے ہم بلاخدشہ مالک بنجائین۔ کیونکہ صرف یہی ایک صورت بطور قابل اعتبار ضمانت کے ایسی ہوسکتی ہے جس کے ذریعہ سے آئندہ فرانس کی بری و بحری قوت کی ترقی مین مزاحمت کیجا سکے۔

سلہ مراد بہ شوہر ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصرہ ہند ۱۲ سہ مراد بہ سلطنت اٹلی ۱۲

کرسپی نے لارڈ سالسبری وزیر اعظم برطانیہ کو بھی لکھا کہ سرحد طرابلس پر
فرانس کی دست درازکرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت جمہوریہ طرابلس
پر بھی قبضہ کرنے کے لیے تلی بیٹھی ہے ایسی صورت مین ضروری معلوم
ہوتا ہے کہ ہم طرابلس پر پیشتر اسکے کہ فرانس اور کوئی مزید کارروائی کرے قابض
ہوجاوین تاکہ بائیزرٹا سے اٹلی یا برطانیہ عظمیٰ کو کوئی خدشہ باقی نہ رہے۔
اس کا جواب اطالین سفارتخانہ لندن کی معرفت دیا گیا یورایکسیلنسی کی تحریر
نے لارڈ سالسبری پر گہرا اثر کیا ہے چنانچہ مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ مین بذریعہ
تار اطلاع دون کہ جب بحر متوسط مین جلد یا بدیر کسی تبدیلی کا وقت آوے
تو طرابلس پر اٹلی کو بطور لازم قبضہ حاصل کرنا چاہیے۔ مگر لارڈ موصوف آپکے
اس خیال سے متفق نہین ہین کہ قبضہ کرنے مین عجلت سے کام لیا جاوے
کیونکہ انکا خیال ہے کہ طرابلس پر قبضہ کرنیکا وقت ابھی تک نہین آیا ہے
چنانچہ وہ آخیر مین کہتے ہین کہ اٹلی کی گورنمنٹ طرابلس کو حاصل کرنے لیکن
اُس شکاری کو جو بارہ سینگے کا شکار کرنا چاہتا ہے اُسوقت تک صبر سے
انتظار کرنا چاہیے جب تک کہ شکار پورے طور پر بندوق کی زد مین نہ آجائے
ایسی صورت مین عموماً شکاری کامیاب ہی ہوجاتا ہے ورنہ کم سے کم شکار
زخمی ہوئے بدون نہین بچ سکتا۔

یہ بات نہین بھولنی چاہیے کہ جب کرسپی اور اُس کے ہم نواد دوست باہم
یہ مشورے کررہے تھے اُسوقت سلطنت عثمانیہ کی حالت بہت خراب
ہورہی تھی اور ٹرکی کا بڑے سے بڑا دوست بھی سلطنت کے جلد پُرزے
پُرزے ہوجانے کی علامات بین طور پر دیکھ رہا تھا اور یورپ مین مرد بیمار

لہ نام بندرگاہ ٹیونس جو بحر متوسط پر واقع ہے ۱۲

کی میراث کی تقسیم قریب تر دکھائی دے رہی تھی اس حالت مین شمالی افریقہ کی دُور اُفتادہ ولایت قدرتی طور پر یورپین صوبجات سے پہلے حصہ بخرے ہو جانے والی متصور ہو سکتی تھی گزشتہ چند سالون مین ترکون کی ترقی نے دُنیا کو حیران کر دیا ہے ۱۸۹۸ء مین باب عالی نے یونان کی جنگ اور دوسری ضروریات کی سرانجام دھی کے لیے باوجود استبدادی حکومت کے پانچ لاکھ سپاہی ایسی سہولیت اور خاموشی سے جمع کر لیے کہ یورپ کی دوسری سلطنتین حیران رہ گئین۔ اور ابتو سلطنت عثمانیہ کا فوجی بازو اسقدر زبردست ہے کہ جس کی قدر ہر ایک شخص کو سنجیدگی سے کرنی چاہیے۔ علاوہ ازین نیا ترکی گورنمنٹ پوری قوت سے قائم ہو چکی ہے اور باوجود بہت سی دقتون اور چند بُرے نتائج پیدا کرنیوالی غلطیون کے ایسی اصلاحات عمل مین لائی جا چکی ہین جنکا اثر دور تک پہونچنے والا ہے۔ یورپ کے اعلیٰ محسوسات نے ترکی رجال سیاست کی شریفانہ کوششون کو قدر کی نگاہون سے دیکھا ہے اور اسوقت تُرک ہر طرح تعریف اور حوصلہ افزائی کے مستحق ہین مگر عین اُسی وقت مین جبکہ ترک ترقی کا پہلا مرحلہ طے کر چکے تھے یورپ کے سیاسی حلقون نے اُن کے مقبوضات مین سے بوسینیا اور ہرزیگونیا ہضم کر کے اُن کے مفید اصلاحات کو بیکار کرنے کی کوشش کی اور اسی ضمن مین اٹلی کو اسکے بے شرمانہ ڈاکہ طرابلس مین بڑھاوا دیا گیا ہے ایک ترکی افسر نے مجھسے کہا کہ عین اُسیوقت جبکہ ہمنے اصلاح کی تحریک کو آگے بڑھایا یورپ نے اُسے کمزور کرنے کی کوشش کی۔ یورپ بچہ کا پیدا ہوتے ہی۔

لہ یہ وہ دو صوبے ہین جنہین سلطنت آسٹریا نے اپنی سلطنت مین ل سلطان عبدالحمید خان کے عزل کے بعد ملحق کر لیے ہین ۱۲

گلا گھونٹنا چاہتا ہے اور اُسکو کوئی موقع ترقی کرنے کا نہین دینا چاہتا۔

اٹلی نے جنگ جاری کرنے کے لیے جو کمزوریان پیش کی ہین میرے نزدیک اُنپر بحث کرنا ہی بیکار ہے۔ گو ہماری فارن پالیسی کم و بیش ہموار و مسطح ہے مگر انگریزی ٹیکس دہندہ بھی انگلستان کے تعلقات خارجہ کی نسبت اُس سے زیادہ واقفیت نہین رکھتا جو شام کا ایک جاہل کاشتکار ارباب عالی کی تجاویز کے متعلق رکھتا ہے۔ مگر ہم یہ کہے بدون نہین رہ سکتے کہ دول یورپ جس مین برطانیہ عظمیٰ بھی شریک ہے صرف اٹلی کے قابل نفرت ارادون سے آگاہ ہی نہین تھے بلکہ خاموشی کے ساتھ اُسے اس ناپاک کام کی جرأت بھی دلائی گئی۔

یہ خیال کس قدر بدنما ہے کہ برٹش فارن آفس جس کو ایک لبرل گورنمنٹ کی مائختی کا فخر حاصل ہے اس بین الاقوامی ڈاکہ کو جس سے نوے فیصدی آبادی نے نفرت کا اظہار کیا ہے بغیر کسی عذر و معذرت کے پسندیدہ نگاہون سے دیکھتا ہے۔ اسیارہ مین کاؤر[1] کا بیان کس قدر قابل قبول ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ اُس نے ایسے موقون کے واسطے کہا تھا کہ ہم سلطنت کی خاطر ایسے افعال قبیحہ کے مرتکب ہو جاتے ہین جن کو اپنی ذات کے واسطے بھی کبھی کسی حالت مین گوارا نہین کر سکتے۔

عہد نامون کی نسبت کچھ نہین کہا جا سکتا جو آج کل صرف اس غرض سے مرتب کئے جاتے ہین کہ جب وہ مقاصد مین بارج ہوتے ہوئے پائے جائین تو اُس سلطنت کے ہاتھ سے چاک کر دئے جائین جو دست درازی

---

[1] اطالوی مدبر پیدائش ۱۸۱۰ء وفات ۱۸۶۱ء

کرنے پر آمادہ اور شرائط کے توڑنے کے واسطے کافی مضبوط ہو۔

۹ جون ۱۹۱۱ء کو اٹلی کی پارلیمنٹ کے اجلاس مین مارکوئس سان گیولی نئے وزیر خارجہ اٹلی نے ایک سابق وزیر خارجہ کی تقریر کو دہراتے ہوئے بیان کیا کہ اٹلی کی ہمیشہ سے یہ پالیسی رہی ہے کہ نہ صرف یورپ مین بلکہ افریقہ مین بھی سلطنت عثمانیہ کی مضبوطی کی پاسداری کرے اور یہ پالیسی جن وجوہات کی بنا پر قائم کی گئی ہے اور جن کا اظہار میرے پیشرو نے کیا تھا اُن مین اب تک کسی قسم کی تبدیلی واقع نہین ہوئی ہے مگر تعجب ہوتا ہے کہ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۱ء کو یعنی صرف سولہ ہفتہ بعد اُسی ایماندار وزیر نے اپنی دھوکا دینے والی تقریر کے خلاف ترکی کو بدین مضمون اعلان جنگ دیا کہ اٹلی کا پاک ارادہ صوبجات طرابلس و برقہ الحمرا پر قبضہ کرنے کا ہے۔

آخیر ۳ ماہی ۱۹۱۱ء کی ابتدا کو جنگی امتیاز ملنے کے اسباب مین علاوہ اُس دیرینہ آرزو کے جو زیادہ مستقل طور سے کرسپی کے زمانہ سے اہل اٹلی کو بطور سیاسی میراث کے ملتی چلی آتی تھی۔ اور چند امور بھی شامل تھے ایک طرف تو کنسرویٹو فرقہ اور طبقہ امرا اسبات کے خواہشمند تھے کہ گلیوٹی[1] کی گورنمنٹ کی توجہ سوشیل ریفارم کے محتاج توجہ پروگرام سے ہٹا کر کسی دوسری جانب منعطف کرائی جا سکے چنانچہ شروع جنگ سے اب تک اٹلی مین سرکاری بیمہ اور پارلیمنٹ مین عام رائے کو وزن دار بنانے کے متعلق کوئی چرچا نہین سُنا جاتا۔

دوسری طرف پبلک کی اڈوا[2] کا داغ بدنامی مٹانے کی شرمسارانہ خواہش مثل ہماری اُس منتقمانہ آواز کے مشتعل تھی جو ہمنے لاندہیا[3]

---

[1] موجودہ وزیر اعظم اٹلی ۱۲ [2] اصلاح تمدن ۱۲ [3] براعظم افریقہ مین ملک حبش کا ایک شہر ۱۲

طریقہ سے مجبور کے واقع کا بدلہ لینے کے لیے بلند کی تھی اس پر طرہ یہ ہے کہ ہمنے سوڈان کا بدلہ سوڈان سے لینا چاہا تھا لیکن اطالیون نے ابی سینیا کی کلونس کو طرابلس کے خون سے دھونے کی کوشش کی ہے۔

اور اسی موقعہ پر مہاجنون نے طرابلس کے مفروضہ مال و دولت کے متعلق حریصانہ مقاصد کو چھپاتے ہوئے حب الوطنی کا اظہار کیا۔

طرابلس کی معدنی دولت اور زراعتی ذرایع آمدنی کی اٹلی مین بہت کچھہ تعریف کیجاتی ہے اور اس مضمون پر اٹلی کے اخبارون نے سالہا سال تک خامہ فرسائی کی ہے۔ اٹلی مین سب سے زیادہ مقبول عزیز گیت جو گایا جاتا ہے وہ خوبصورت طرابلس کے نام سے مشہور ہے فی الحقیقت ایسے غیر آباد حصص اور بنجر کے بڑے بڑے قطعات رکھنے والے ملک کے لیے جیسے کہ طرابلس کے اندرون ملک مین واقع ہین خوبصورتی ہی ایک ایسی صفت ہے کہ ملک کو رغبت دلانے کے لیے اس سے زیادہ اور کوئی موزون صفت نہین مل سکتی۔ مگر جنگ کا بخار اترتے ہی عام طور پر معلوم ہو جائیگا کہ اٹلی کی آبادی کو شمالی افریقہ کی دولت کے باب مین مبالغہ آمیز حکایات کے ذریعہ سے بڑی بیدردی کے ساتھ دھوکا دیا گیا ہے جیسا کہ اسوقت بھی علامات سے ظاہر ہو رہا ہے کیونکہ آبادی کے عقلمند حصہ نے ایسا ہی محسوس کرنا شروع کر دیا ہے۔

طرابلس کی دولت کے بارہ مین عام طور پر جو بیانات شایع کئے گئے ہین اُن مین سے مثال کے طور پر ایک طویل مضمون کا جو ۷ و ۸ جنوری کو اٹلی کے اخبار موسومہ گیورنیل ڈی سیسیلیا مین شایع ہوا ہے ہم اقتباس پیش کرتے ہین۔ اس کا مصنف سینٹر ڈی فیلس ہے جو پارلیمنٹ کا ممبر

لہ جنوبی افریقہ مین نٹال کے شمال و مغرب مین اسی نام کا ایک پہاڑ ہے جہان بوئرون نے انگریزون کو شکست دی تھی ۱۲

ہونے کے علاوہ سسلی کے مشہور فرقہ اشتراکیہ کا ممبر بھی ہے اور جس کے حملہ اولانہ جنگ کے جوش نے تمام سچے اشتراکی ممبرون کو نفرت آمیز حقارت سے بھر دیا ہے۔

حسب بیان مصنف سینر ڈی فیلس اور اُس کے تین دوست گذشتہ جنوری مین طرابلس پہونچے تاکہ زمین کی قوت پیداوار اور ترقی زراعت کے متعلق تحقیقات کرین اس ڈیپوٹیشن مین سینر ڈی فیلس۔ لانگی۔ گلونی۔ اور بولوگ بنسبی شریک تھے جن مین سے کم سے کم دو شخص فرقۂ اشتراکیہ سے تعلق رکھتے ہین۔ سینر ڈی فیلس کے یقین دلانے کے مطابق ڈیپوٹیشن کے اور ممبرون نے بھی اپنا پورا پورا اطمینان ظاہر کیا کہ زراعت کی ترقی طرابلس مین کامیاب ثابت ہوگی۔ چنانچہ یہ بھی جنگ کے طرفدار فرقہ کا ساتھ دینے کے لیے ہر طرح امادہ ہوگئے۔ لیکن جنگ کے اخلاقی پہلو کی نسبت اپنے آپ کو غیر مکلف سمجھتے ہوئے فرقہ اشتراکیہ کے یہ عجیب ممبر بھی صرف اس اصول پر کاربند تھے کہ جنگ کے نتائج سے کیا مادّی فائدہ حاصل ہوگا؟ ایسی صورت مین کس قدر مشکل ہے کہ ان ممبرون کے اُس تیقن کی نسبت جو اُن کو فرقۂ اشتراکیہ کے عقائد کے متعلق ہے کوئی نیک رائے قائم کیجاے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُس طریقۂ تحقیقات کی نسبت بھی جس سے اس ڈیپوٹیشن کو طرابلس کی زرخیزی کی نسبت اطمینان ہوا ہے کچھ عرض کیا جاوے شکر کی جگہ ہے کہ اطالیون نے جس ملک کے الحاق کا ارادہ کیا

۱؎ اشتراکیہ وہ فرقہ ہے جو دولت اور محنت کی منصفانہ تقسیم کا خواہشمند اور مساوات و انصاف کا سختی سے جانب دار ہے ۱۲

ہے اُس کا بہت ہی تھوڑا حصّہ ان ممبرون کو جہل قدمی کے لیے میسر آیا اولاً ممبران ڈیپوٹیشن سیدہی مصری گئے اور اپنی خندقون سے تھوڑی دور آگے بڑھکر ریتیلے میدانون کا ملاحظہ کیا۔ اور اپنی گاڑی ہی مین سے اوچک اوچک کر آنکھین پھاڑنی شروع کین تاکہ دور تک نظر سے کام لے سکین اور انھون نے اُن ہموار میدانون مین جسے اپنی تحریر مین ہموار بیان کیا ہے عجیب وغریب چیزین دیکھین۔ مین بذات خود اُن گھاس دار جنگلون سے واقفیت رکھتا ہون ان وسیع خطون مین اٹھارہ انچ اونچی بکثرت ایک خاص قسم کی گھاس پیدا ہوتی ہے جسے اونٹ بھی بجز اُس حالت کے کہ بھوک سے اس کی جان نکل رہی ہو کبھی نہین کھاتا۔

ان عجیب وغریب اشیاء کے ملاحظہ کے بعد ممبرون نے آب رسانی کے سوال پر توجہ کی اور انھین اپنے رہنما سے معلوم ہوا کہ پانی کی قلت نہین ہے نخلستان مین ہر ایک عرب کے مکان مین کنوان ہے اور اس ضلع کے باہر قدرتی طور پر برسات کی کمی کا عوض شبنم کی کثرت سے ہوتا رہتا ہے اس احمقانہ بیان کے علاوہ ایک اور امر بھی ہے جسکی بنیاد پر وفد کا بظاہر اُس ملک کی آبرسانی کے متعلق اطمینان ہوگیا جو اٹلی سے پانچ گنا زیادہ وسیع ہے اور وہ امر یہ ہے کہ طرابلس کے نخلستانون مین پانی بافراط ہے اور پانی کے بے مثل ذخیرے موجود ہین کیونکہ گھاس دار جنگلون اور چٹانون کا پانی اُن بہت سے چکنی مٹی کے قطعات پر جانب سمندر بہتا ہوا پایا جاتا ہے جو اطراف شہر مین واقع ہین سینڈی فیلس پانی کی کثرت اس امر سے بھی ثابت کرتے ہین کہ الجیریا مین آرٹسٹ پروپ کنوئون سے ایک منٹ کے اندر ایک لاکھ تیرہ ہزار رطل پانی حاصل کیا جاسکتا ہے

لہ مساوی ہے ایک لاکھ تیرہ ہزار رطل کے۔ رطل ۱۲ سیر کا ہوتا ہے۔

وہ اس موقعہ پر اسباب کو بالکل نظر انداز کر گئے ہین کہ شمالی افریقہ کا وہ حصہ جسمین مراکو ٹیونس اور الجیریا شامل ہین طبعی طور پر طرابلس سے مختلف ہے۔ طرابلس صحرائے لبنان کے ایک کنارہ پر واقع ہونے کی وجہ سے اُس کی عام حالتون سے موثر پایا جاتا ہے چنانچہ بخلاف اسکے علم حیوانات کے ماہرون کے بیان کیمطابق کہا جاسکتا ہے کہ مراکو ٹیونس اور الجیریا اُسی سطح مین شامل ہین جس مین یورپ واقع ہے۔

میرے بیان کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ مراکو ٹیونس یا الجیریا کی بارش کا اوسط بیس انچہ سے چالیس انچہ تک ہے اور فرانسیسی سفیر متعینہ بنغازی کے سرکاری بیان کے مطابق برقتہ الحمرا مین جو طرابلس کا سب سے زیادہ زرخیز صوبہ ہے بارش کا اوسط گیارہ انچہ سے بھی کم ہے تاہم سینر ڈی فیلیس نے اپنی تحقیقات کے نتیجہ کو ایک دلکش تار مین اس طرح پر ادا کیا ہے کہ رنگستان کی ہمنے جانچ کی اور اسے قابل کاشت پایا۔

میرے نزدیک سینر ڈی فیلیس کی پارٹی کی تحقیقات جو طرابلس کی زمین سے تعلق رکھتی ہے الاس کی عجائباتی سرزمین سے زیادہ وثوق نہین رکھتی جب سے فرانس کا ٹیونس پر اقتدار قائم ہوا ہے اسوقت سے طرابلس اٹلی کے بے نابطہ[1] کے انگور کا باغ ہو رہا ہے۔

متواتر تیس سال سے اسبات کی کوشش کی گئی ہے کہ جس طرح ممکن ہو ولایت طرابلس کی زرخیزی کے تیقن کو عام طور پر مستحکم کیا جاوے مسلسل یکے بعد دیگرے

---

[1] ملک فلسطین مین بیت المقدس سے ۲۴ میل شمال کی طرف ایک شہر آباد تھا جو خاندان ایہب کے ماتحت اسرائیلیون کا دار الخلافہ تھا یہان ایک شخص نابطہ نامی رہتا تھا جس کے پاس علاوہ جائداد کثیر کے ایک انگورالستان بھی تھا بادشاہ وقت نے نابطہ کو قتل کر کے اسکے مال و انگورالستان پر قبضہ کر لیا۔ ۱۲

ایجنٹون نے عموماً طرابلس اور خصوصاً بر قتہ الحمرا کے متعلق شاندار کیفیتین شایع کی ہین جو سب فرضی ہین۔ کیونکہ بقول ڈاکٹر گیری گوری طرابلس مین زمین کی ناقابلیت پیداوار اور پانی کی قلت عام ہے مین اپنی ذاتی تجربہ سے کہہ سکتا ہون کہ زمین کا وہ حصہ جو جبل اور ساحل سمندر کے درمیان واقع ہے اسقدر بیکار ہے کہ اُس کے لیے کوئی ملک کسی طرح جان ومال کا نقصان گوارا نہین کرسکتا کیونکہ جنگ کا نتیجہ حسب مراد نکلنے پر بھی ایسے خوفناک بیابان وسنسان ہون گے جن کی نظیر طرابلس کے علاوہ اور کسی سرزمین مین نہین مل سکتی اگر اٹلی کے ناتجربہ کار کاشتکار اخبار نویسون کی مبالغہ آمیز نظم ونثر سے متاثر ہوکر کبھی طرابلس کو جلاوطنی اختیار کرین تو مین بہت بڑے وثوق سے کہتا ہون کہ وہ بقول لارڈ سالسبری کے زمین کو بہت ہی کم قیمت پائین گے۔

ڈاکٹر گیری گوری اپنے قابل تعریف اور پر معلومات مضمون مین جو دسمبر کے کان ٹمپوریری ریویو مین بعنوان ذرایع آمدنی طرابلس شایع ہو چکا ہے اطالیون کو اُنکے پر فضا خیالات مین کچھہ مدد نہین دیتے۔

ڈاکٹر گیری گوری بالکل غیر جانب دار اور طرابلس کے بارہ مین رائے دینے کی پوری پوری قابلیت رکھتے ہین کیونکہ وہ ۱۹۰۸ء مین بحیثیت اُس وفد کے ممبر ہونے کے طرابلس گئے تھے جس کو زانگ ول نے برقتہ الحمرا جانے کے لیے مرتب کیا تھا تاکہ دریافت کیا جائے کہ یہودیون کی نوآبادی کے لیے یہ جگہ کسقدر موزون ہے اس وفد کے پانچون ممبر اس کام کے لیے ممتاز طریقہ سے موزون تھے ان مین ایک مسٹر ایم۔ بی۔ ڈوف بھی شریک تھے جو آب رسانی کے کام کے ماہر ہین اور ڈاکٹر ٹرٹراڈ نبرا کے زراعتی کالج کے گراجوئیٹ جنھون نے سوڈان مین کاشت کا تجربہ عملی طور پر

حاصل کیا تھا ان لوگون کی تحقیقات کا نتیجہ بالکل مایوسی بخش ثابت ہوا ڈاکٹر گیری گوری کا بیان ہے کہ اگرچہ برقتہ الحمراطرابلس کا سب سے زیادہ زرخیر حصہ ہے لیکن ہمین خلاف توقع رپورٹ کرنی پڑی کیونکہ یہ حصہ ملک بھی اسوجہ سے کہ اسکا بڑا حصہ بیکار ہے آب رسانی کے وسائل ناکافی ہین اور زراعت کی ناقابل اطمینان حالت ہے لہذا زراعت کرنے والی بڑی بڑی نوآبادیون کے لیے بالکل ناموزون ہے۔

شمالی افریقہ مین زراعت اور خصوصاً آب رسانی کا مسئلہ بڑا دلچسپ ہے، کہا جاتا ہے کہ اسکندریہ کے غلہ کا جہاز جو سینٹ پال[۱] کو روما کیطرف لے گیا تھا معہ کثیر تعداد جہازون کے بیڑے کے اٹلی کے شہرون کی آبادی کے لیے طرابلس سے غلہ مہیا کرنے کے کام پر مامور تھا۔ سیرین خصوصیت سے ایک مشہور غلہ کا گودام تھا جہان سے حسب ضرورت روما اور بزنطین کو غلہ بھیجا جاتا تھا۔

اور شہنشاہی افسرون کے لیے اس تجارت کی بندش کا خطرہ جبکہ شاہی قوت کی بنیاد غلہ کی درآمد پر مبنی ہو کچھ کم نہ تھا ایک مرتبہ جبکہ فلاسفر سوپاٹر پر یہ الزام لگایا گیا کہ اُس نے جادو کے زور سے غلہ کے جہازون کی آمد مین تاخیر کردی ہے تو عقلمند قسطنطین نے فوراً اُس کا سر کٹوا لیا ایسے ہی ایک الزام پر اتھناسی ایس[۲] گرفتار ہونے سے بال بال بچ گیا۔

لیکن یہ پرانے زمانہ کے کہیت اب کہان۔ کیا آب وہوا کے اندر کوئی عظیم تغیر شمالی افریقہ مین بیس صدی کے دراز زمانہ مین ہو چکا ہے؟

---

[۱] حواری پولوس ۱۲ [۲] مشہور و معروف عابد و زاہد پادری جو سنہ ۲۹۶ مین پیدا ہوا اور سنہ ۳۷۳ مین وفات پائی۔ ہر سال درمئی کو اس کی یادگار ایشیائی اور لاطینی گرجاؤن مین منائی جاتی ہے ۱۲

سیاح کو پہلی ہی نظر مین اس امر کی صحت کا یقین ہو جاتا ہے کہ ایک صحرائی میدان مین تمغاد کے شکستہ و تباہ شدہ آثار نمودار ہین جس کا تھیٹر چار ہزار تماشیون کی نشست کی وسعت رکھنے کے لیے مشہور تھا اور اُسکے عبادت خانے اور بازار بھی اسی مناسبت سے وسیع تھے اور جس کے حمامون کو افریقہ مین سب سے بڑے ہونے کی حیثیت سے خاص برتری حاصل تھی۔

اسجگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی بڑی آبادی کے لیے جو کسی زمانہ مین ان شکستہ و خاموش دیوارون کے اندر سکونت پذیر تھی ان حمامون کے لیے پانی کے فراہمی کے سوال کو بھی نظر انداز کرتے ہوئے تعجب معلوم ہوتا ہے کہ صرف پینے کے لیے پانی کہان سے میسر آتا ہوگا۔

تقریباً چھہ سو میل جانب جنوب طرابلس مقام غات واقع ہے ونیز ریسپا جو کسی زمانہ مین رومیونکا تجارتی اور فوجی مرکز رہا ہے کیا فوج اور اُن شہریون کی جو ان بڑے بڑے شہرون مین آباد تھے ضروریات زندگی ان شہرون کے اندر ہی سے دستیاب ہوتی تھین جو اب پہلے سے زیادہ سادہ طریقہ بود و باش رکھنے والی آبادی کو بھی میسر نہین ہوتی ہین۔

یہ مسلمہ ہے کہ زمین کے بعض حصون مین عظیم الشان تغیر آب و ہوا مین ہو چکا ہے۔ عربیا فلکس ایک زمانہ مین اسم بامسمیٰ شہر تھا اور وسط ایشیا کے ریتیلے میدانون کے وہ نیم دفن شدہ امصار جنھین ڈاکٹر سیون ہیڈن نے حال ہی مین دریافت کیے ہے آج سے سات سو سال قبل ان مین آدمی آباد تھے اور کافی طریقہ پر ان شہرون مین آب رسانی کے ذرایع کی موجودگی بھی مسلمہ ہے مگر اب بجز عبرت کے وہان پانی ہے نہ آدمی۔

کیا ہمارا کرۂ ارض بتدریج سوکھتا جاتا ہے؟۔

اور ہماری آنیوالی نسلین ایسے ہی خوفناک اسباب کا مقابلہ کرنے کے لیے پیدا کی جائین گی جیسے اسباب کہ پروفیسر لاول کے اصول کے مطابق سیارہ مریخ کے باشندگان کی قوتون کو برابر سلب کر رہے ہین ۔

بہرحال مقامی اور تحریری شہادت سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ سرزمین طرابلس پر گزشتہ دو ہزار سال کے عرصہ مین بہت بڑے تغیرات آب و ہوا کے اندر پیدا ہو چکے ہین مجھے خود ایک مرتبہ سے زیادہ دفعہ بنجر قطعات مین رومیون کے بنائے ہوئے حوض دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور ڈاکٹر گیری گوری بھی بیان کرتے ہین کہ قدیم زمانہ مین ساحل سمندر پر ایک شہر ہیول لٹانا نامی آباد تھا جس کی آبادی کی بی ضرورتون کے کفیل وہ راجبہے تھے جو اندرون خطۂ ارض سے لائے گئے تھے کچھ شہادتین ایسی بھی ہین جو تصویر کے تاریک رُخ پر روشنی ڈالتی ہین اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر قسم کے قدیم بیانات کو ناظرین کے روبرو پیش کرین کسی زمانہ مین طرابلس کی غیر معمولی حالت کا اندازہ جو اوپر کے بیانات سے کیا جا سکتا ہے اس کی حقیقت اس امر سے مشتبہ ہو جاتی ہے کہ یہی مصنف اسٹریبو کے حوالے سے نقل کرتا ہے کہ مارکس کیٹو کے زمانہ مین شمالی طرابلس کے اندر ٹھیک ایسے ہی جغرافیائی حالات موجود تھے جیسے کہ آج موجود ہین یعنی تودہ ہائے ریت اور جھلس دینے والی گرمی معہ کہین کہین نخلستانون مین کنوئن کے ۔

اسی تصنیف مین ایک اور بیان بھی پایا جاتا ہے جو ہیروڈوٹس کے زمانہ سے بہت پہلے کا ہے اور جس کا صحیح خلاصہ یہ ہے کہ شمالی افریقہ کے شمالی حصہ مین درندے بڑی کثرت سے ہین اور اسکے پرلی طرف صرف غیر آباد ریتیلے میدان ہین جہان پانی کی خوفناک کمی ہے مصنف موصوف نے مشتبہ حالت مین کچھ بیانات شمالی افریقہ کے باشندون کے بھی نقل کئے ہین جنمین

قوم پسیلی کی ایک عجیب حکایت مشہور ہے کہ جس نے جنوبی ہوا سے جس کیوجہ سے تمام پانی کے تالاب خشک ہو گئے تھے لڑنیکا ارادہ کیا اور جبکہ وہ لوگ ریت پر پہونچے تو یکایک جنوبی ہوا چلی اور اُنھین ڈھک دیا۔

مختصر آیہ قیاس مین آسکتا ہے کہ بے انتہا محنت اور مصارف برداشت کرنے کے بعد زمانہ حال کے رومی بڑے بڑے تالابون اور پمپ دار کنوؤن ونیز پانی کی مناسب تقسیم کے ذریعہ سے طرابلس کے بعض قطعات کو ایسا زرخیز بنا سکتے ہین جیسے کہ پہلے کبھی تھے لیکن موجودہ حالت مین باربرداری کی کمی اور مصارف کی زیادتی کی موجودگی مین ایسے خطۂ ارض پر جہان مصنوعی اور بیش قیمت ذرایع آبپاشی کو ملکی آب و ہوا کی مخالفت اور تلون کا مقابلہ کرنا پڑے کیا سرسبزی حاصل ہو سکتی ہے اور اُس کا زیادہ خوش قسمت ممالک سے کس طرح مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

طرابلس کی زیتون کی کاشت کے متعلق اٹلی مین مبالغہ آمیز مضامین شایع کئے گئے ہین لیکن بارآور زیتون کے درختون کی تعداد طرابلس مین بہت ہی کم ہے زیتون کا درخت سالہا سال مین جوان ہوتا ہے اور اسپر بھی اس کے تیل کی خالص قیمت فی درخت بارہ آنہ سالانہ سے زیادہ نہین ہوتی۔

ڈاکٹر گیری گوری کی رائے مین اس بدنصیب ملک کی بڑی سے بڑی تعریف جو کیجا سکتی ہے وہ صرف یہ ہے کہ اس صوبہ مین کسیقدر جو کی پیداوار مین اضافہ کرنے کی گنجایش ہے موجودہ حالت مین اس غلہ کی پیداوار آبادی کو کافی ہو کر اسکاٹ لینڈ مین وسکی بنانیوالون کے کام آتی ہے۔

دسمبر کے مہینے مین دو ایسے واقعات ظہور پذیر ہوے جنکی وجہ سے

دارالسلطنت روما مین بڑی پریشانی پھیل گئی یکے بعد دیگرے اٹلی مین
اطلاعین پہونچین کہ فرانسیسی فوجون نے تخلستان جنات پر قبضہ کرلیا ہے
اور خلیج و بندر سولم کے الحاق کا اعلان جائز طریقہ سے مصری گورنمنٹ نے
سلطان کی پوری پوری رضامندی حاصل کرکے کردیا ہے فرانس اور برطانیہ
کے اس دورخے پن سے اٹلی والے غصہ سے دیوانہ ہوگئے کیونکہ ایک طرف تو
یہ دیکھنے مین آیا کہ جس ملک پر اٹلی نے دندان آز تیز کر رکھے تھے اسکے دو چھوٹے
حصون پر خاموشی سے بلا استمزاج دیگر یورپین سلطنتون نے قبضہ کرلیا جبکہ
دوسری طرف معلوم تھا کہ اٹلی کا قزاقانہ ارادہ ایک حد تک دول عظام کی
منظوری کے بعد عمل مین لایا گیا تھا وہ قوم جو کہ سراسر قزاقانہ جنگ کو خود پسند
کرتی تھی ایک ایسے ہی کم درجہ کے بے اصول پن سے غصہ مین از خود رفتہ
ہوگئی بہت سے مضامین و خطوط اخبارات مین غصہ کا اظہار کرنے کے لیے
شایع کیے گئے ازانجملہ ایک خط سینر ڈی سرمنی کا ہے جو کہ اٹلی کا ایک مشہور
مدبر ہے اُس نے لکھا ہے کہ سولم برقتہ الحمرا کا ایک حصہ ہے جس کے متعلق
قبل ازین اٹلی نے اپنے شاہانہ حق کا اعلان کردیا ہے تو پھر کس طرح جائز
ہے کہ ایسی صورت مین مصر و انگلینڈ سولم کو سلطان سے بطور تحفہ کے قبول
کرسکتے ہین۔ مصر کی سرحد کا متواتر رد و بدل جس کی غرض برقتہ الحمرا کی سرحد
کو توڑنا ہے مصر اور سلطان کے درمیان اوسی وقت تک جائز تھے جبتک
جنگ کا آغاز نہین ہوا تھا۔

نیز یہہ کہ سب سے پہلے انگلستان نے اعتراض کیا تھا کہ ہمارے جنگی جہازون
کی ناکہ بندی جو سرحد مصر تک پھیلی ہوئی تھی علیحدہ کردی جاے اس وقت
اس ناکہ بندی سے ہمارا منشا طرابلس کے اس حصہ کی نگرانی کرنا تھا جس پر

مصر کی طرف سے دست درازی کا اندیشہ تھا۔ بس ہمنے اعتراض مذکور کی بنا پر انگلینڈ کی حسب مرضی ناکہ بندی موقوف کردی جسکو نقشون کے ذریعہ سے ظاہر کیا گیا تھا اور آج ہم دیکھتے ہین کہ سلطان کی عظیم الشان مہربانی اور رعایت سے حالانکہ اب سلطان ایسی رعایت کرنے کے مجاز نہین ہین مصری سرحد کو بندرگاہ سولم تک وسیع کردیا گیا ہے۔ ایسی صورت مین کہ ہمارے اور ٹرکی کے درمیان جنگ ہو رہی ہے انگلینڈ کسی قسم کے فائدہ اٹھانیکا مستحق نہین ہے۔

کسی ایک شخص کو بھی اٹلی کے اخبارات کی غصہ آمیز تحریرات سے اتفاق نہین ہوسکتا کیونکہ طرابلس کے اُن چند شہرون مین جو ساحل سمندر پر واقع ہین۔ اٹلی کی کثیر التعداد فوج پڑی ہوئی ہے اور باوجود کثیر جان و مال کے نقصان برداشت کرنے کے اُن تین میل سے جہان تک کہ جہازی توپون کی زد مدد گار ہے آگے نہین بڑھ سکتی ایسی صورت مین اس بیہودہ اعلان کی بنا پر جو الحاق طرابلس کے متعلق ہے اور جس پر تمام دنیا ہنس رہی ہے کسی قسم کا دعویٰ کرنا کس طرح حق بجانب ہوسکتا ہے اسکے برخلاف فرانس و انگلستان بلا وقت و خرچ ٹھنڈے دل سے ایک ایسے حصہ کے مالک ہوگئے ہین جس کی پہلے سے کوئی حد بندی نہین تھی۔ فرانس کا حصہ جنوب مغرب مین واقع ہے اور انگلستان شمال مشرق مین دو سو میل ساحل سمندر کا مالک بنگیا ہے۔

نخلستان جنات پر ۲۷ نومبر کو ایک فیسی پلٹن نے جو الجیریا کے انتہائی جنوبی مرکز سے بھیجی گئی تھی۔ اور جس مرکز پر باقاعدہ عرب کیولیری بطور رزرو متعین تھے قبضہ کیا۔ اس خطہ ارض پر قبضہ کرنے کے لیے فرانسیسی گورنمنٹ کا بہانہ کسیقدر کمزور اور معمول کے مطابق یہ تھا کہ

ملک مین بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ چونکہ ابتدائے جنگ سے ترکی فوج نے غات و غدامس چھوڑ دیے تھے۔ تاکہ ساحلی عثمانی فوج سے ملکر اٹلی کے مقابلہ مین کامیاب کارروائی کیجا سکے۔ اور جملہ حکام ایک عظیم مہم مین مشغول تھے لہذا فرانسیسیون کو نخلستان جات پر اپنی قوت قائم کرنیکا ایک عمدہ موقعہ تھا جسکو اُنھون نے ہاتھ سے نہین کھویا۔

طرابلس کے سب سے آخری نقشے کے مطابق جو نوارہ مین شایع ہوا ہے۔ واحات کی مرزوعہ زمین سو کیلومیٹر[1] غات کے جنوب مغرب مین تصیلی پہاڑ کے نیچے واقع ہے گویا ساٹھ میل کا وسیع قطعہ بڑے کاروان کے راستہ کے قریب ہے جو جنوب سے غدامس اور غات سے مغربی صحرا کو جاتا ہے مگر اسپر بھی اس کم آباد اور مرکز سے دور دراز واقع شدہ نخلستان پر فرانس کو قبضہ پانے سے جو فوائد مرکوز ہون گے اُن کا یقینی ہونا مشکل ہے۔

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مراکو کے اندرون ملک کی پردہ فروشی کا تعلق جات سے وابستہ ہے اور اکثر جماعتین مراکو کو اسی غرض کی تکمیل کے واسطے بھیجی جاتی ہین یہ بہانہ ۱۹۰۵ء مین جبکہ فرانسیسی کپتان لمو چارڈ نے نخلستان پر قبضہ کر لیا تھا پیش کیا گیا تھا اسی بنا پر ۱۹۰۶ء مین سلطان نے ایک فرزانہ ارادہ کے ذریعہ سے مشروطی طور پر جات کو اسوقت تک کے لیے کہ مکمل طریقہ سے حد بندی نہو جائے غیر جانبدار قرار دیا مگر حد بندی کا کچھ فیصلہ نہین ہوا تھا کہ ۱۹۱۰ء مین فرانسیسی ناراضگی کیساتھ اس امر سے متعجب ہوئے کہ ترکی پیٹرول نے غات کے اطراف والی زمینون پر قبضہ کر لیا ہے۔ فرانسیسی زور دیتے ہین کہ خود ترکون نے ہی ارادہ

[1] ایک کیلومیٹر مساوی ہے تین ہزار دو سو اسی اعشاریہ آٹھ فٹ کے ۱۲

مذکور کے شرائط کی خلاف ورزی صرف ۱۹۱۰ء مین ہی نہین بلکہ ۱۹۰۸ء مین بھی کی تھی۔ پس اُنہون نے ہمیشہ کے واسطے اس بحث طلب سوال کا خاتمہ کردیا ہے۔

فرانس کی اس مشتبہ کارروائی کے مقابلہ مین جو اُس سے جنات کے متعلق سرزد ہوئی ہے ہمارا الحاق سولم سراسر انصاف پر مبنی ہے کیونکہ یہ خود سلطان نے برٹش گورنمنٹ کو دیا ہے۔ معاملہ دراصل یہ ہے کہ سلطنت عثمانیہ نے برٹش گورنمنٹ کو صلاح دی تھی کہ تمام طرابلس کو مصر سے ملحق کرلے۔ لیکن یہ ذمہ واری شکریہ کے ساتھ واپس کردی گئی۔ زمانہ دراز سے خلیج سولم باب عالی اور مصر کے درمیان دوستانہ شکوہ شکایت کا باعث رہا ہے حتی کہ طرابلس اور مصر کے درمیان کی سرحد ابھی تک مکمل طور سے واضح نہین ہوئی ہے۔

۱۸۴۱ء کے اُس شہنشاہی ارادہ مین جس کی بنا پر مصر مین محمد علی کی گورنمنٹ تسلیم کی گئی ہے مسطور تھا کہ منسلکہ نقشہ مین سرحد دکھائی جائے گی مگر ایسا کوئی نقشہ ارادہ کے ساتھ نہین پایا گیا بہرحال سلطنت ترکی نے اب تک زور دیا ہے کہ سرحد راس الکناس کی اونچی سرزمین سے شروع ہوتی ہے برخلاف اس کے مصر کہتا ہے کہ خلیج سولم اس ملک کی معروفی حد ہے۔ اس مابہ البحث اراضی کا رقبہ تین سو کیلومیٹر ہے۔

مصر کی نظر مین سولم کی قدر اسوجہ سے بڑھی ہوئی ہے کہ سولم کے سوا باستثنا طبرق اور کسی جگہ اس غیر آباد و ناقابل کاشت طولانی اور بیابانی ساحل سمندر مین اچھا بندرگاہ قائم نہین کیا جا سکتا۔ اور موقعہ کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کارآمد بندرگاہ کی جس کی حفاظت صرف ایک ہی قلعہ سے

بآسانی ہو سکے تعمیر کے لیے سولم بہت موزون جگہ ہے۔ اگر اسّی میل کے فاصلہ کے اندر برطانیہ کے مضبوط جہاز بلا اندیشہ سولم کے گہرے پانی مین سفر کر سکین۔ تو طبروق جس کی بہت تعریف کیجاتی ہے اپنی قدر و قیمت مین بحیثیت جنگی اغراض کے آدھا رہ جائیگا۔

اس سوال کے دوسرے پہلو پر غور کرنے سے مصر کی آئندہ سرسبزی اس نئے ملک کے الحاق سے جو خلیج سولم کے اطراف مین واقع ہے ترقی کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اُدہر مالٹا کی بڑھتی ہوئی آبادی کا مسئلہ مدت سے قابل اندیشہ بن رہا ہے اس نئے حصہ ملک کے مصر سے متعلق ہو جانے کے بعد کوئی وجہ مخالف نہین معلوم ہوتی کہ یہ نیا بندرگاہ مالٹا کی حد سے بڑھی ہوئی آبادی کے قبول کرنے کا کافی طور سے کفیل نہو جائے۔ گو ابھی تک سولم کاروان کی گذرگاہ ہونے کے اعزاز سے محروم ہے لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ وہان تازہ پانی بکثرت ہے اور یہ ممکن ہے کہ کامیاب طریقہ پر تجارت کیجا سکے اسلیے یہ اغلب ہے کہ رفتہ رفتہ خلیج کے اطراف و جوانب مین مالٹا کے پرہیزگار اور محنتی باشندون کے لیے جنھین اُن کی حد سے زیادہ بڑھے ہوے آباد ساحل سے بھیجا جاوے معاش کے لئے ذرایع دستیاب ہو سکین۔

خدیو کی ساحلی ریل کو تو بلا شبہ سولم تک وسیع کیا جائیگا اور اگر ایک دوسری ریلوے لائن مصر کو عبور کرتی ہوئی بندرگاہ سولم و بندرگاہ سوڈان کو ملانے کے لیے نکالی گئی تو بہت بڑی تجارتی سرسبزی اُس نئے شہر کو حاصل ہو جائے گی۔

سلطنت ٹرکی جنگ کے لیے بالکل تیار نہین تھی اور اس الزام کی بڑی ذمہ واری حقی پاشا کے سر ہے جبکہ بری قوت کے مقابلہ مین بحری طاقت

کا عہدہ رکھنا ٹرکی سے زیادہ مالداروں کے واسطے بھی ناقابل برداشت بوجھ ہو رہا ہے تو ترکی نے مناسب سمجھکر ہی ایک وسیع بحری بیڑے کے خیال کو ترک اور اپنی تمام قوتوں کو ایک عظیم اور قابل بری فوج کی تیاری پر مجتمع کر دیا ہے۔ اِس فوج کا خاص مقصد یورپین ترکی کی حفاظت ہے جسکی ضرورت کاروس اور بلغاریہ سے لازمی جنگ کی صورت مین یقینی ہے۔ یہ ہی وجہ تھی کہ ابتداے بغاوت یمن مین عرب کے باغیون کی سرکوبی کے لیے شوکت پاشا وزیر جنگ نے ایڈریانوپل اور قسطنطنیہ سے فوجون کا بھیجا جانا پسند کیا طرابلس کی پندرہ ہزار فوج مین بہت سے سپاہی عربی بولنے والے تھے اور تمام فوج ایسی رائفلون سے مسلح تھی جو یورپین ترکی کی فوج کے رائفلون سے مختلف تھین انھین وجوہات کی بنا پر طرابلس سے عرب کو فوجون کا پہنچانا ضروری معلوم ہونے لگا۔ مگر اسپر بھی بغرض اطمینان ایک مشہور گفتگو کے درمیان مین وزیر جنگ نے حقی پاشا سے دریافت کیا کہ آیا وہ کسی ایسے خطرہ کی عدم موجودگی کی ذمہ واری کرتے ہین جس کے اٹلی کی طرف سے طرابلس مین پیدا ہونیکا احتمال ہو۔

حقی پاشا نے جو حال ہی مین اٹلی کی تاش کھیلنے والی پارٹیون کی صحبت سے علحدہ ہوا تھا اور جس کے ذاتی تعلقات اٹلی مین موجود تھے بیان کیا کہ شوکت پاشا بلا خدشہ طرابلس کی فوج کی بڑی تعداد کو عرب منتقل کر سکتے ہین چنانچہ ایسا ہی ہوا مزید براں زاید کمک بعض فوجون کی جگہ پُر کرنے کے لیے اُس فوج کو بھی بھیجی گئی جو یورپین ٹرکی مین تعینات تھی۔ اور اس طرح طرابلس کی فوجی قوت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ البتہ ترکی کی خوش قسمتی تھی کہ جو فوج طرابلس سے منتقل کی گئی تھی اُس نے اپنا گولہ بارود طرابلس مین ہی چھوڑ دیا جو لڑائی وقت

مین خاطر خواہ کارآمد ثابت ہوا علاوہ ازین رائفلون اور کارتوسون کے اور نئے ذخیرے اعلان جنگ سے صرف چند ہی روز پیشتر ورنہ نامی جہاز کے ذریعہ سے طرابلس مین پہونچ گئے تھے کہ اٹلی کی شیخی بگھارنیوالی بحری فوج نے دوبڑی بھاری غلطیون سے جنگ کی ابتدا کی۔ اولاً۔ تو ترکی کے ادنی درجہ کے جنگی جہازون کو اجازت دی گئی کہ بیروت سے دردانیال کو بحفاظت پہونچ جائین۔ دوم رسد رسانی کے جہاز ورنہ کو اجازت دی گئی کہ بندرگاہ طرابلس مین داخل ہوجائے حالانکہ یہ امر اٹلی کے قزاقانہ اصول کے عین مطابق تہا کہ وہ ورنہ کو گرفتار کرکے جنگ کا جلد خاتمہ کردیتی۔

موجودہ صورت مین فی الحقیقت مشکل ہے کہ اس ہیئت لڑائی کے نتیجے کے لیے کوئی پیشین گوئی کیجا سکے کیونکہ اٹلی کی ایک لاکھ بیس ہزار فوج طرابلس مین موجود ہے۔ اس صورت سے کہ اپنی خندقون کو چھوڑکر کوئی جنگی کارروائی نہین کرسکتی ایسی صورت مین ٹرکی کی طرف سے ایسی شرائط پر صلح کی خواہش ظاہر کرنے کی توقع نہین ہے جنہین اٹلی منظور کرسکے۔

اٹلی کی خاص مشکلات مین ایک یہ بات بھی ہے کہ جلد یا بدیر طرابلس کے بیابان مین اس کی حالت منحوس نہوجائے۔ اس کے علاوہ ایک طولانی جنگ کے اخراجات غالبًا مالی ذرایع پر ایسا اثر ڈال سکتے ہین کہ بصورت جنگ کے بے نتیجہ رہنے اور غیر ضروری طول کھینچ جانے کے عام رائے مخالفت مین بھڑک اٹھے۔

اس کے مقابلہ مین ترکی کے سامنے بھی ایک اہم سوال درپیش ہے۔ وہ یہ ہے کہ آیا عرب وفادار رہین گے۔ حقیقتًا موجودہ حالت مین اس قسم کے علامات نہین پائے جاتے ہین جن کی وجہ سے عربون کی وفاداری مین

ذرہ بھر بھی شک کیا جا سکے بخلاف اسکے طرابلس کے مصروف پیکار عربون کی وفاداری کا سخت امتحان گذشتہ نومبر مین ہو چکا ہے جبکہ کثرت بارش نے تمام ملک کو سیراب کر دیا تھا۔ اور جسکو ذرا تفصیل کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ۱۹۰۸ء مین قلت بارش کی وجہ سے فصل بالکل تباہ ہو گئی تھی۔ بہت عرب قبائل نے فاقہ کشی سے بچنے کے لیے ٹیونس تارک الوطنی اختیار کی اب جبکہ نومبر مین مردہ قالب مین روح پھونکنے والی بارش کافی مقدار مین ہوئی تو مصروف کار زراعت عرب اپنے چھوٹے چھوٹے کھیتون سے میل ہا میل دور تھے بعض نے تھوڑے عرصہ کیواسطے اپنے کھیتون کو واپسی اختیار کی مگر کثیر التعداد نے حُبّ الوطنی کو مالی فائدہ پر ترجیح دیکر اور یہ گوارا کر کے کہ اُن کے اور اُن خاندانون کے لیے ایسے سنہری زمانہ کو ہاتھ سے چھوڑ دینے پر فاقہ کشی کا بھی خطرہ ہے۔ اپنی اپنی جنگی ڈیوٹی پر ہی ثابت قدم رہے۔ بلا شبہ ٹلی والے رشوت کے ذریعہ سے اُس چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرین گے جو بزور تلوار ان کو میسر نہین ہوئی ہے لیکن جیسا کہ مین خیال کرتا ہون بہ نسبت عربون کی خود غرضانہ چال چلن کے اسلام کی قوت زیادہ مضبوط ثابت ہوگی۔

سلطنت عثمانیہ کی مخالفت مین جو امور پیش کیے جا سکتے ہین اُن مین سے ایک اندرونی اختلاف ہے۔ اگر ترک صرف اپنی پولیٹیکل سازشون اور اُن اختلافات کو جو اُن کے وطن مین موجود ہین ترک کر دین اور دشمن کی مدافعت مین متفقہ کوشش کرین تو ایسی جنگ سالہا سال تک جاری رہ سکتی ہے جو اطالیون کو بمقابلہ ترکون کے جلد تھکا دیگی۔

غالباً اسوقت تک اٹلی پورے دس[1] ملین یعنی ایک کروڑ جنگ پر خرچ

[1] یہان مصنف نے سکہ ظاہر نہین کیا ہے لیکن قیاس یہ چاہتی ہے کہ مطلب ایک کروڑ پونڈ سے ہے۔

کرچکی ہے اور باوجود اسکے کہ سرکاری رپورٹین دل خوش کن ہین حال ہی مین قرضہ حاصل کرنے کی پیرس مین ناکامیاب کوشش کی گئی تھی۔ اس کے مقابلہ مین ترکون کا ابھی تک بہت ہی کم صرف ہوا ہے۔ مصر و ٹیونس سے جو بڑی بڑی مقدار کے چندے موصول ہوئے ہین وہ اسوقت تک کیواسطے کافی ہین۔ کیونکہ عربون کی روزانہ خوراک اور تنخواہ کا خرچ چھ پنس فی کس سے زیادہ نہین ہے۔

بیکار قلعون پر گولہ باری کرنے اور کسی جزیرہ پر قبضہ کرلینے سے ترکون کی ہمت پر کوئی بُرا اثر نہین پڑسکتا جبکہ اٹلی کی فوج یورپ یا ایشیا مین سلطان کی سرزمین پر قدم دھرنے کی بھی جرأت نہین کرسکتی بخلاف اسکے یہ ممکن ہے کہ اس بدقسمتی کا جو بحر احمر مین ترکون کی اکثر دامنگیر رہ چکی ہے فقدان ہوجائے تو صرف چند بٹالیون کے پہونچ جانے پر ہی آرتھیریا اور اسکے ساتھ اٹلی کی حالت بدلجائے گی اور پھر اٹلی کی اس نوآبادی کی حالت مین سلطان کے بااثر الحاق سے کیسا عجیب و غریب تغیر واقع ہوگا۔؟

جنگ کے نوایجاد پہلو یعنی ہوائی جہازون کے ذریعہ سے بھی بجز اسکے کہ غبارون کی سراغرسانی بیش قیمت ثابت ہوئی ہے اطالیون کو اور کسی قسم کی کامیابی حاصل نہین ہوئی گو ان بیلونون مین بڑے تیز بہک سے اڑجانیوالے مادہ سے بنائے ہوئے ڈھائی سو فولادی گولے جنکا قطر ۳ ½ انچہ ہوتا ہے رکھے جاسکتے ہین مگر ان مین سے صرف چند ہی گولے ایک نال کے ذریعہ سے جس کو ہوا یا زیر اپنے گھٹنون کے درمیان دبائے رکھتا ہے نیچے پھینکے جاسکتے ہین کیونکہ ہوا باز کا ایک ہاتھ تو مشین کو درست حالت مین رکھنے

ف۱ ایک پنس مساوی ہے ایک آنہ کے ۱۲

کے لیے وقف ہوتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے بم کے گولے کو دونون بازوون مین دبا کر لشانہ لگانا پڑتا ہے جس کی وجہ سے زیادہ گولے نہین پھینکے جا سکتے۔ اس پر گولیون سے بچنے کی خاطر اور بعض اوقات بڑی بڑی توپون کے چلنے کی وجہ سے فضا مین گرمی بڑھکر جو ہوا مین زبردست لہرین پیدا ہو جاتی ہین اسکے باعث ہوا باز کو بمجبوری زمین سے دو ہزار فیٹ بلندی پر رہنا پڑتا ہے علاوہ ازین ہوا بازون کی ناکامیابی کے لیے طرابلس اس لیے بھی خصوصیت رکھتا ہے کہ اسکے ریگستان مین جہان شناخت کے ذرایع معدوم ہین سمت کا پہچاننا مشکل ہے گو یہ صحیح ہے کہ آئندہ جون جون ہوا بازون کی تعداد اور تجربہ بڑھتا جائے گا یہ ہوائی جہاز اور کارآمد غبارے زیادہ خوفناک ثابت ہوتے جائین گے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ ترک اپنے دشمن سے جنگ کے اس نئے پہلو مین مقابلہ کرنے کے لیے جلد یا بدیر ہوائی جہاز حاصل کرنے کی کامیاب کوشش نہین کر سکتے جنگ کے موجودہ اور بیہودہ قوانین مین پھٹنے والی گولی کا استعمال ناجائز ہے۔ لیکن پھٹنے والے بمب کے گولے ایسی سرزمین پر جہان عورتین مرد بچے اور اسپتالون کے مریض موجود ہون عام طور پر پھینکنے کی اجازت ہے اس قابل مضحکہ قانون جنگ سے اطالیون نے جو فائدہ حاصل کیا ہے اس سے اسقدر بھی فائدہ حاصل نہین ہوا کہ عرب ہوائی جہازون سے صرف ڈرنے ہی لگتے۔

لڑائی کا ایک اور پہلو جو ممکن ہے کہ اخیر مین فیصلہ کن ثابت ہو شیخ سنوسی کا رجحان ہے افواہ ہے کہ اٹلی والون نے ایک بڑا ڈپوٹیشن مذہبی آزادی انتظامات اور مخصوص حقوق شیخ سنوسی کو دیے جانے کے وعدہ

کے ساتھ بشرطیکہ شیخ موصوف ترکوں کے خلاف مدد دیں شیخ سنوسی کی خدمت
مین بھیجا تھا۔ مگر یہ سفارت اگرنی الحقیقت کبھی روانہ بھی کی گئی تھی۔ اپنے مقصد میں
ناکامیاب رہی کیونکہ بقول ڈاکٹر گیری گوری وہ پرانا اختلاف جو کفرہ اور قسطنطنیہ
کے درمیان بوجہ شیخ سنوسی کی جماعت کے پرجوش عقاید کے
موجود تھا اب عام خطرہ کی حالت میں کافرون کا مقابلہ کرنے
کے لئے علیحدہ رکھدیا گیا ہے۔

دو مختلف خیال شیخ سنوسی کی قوت کے بارے میں ظاہر کئے جاتے
اول تو وہ رپورٹین جو فرانس کے محکمہ جنگ کی خبر رسانی کے صیغہ نے بھیجین ہین فوجی
حیثیت سے اس فرقہ کی جنگی قابلیت کی رفاقت کو کم قیمت و بے قدر ظاہر کرتی
ہیں جسکی بنا پر یقین کیا جاتا ہے کہ کفرہ میں کثیر التعداد مسلح اور قابل فوج
موجود گی کی حکایت بہت مبالغہ آمیز ہے اُس کے مقابلہ مین عرب
خصوصیت سے معاملہ کو اخفا رکھنے مین ماہر ہیں جس کا تجربہ نخلستان میں گران قیمت
پر اٹلی والون کو حاصل ہوا ہے۔ وہ ہتیار جو حال میں فرانسیسیون کے خلاف
وادی میں استعمال کئے گئے تھے کفرہ سے آئے تھے اس کے ساتھ ہی یہ
بہت ممکن ہے کہ کثیر التعداد گولہ بارود سنوسی آبادیون میں مخفی
رکھا گیا ہو۔

مجھے خود یہ خصوصیت حاصل ہے کہ میں ایک ایسے مسلمان سے لمبی چوڑی
گفتگو کر چکا ہون جو سنوسیون مین رہ چکا ہے اور غالباً اُن کے متعلق اُن تنخواہ دار
ایجنٹون سے زیادہ معلومات رکھتا ہے۔ جو اجنبی دولتون نے مقرر کر رکھے ہیں
گو میں اپنے آپ کو موجودہ حالت جنگ میں شیخ سنوسی کی واقعی قوت
کے ظاہر کرنے میں آزاد نہین سمجھتا ہون مگر یہ ضرور کہونگا کہ یہ زبردست فرقہ

طرابلس کو حملہ آور کی دست بُرد سے بچانے میں سلطنت عثمانیہ سے پوری ہمدردی رکھتا ہے مجھے شبہ ہے کہ ہلکے تو یخانہ کا کچھ حصہ بنغازی کے مقابلہ میں موجود ہے اونٹون کے ذریعہ کفرہ کے نخلستانون سے بھیجا گیا۔ ہے اور یہ امر تو مسلم ہے کہ یہ فرقہ برقتہ الحمرا میں النوربے کو کافی مدد دیچکا ہے۔

اب یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ آیا شیخ سنوسی ایک بڑے پیمانہ پر آخری مدد دیں گے یا نہیں دو قباحتین مدد نہ دینے کے خیال کو تقویت دینے کے لئے کہی جاسکتی ہیں ایک تو یہ کہ سمندر سے کفرہ کا فاصلہ لامتناہی کہنے کے قابل ہے بنغازی سے سنوسی کا ہیڈ کوارٹر ہزار کیلومیٹر کے فصل پر واقع ہے اور نشلط پاشا کے کمپ سے المضاعف دوسرے یہ کہ عربون پر فوجی قواعد کے مطابق حکومت نہین کیجاسکتی اس کے خلاف یہ امر واقعی ہے کہ اسوقت جو عرب باضابطہ طریقہ سے ترکون کی ماتحتی مین مصروف پیکار ہیں وہ اُن جنگجو دیسیون کی تعداد کثیر کے مقابلہ میں جو اندرون ملک سے حاصل کئے جاسکتے ہیں قلیل التعداد کہے جاسکتے ہیں میرے نزدیک جبکہ ایسے وسیع ذرایع کی قیمت سے گورنمنٹ عثمانیہ پوری طرح خبردار ہے تو اس بیان مین کچھ مبالغہ نہین ہے کہ طرابلس مین اخیر اپیل پر ہتھیار اٹھانے کے قابل ایک لاکھ عرب بآسانی جمع ہو جائین گے۔

فی الحال عربون کی بڑی بڑی اور بخوبی مسلح جماعتین میدان جنگ میں آرہی ہیں اور متواتر حملون میں حصہ لیتی ہیں جس کی وجہ سے اٹلی والے ساحلی شہرون مین بطور محصور کے بند ہین اور جب ایسی ہی اور دوسری جماعتین شریک جنگ ہونے کو ہوتی ہیں تو پہلی آئی ہوئی جماعتین کچھ عرصہ کے لئے

اپنے مواضعات کو واپسی اختیار کرتی ہین تاکہ کچھ عرصہ اپنے کھیتون اور گلون اور خاندانون کی نگرانی کر سکین۔

اس نظام کی کم وبیش کامل مطابقت بوئرون کے اُس دستور العمل سے پائی جاتی ہے جو انھون نے ایک جنرل کی تدابیر بگاڑنے کے لیے مقرر کیا تھا اور جو آخر تک کامیاب ثابت ہوتا رہا اسی طرح بوئر جماعتین ایک دوسرے کو سبکدوش کرتی رہتی تھین تاکہ چند ہفتون کے لیے مصروف پیکار جماعتون کو اپنے کھیتون مین کام کرنیکا موقعہ ملتا ہے اس کامیاب اور غیر ضرر رسان طریقہ کو دیکھتے ہوئے کہہ سکتے ہین کہ علاوہ اُن لکھون کے جو سنوسی برقتہ الحمرا بھیج چکے ہین باقیماندہ سنوسی رزرو مین شمار کئے جا سکتے ہین جو کسی روز طرابلس کی حفاظت کے لیے صف آرا کئے جائین گے۔

کسی وقت مین شیخ سنوسی کی ہمدردی ترکون کے حق مین نقریباً لامحدود قدر و قیمت کی ثابت ہوگی جیسا کہ میرے اطلاع دینے والے کے بیان کے مطابق جو شیخ سنوسی کے متعلق ذاتی معلومات رکھنے کے علاوہ صدر مقام کفرہ اور افریقہ کے بہت سے سفر کر چکا ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے خلاف شیخ سنوسی کا فرمان جنگ مصر و ٹیونس کے علاوہ جنوب کے دور دراز حصص سے جنگجو مسلمانون کو جمع کرنے مین کامیاب ثابت ہوگا کیونکہ اس جماعت کا مذہبی اثر بہت وسیع ہے اور اُن کے مشنری مشرقی مغربی اور شمالی افریقہ کے علاوہ نائجیریا اور یوگنڈا مین بھی پھیل چکے ہین۔

ایک اور مسئلہ یورپ کے نقطۂ نظر سے دیکھنے کے قابل ہے جس کی بنا پر خیال کیا جاتا ہے کہ اٹلی کی اخباری شہنشاہی پسند جماعت جنگ کے خلاف قبل اسکے کہ اس کی قوم نہ ختم ہونیوالی دفتون مین بالکل غرق ہو جائے جلد

آواز بلند کر کے جنگ کو روک دیگی ۔ کیونکہ اگر اٹلی کو طرابلس کے بیابانو نیز بہت سی جان و مال کے نقصان کے بعد اقتدار بھی حاصل ہو گیا تو وہ اس سے صوبہ پر تصرف رکھنے مین انگلینڈ اور فرانس کے لیے باعث دقت ثابت ہوگا اس لیے یہ خوف ہمیشہ دامنگیر رہنا چاہیے کہ جب دو دل یورپ ایک ہنگامۂ عظیم مین مبتلا ہون گے ۔ تو یہ دونون قوی ہمسایہ سیپیو[1] کے فوجی ورثا کو معہ بوریہ بدھنے کے بآسانی شمالی افریقہ سے باہر نکالدین گے ۔ مصر برقہ الجزا پر قابض ہو جائیگا اور فرانس اپنی سرحد کو غدامس سے آگے بڑھا کر مغربی طرابلس تک وسیع کر دیگا ۔ کیونکہ اس صورت مین سولم اور بائنر ٹا بحیثیت بحری پوزیشن کے اٹلی کو بآسانی افریقہ بدر کر سکتے ہین مزید براں فرانس کے وہ فوجی ذرایع جو اسے ٹیونس مین حاصل ہین اور وبال جان ہون گے ۔

[1] رومیون کا جنرل جس نے افریقہ پر حملہ کیا تھا اور حنی بال کو شکست دی تھی ۔ پیدائش ۲۳۷ قبل مسیح ۔ وفات ۱۸۳ قبل مسیح ۱۲

باب دوم

میدان جنگ کوروانگی

طرابلس کا اندرونی حصہ ابھی تک زیادہ تر ایسے راز سربستہ زمیں کی صورت میں کتابی دنیا کی علمی نظرون سے پوشیدہ ہے جس سے عام طور پر جغرافیہ دان اور سفرنامون کے ناظرین واقفیت نہین رکھتے۔ کیونکہ اولاً تو اندرون ملک کا کوئی ایسا صحیح نقشہ دستیاب نہیں ہوتا جس پر پورا پورا وثوق کیا جا سکے ثانیاً بہت سیاح ایسے ہیں جنہون نے ساحل سمندر کے شہرون سے آگے اپنی سیاحت کے دائرہ کو وسیع کرنے کی تکلیف گوارا کی ہو۔ حتی کہ رالف۔ بارتھ۔ ڈگسن اور ڈاویر یر جیسے جہان گشت سیاحون نے بھی صحرا اور سوڈان کے ان معمولی راستون سے جو کارروان کے بڑے راستون سے ملتے ہیں علحدہ ہونے کی جرأت نہین کی اس لئے گذشتہ اکتوبر میں جبکہ مجھے مانچسٹر گارڈن کے ایڈیٹر کی مہربانی سے یہ حق حاصل ہو چکا تھا کہ میں اس کے نامہ نگار کی حیثیت سے ترکی فوج کے ساتھ رہونگا طرابلس جانیکا مصمم ارادہ کیا تو مجھے اندرون ملک کے راستون ذرایع نقل و حرکت اور وہان کی ضروریات زندگی کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں بڑی دقت محسوس ہوئی۔

طرابلس لندن سے چھ روز کی مسافت پر بحر متوسط کے کنارہ ایک ایسے ملک کی حیثیت میں واقع ہے جس کے حالات مثل لیبیڈیا اور اندرونی حصہ جزیرہ

نمائے عرب کے خفیہ اور پُراسرار ہیں۔ لیکن میں اُس تجربہ کی بنا پر جو مجھے ذاتی طور پر دُور افتادہ عرب فرقوں کے متعلق حاصل ہے اور جس کی سفارتی اور اور رپورٹوں سے جو اس غیر معلوم ولایت کے صرف ساحلی خطوں کی بابت شایع ہو چکی ہیں تائید ہوتی ہے یہ یقین رکھتا ہوا کہ اس بیابانی جنگ میں مجھے تکالیف اور دقتوں سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔ طرابلس کو روانہ ہوگیا اور فی الحقیقت جیسا کہ مینے خیال کیا تھا ہمیں یعنی عثمانی لشکر کو ایک غریب بدو سے لیکر نشاط بے تک کو مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔

اُن صاحبوں کے لئے جو طرابلس براہِ مارسیلز اور ٹیونس جانا چاہیں یہ ظاہر کرنا مفید ہوگا کہ ایسے اصحاب جمعرات کو سفر شروع نکریں کیونکہ اس دن لندن سے روانہ ہونیوالے مسافروں کی کثرت کے باعث پلیٹ فارم پر پیر تل دھرنے کو جگہ نہیں ملتی۔ مزید براں اُن کے ساتھ اسباب بھی اس کثرت سے ہوتا ہے کہ بلا مبالغہ اُسکے ڈھیر چھوٹے چھوٹے ٹیلے معلوم ہوتے ہیں اُن معمولی دقتوں سے جو بصورت اژدہام ہر ایک مسافر کو جہاز اور ریل کے سفر میں پیش آتی ہیں پین سولر اینڈ اورینٹل وہبی اور یونین کمپنی کے جہازوں پر مارسیلز میں سوار ہونے کی تکلیفیں بہت بڑھی ہوئی ہیں جمعرات کے روز سفر شروع کرنے کے پاداش میں علاوہ ان تمام دقتوں اور تکلیفوں کے جو ناگزیر تھیں ایک اور ہلکی سی مصیبت مجھپر نازل ہوئی یعنی اُس بڑی بے ترتیبی کے باعث جو ہمارے کیلے جانے والے جہاز کو مجبوراً بولون میں داخل کرنے کے سبب پھیل گئی تھی مجھے اپنی مرضی کے خلاف بغرض رجسٹری شدہ اسباب کے ٹیونس تک سفر کرنا پڑا جو مجھے چوتھے روز ٹیونس جاکر ملا۔ یہ ہی ہلکی سی مصیبت اس شخص کے لئے جو جاپان یا ہندوستان جا رہا ہوتا

کسی بھاری مصیبت ثابت ہوتی جبکہ اُسکا ضروری اسباب ہفتون کے
بعد دستیاب ہوتا۔ ہمارے ہمسفرون مین مشرق جانیوالے کچھ ایسے اصحاب
بھی تھے جن کے اسباب سفر مین صرف ایک ایک گرم سوٹ اور ایک ایک
چھوٹا سا کپڑے رکھنے کا بکس تھا۔ مجھے اُن کی بے سروسامانی پر ہمدردانہ
افسوس محسوس ہوتا تھا۔ یوگنڈا جانے والے آٹھ ایسے نوجوان آرسیلز تک ہمارے
ہمسفر رہے جو اپنے اپنے اسکولون کے نشانات پہنے ہوئے تھے اِن مین
ایک اخلاقی قوت جو برطانیہ عظمیٰ کے ہر ایک نائب مین ہونی چاہیے یعنی
مستقل مزاجی موجود تھی اور اُن خیالات سے متاثر معلوم ہوتے تھے۔ جو
کالجون کی مباحثہ کرنے والی سوسائٹیون اور لندن کلب سے تعلق رکھنے کی
صورت مین گوش گزار ہوتے رہتے ہین باوجودیکہ اس سے پہلے اِن مین سے
کبھی کسی ایک نے بھی عملاً رود بار انگلستان کو عبور نہین کیا تھا اور وہ سب
کے سب ایک زیتون کے درخت کو دیکھکر یہ نہ سمجھ سکے کہ یہ کیا درخت ہے
مگر وہ تنقیدی خیال رکھتے تھے اور ہر ایک معاملہ مین فیصلہ کُن رائے پیش
کرتے تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ کالے آدمیون پر مہربانی کرنا عبث ہے اور اسی
بنا پر اُنکی رائے تھی کہ نوآبادیون کے معاملات مین گورنرون کو بالکل خودمختار
ہونا چاہیے۔ علاوہ اسکے وہ اِن سبات کو سخت ناپسند کرتے تھے اور توہین
سمجھتے تھے کہ غیر سرکاری اسٹیمرون کی رقم کثیر ادا نکرنے کے باعث برٹش ٹیکس
دہندگان کے مقابلہ مین جرمنون نے شرقی افریقہ کے ساحلون پر ایک
تجارتی راستہ قائم کرنے مین کامیابی حاصل کرلی ہے وہ مسٹر گالبرتھ پول کی
جلاوطنی کے بھی مخالف تھے۔ اِن نوجوانون کی بابت میری تمنا ہے کہ یہ
عمر کے ساتھ ساتھ عقل مین بھی ترقی کرین۔ کیونکہ ایسے خیالات سے ہماری

وسیع سلطنت کو بہت نقصان پہونچتا ہے اور ہمارے بعض نوجوان سپاہی اور سول سرونٹ اصحاب کا اپنی غیر انگریز رعایا سے حقارتانہ برتاؤ اگر خطرناک نہیں تو بیہودہ ضرور ہے۔

سنا جاتا ہے کہ کسی زمانہ مین اُس باغ ہسپیریڈیس کی حفاظت کے لیے جس کی شادابی اور سرسبزی پر محل وقوع ہونے کے باعث ساحل سمندر کو بھی ناز تھا خوفناک درندے تعینات تھے اسی طرح اب شمالی افریقہ کے اطراف برقہ اور اُسکے جانب مغرب پھیلے ہوئے قطعات کی نگرانی پر زمانۂ حال کی فوجی قوت تعینات ہے۔ اطالین کروزر مصری پولیس اور فرانس کی الجیرین فوج کی حاسدانہ نگرانی کے باعث فریقین کی کسی ایک حلقہ تک رسائی دشوار ہو رہی ہے اور فرانسیسی افسرون نے اٹلی کی پیہم شکایتون سے متاثر ہو کر بغرض بندش سامان ممنوعہ جنگ اپنی نگہبانی کو اور زیادہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے بعض حالتون مین جنگی نامہ نگارون کو بھی تکلیف دہ دیر برداشت کرنی پڑتی ہے۔ مجھے قبل روانگی ہی اس قسم کی شکایتین ایک نامہ نگار کی تحریر سے جس نے فرانسیسی افسرون کے مشورہ کے خلاف کہلا ہوا راستہ اختیار نہین کیا تھا معلوم ہو چکین تھین اس لیے مین ایسی دشواریون کے برداشت کرنے کے لیے بالکل تیار تھا مگر مین بخلاف اس کے فرانسیسی افسرون کی ہر ایک ممکن خوش اخلاقی کے برتاؤ کا معترف ہون۔ خوبی قسمت سے جنوبی سفر مین مجھے مین معقول ہمراہیون کی لطف صحبت سے مستفیض ہونیکا موقعہ ملا جن مین ایک ٹیونس کے مسٹر پرنل دوسرے مسٹر بورس امریکن جو ٹیونس کے جنوب مشرق کو بغرض شکار جانا چاہتے تھے تیسرے ایک مصنف مسٹر ایبٹ جو شمل میرے طرابلس جا رہے تھے اور جن کی رفاقت مجھے ترکی کیمپ تک میسر رہی۔ البتہ ہمین ٹیونس کے بنکون سے غائب

شدہ ٹیونسی سکہ کی فراہمی مین کسی قدر ضرور تردد کرنا پڑا کیونکہ نوٹ اور ہنڈی طرابلس مین بیکار چیز ہین ہین اور طلائی سکہ فرانس کی مسلمان رعایا ٹیونس کی اُس فیاضانہ دلی ہمدردی کی نذر ہوچکا تھا جو اُنھون نے سلطنت عثمانیہ کو ترکی افسرون کی معرفت ستر ہزار پونڈ گرانقدر چندہ کی صورت مین بطور فرید عملی ثبوت دلی تعلق کے پیش کیا تھا۔

میرے زمانہ قیام ٹیونس مین پانچہزار ایسے خانمان برباد باشندگان مالٹا پناہ گزین تھے جو غریب اٹلی کی گولہ باری اور ساحل سمندر پر قبضہ کرنے کے ایام مین طرح طرح کے مصائب شدائد کا شکار ہو چکے تھے۔ اُن کی دکانین لوٹی گئین مکانات برباد کئے گئے اور اُن مین سے کم سے کم آٹھ شخص اٹلی کے پھٹنے والے گولون کے نذر ہو چکے تھے۔ مجھے اکثر مالیٹون سے ملنے کا اتفاق ہوا جو برٹش گورنمنٹ کے تغافل شعارانہ برتاؤ سے سخت ناراض تھے اُن کا بیان تھا کہ ایسے سخت وقت مین جبکہ یہودیون نے بھی اپنے ہم مذہبون کی مدد کی برٹش گورنمنٹ نے ہمین ہمارے ہی حال پر چھوڑ دیا اور اُن پناہ گزینون مین سے بعض نے جو زیادہ غصہ مین بھرے ہوئے تھے بیان کیا کہ اُنھین کس مپرسی کی حالت مین چھوڑ دینے کا اسقدر افسوس نہین ہے جسقدر اسکا کہ کیون کبھی اپنے انگریزی جھنڈا سایہ افگن ہوا تھا میرے خیال مین اُن کی تمام ناراضی اور اعتراضات بالکل حق بجانب تھے اس پر خطرناک طرہ یہ ہے کہ دارالعوام مین برٹش فارن آفس کا لہجہ باشندگان مالٹا کے حق بجانب غصہ کو کم کرنیوالا نہین تھا۔

ٹیونس سے مدنین تک ہمارا سفر پر لطف رہا۔ جو نئی ریلوے لائن شوشہ سے سفاکس تک جاری کی گئی ہے اس نے ہمین آرام کے علاوہ الدحیم کے اُس برباد شدہ ایمفی تھیٹر کے جو انٹونائین طرز کا بہترین نمونہ ہے

دیکھنے کے لیے کافی وقت بھی دیا گو انگلستان مین ہمین ٹیونس کے متعلق کافی معلومات میسر نہوئین مگر دیکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ بعض لحاظ سے مصر کے مقابلہ مین جہان بغرض سیر و تفریح یورپین اصحاب جاتے ہین ٹیونس کی دلچسپیان بہت بڑہی ہوئی ہین - آب و ہوا خوشگوار آثار قدیمہ کی دلچسپی بیمثل اور انتظام اچھا ہونے کے علاوہ ٹیونس مین ریلوے لائن بھی بڑے رقبون پر پھیلی ہوئی ہے۔

وبائی ہیضہ تھوڑی ہی سی پھیلنے پائی تھی کہ اپنی ابتدائی حالت مین دبادی گئی اور موجودہ حالت مین یہ خطرہ بالکل بے بنیاد ہے مگر اس کی وجہ سے ٹیونس کے بہت سے آنیوالے اصحاب رُک گئے۔ سفاکس سے مدنین تک - جن گڑگڑاتی ہوئی چوپیہ گاڑیون کی آمد و رفت جاری ہے وہ معمولاً مسافت جلد طے نہین کر سکتین۔

اِس لیے ہمنے سفاکس سے بنی غردان تک چھ چھ پونڈ کرایہ کی موٹر کارون پر بیٹھکر ایسی سرعت سے اُن فرانسیسی سڑکون پر جنھین طرابلس مین آنکھین ڈہونڈہتی تھین گذرنا شروع کیا غبیض مین ناشتہ کرنے کے بعد جہان ہیضہ پھوٹ پڑا تھا رات کے کھانے کے وقت مدنین پہونچ گئے۔ یہان ہمنے عربون کا اوسی قسم کا ناچ دیکھا جیسا کہ قبل ازین بسکرہ مین جہان بیحد آدمیون سے بھرے ہوئے عربی قہوہ خانون مین۔ بدنام کنندہ نکونامی چند انگریزی سیاح معہ اپنی اُن بیٹیون کے جنھین یورپ میں بغرض تحفظ منظر بد نقاب پوش رکھا جاتا ہے طبقہ والدینل کی بدنام عورتون کے دوش بدوش بیٹھے ہوئے عربون کا ناچ دیکھنے مین جو مشرقیون کی نظر مین خواہ کتنا ہی پرلطف کیون نہو مگر مغربی اُسے بیہودہ حرکات سے زیادہ معزز خطاب

نہین دیسکتے۔

مدین پہونچنے سے ذرا پیشتر سرحد عبور کئے ہوئے اور براہ سفاکس قسطنطنیہ جانیوالے تین ترک جو پیہ گاڑی مین بیٹھے ہوئے ہمین ملے جو میدان جنگ سے تابنی گردان پچیس روز کے عرصہ مین براہ دیہات دوری کے راستہ سے پہونچے تھے گو جنگ اٹلی کے باعث بظاہر ہر ایک چیز سے جو دولت مین شمار کیجا سکے محروم ہو چکے تھے مزید برآن دو شخصون کی ٹانگون مین زخم بھی موجود تھے مگر اس پر بھی باوجود حفظ مراتب کی پابندی کے اُن کی ہر ایک بات سے زندہ دلی مترشح ہوتی تھی اور وہ یہ سُنکر بہت خوش ہوئے کہ مین اُنکی قوم سے ہمدردی رکھتا ہوا طرابلس جا رہا تھا۔ سفاکس سے تا اختتام سفر تمام عرب اس سے مطلع معلوم ہوتے تھے کہ ہم کہان جا رہے ہین کیونکہ اُنکا ہمارے ساتھ غیر معمولی دوستانہ برتاؤ رہا اور حتی المقدور اُنہون نے ہر ایک ممکن موقع کو اپنی دوستی کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔

ہم سے کچھ فاصلہ پر وہ خوبصورت جبل متمتہ کی پہاڑیان سینہ اُبھارے میدان مین کھڑی دکھائی دیتی تھین جن کی بلندیون پر ساپنون کی کثرت مشرقی شاعرانہ نکتہ نظر سے چوٹیون کا کام کرتی ہے اور جن کی وجہ سے سیاحون کو رہبری کے لیے مقامی عربون کا حاصل کرنا دشوار ہو رہا ہے یہ وہ ہی پہاڑیان تھین جہان پر مسٹر بورس بہت سے بارہ سنگون کے شکار کرنے کی اُمید رکھتے تھے مگر باوجود تکملہ جملہ انتظامات متعلق بہ شکار انکی رائفلین ابھی تک نہین آئی تھین اس لیے اُنہون نے تابنی غزوان بطور مزید عنایت لطف صحبت سے ہمین محروم نہین کیا۔

دو ترکی افسر بہ تبدیل لباس غیر مضرت رسان سیاحون کی وضع سے

مدین کی ایک گلی مین کھڑے ہوئے سرحد عبور کرنے کے موقع کا انتظار کر رہے تھے میرے خیال مین تقریباً ساٹھ افسر اسی ترکیب سے نکلکر اپنے رفقا کے شریک حال ہو چکے ہین۔ ہمنے سرحد کے قریب ایک چھوٹا سا ڈھیر اُن یورپین ٹوپیون کا دیکھا جنھین عثمانی سپاہیون نے اپنی سرزمین کا یقین ہونے پر اپنی جیبون سے چھپی ہوئی طریوش نکالکر پہنتے اور اپنی کارروائی کے بخیر و خوبی انجام پانے کی مسرت مین قہقہہ لگاتے ہوئے پھینکدیا تھا۔

مین خصوصیت سے اُس عجیب اور زیرتربیت جائیو فوج کے دیکھنے کا متمنی تھا جس کا ایک حصہ مدین کے قریب تعینات ہے اور جس کے سپاہیون کے زیب تن ہونے سے اُس معمولی آسمانی و سُرخ وردی کو جو فرانس کی عام پلٹنون مین مروج ہے اسوجہ سے عار ہے کہ اسکے سپاہی چور اوچکے اور قاتل ہونے کے سبب قواعد وغیرہ کے بعد شام کو حفاظت سے مقفل کر دئے جاتے ہین۔

اس جائیو فوج سے وہ فارن لیجن (غیر ملکی) فوج متعینہ جنوبی الجیریا جس مین کسی زمانہ مین ایک بشب معمولی سپاہی کی حیثیت سے بھرتی ہوا تھا اور بالفعل نصف جرمن اور نصف باستثناء انگریزی قوم کے دیگر اقوام کے سپاہی ملازم ہین مختلف ہے۔

آج کل جنوبی ٹیونس مین یہ پر نتائج حکایت بہت مشہور ہو رہی ہے کہ ایک شریف علم حیوانات کے شایق انگریز سیاح نے غفسہ کے غارون مین رہنے والی چمگادرون کے منونے لانیوالون کو فی چمگادر پچاس سان ٹیم انعام دینے کا اعلان کیا تھوڑے ہی عرصہ بعد ایک عرب زندہ چمگادرون کی چار بھری ہوئی بوریان لے آیا جنھین دیکھکر یہ نادان سیاح بہت گھبرایا

اور اُس دقت سے بچنے کی کوئی سبیل نہ معلوم ہونے پر اُسکو مجبوراً حسب وعدہ آٹھ پونڈ کی گرانقدر رقم ادا کرنے پڑی۔

بنی غردان کو جانیوالی سڑک سرکاری طور پر لیبٹ کھلاتی ہے جسکی شکستہ حالت دیکھکر میرا موٹر کارونکو زیادہ کرایہ پر حاصل کرنے کا افسوس جاتا رہا کیونکہ مالکان کے لیے اپنی مشین اور ٹائر دن کو ایسے ناہموار سڑک پر لیجانا خالی از خطرہ نہ تھا۔

طغیانی کے آثار سے جو ہر ایک جانب نمایان تھے ظاہر ہوتا تھا کہ زمانہ برسات مین یہ سڑک تقریباً ناقابل گذر ہوتی ہوگی۔ راستہ مین ہمین ایک ایسی خشک ندی بھی ملی جس مین کما حقہ طغیانی کے آثار پائے جاتے تھے اور جو سڑک کے ایک پُل کے نصف حصہ کو بہالے گئی تھی جس کی وجہ سے پانی کو دوسرا راستہ اختیار کرنا پڑا تھا۔

بنی غردان کے حسپر شیوخ حکومت کرتے ہین ایک فوجی حلقہ مین واقع ہونے کے باعث جہان ہم دوپہر کو پہونچ گئے تھے۔ گھوڑون اور اونٹون کے لیے کمان ڈینٹ سے احکام حاصل کرنے پڑے یہان خوش قسمتی سے انجمن ہلال احمر کے چھ ترکی ڈاکٹرون کی ایک ایسی جماعت سے ملاقات ہوئی جو معہ بہت سے شفاخانہ کے اردلیون ذخیرون اور تیمار دار مردون کے بسر کردگی نہایت ملنسار اور ذی علم ڈاکٹر عبدالکریم سا طبیر بے پروفیسر طب استنبول یونیورسٹی جلد میدان جنگ کو روانہ ہونیوالی تھی۔ زمرۂ ملازمان مین پیرٹ فیشن کی اونچی ہیٹ اور بکری کی کھال کا کوٹ پہنے ہوئے ایک البانی عثمان نامی شخص بھی تھا جو مستعد اور شہسوار ہونے کے ساتھ یونانی اور ترکی زبانین جانتا اور مجسم تبسم ہونے کی وجہ سے سب کی دلبستگی کا باعث

تھا۔ اسی ہلال احمر کی پارٹی کے ساتھ میرے لندن کے متعارف کپتان ٹیلیہم بھی تھے جو قبل ازین بماتحتی جنرل فرنچ جنوبی افریقہ کی جنگ مین شریک ہو چکے تھے انکو دوبارہ اور پھر ایسے موقعہ پر دیکھنا بہت زیادہ پر مسرت تھا۔

اس پارٹی کو بہت دقتین برداشت کرنے کی وجہ سے سرحد تک پہونچنے مین ایک ماہ کا عرصہ صرف کرنا پڑا اور جبکہ سفر کی ابتدا پر آرام اور سینٹ ایکسپریس ریلوے سے کی گئی تھی تو اس کی انتہا ذلیل اور تکلیف دہ کاروانی طریقہ پر طے مراحل کی صورت مین ختم ہونیوالی تھی یہ جماعت قسطنطنیہ سے براہ مارسیلز جب ٹیولس پہونچی تو تیمارداروں کی تعداد مین زیادتی کا شبہ ہونے پر سرکاری کاغذات کی گہری جانچ پرتال کے بعد تقریبًا ایک درجن نرس روک دئے اور واپسی پر مجبور کئے گئے۔

ہماری انجمن صلیب احمر کو بھی براہ انسانی ہمدردی قابل ڈاکٹرون اور تیمارداروں کا انگریزی اسٹاف طرابلس ضرور بھیجنا چاہیے جبکہ ایسی مدد عثمانیون کے حق مین نعمت غیر مترقبہ اور ہماری کروڑون مسلمان رعایا ہند کی نظر مین مستحسن قرار پائیگی۔

غبیض مین ایک عرب رہنما محمد کا چھوٹا سا مکان سر راہ واقع تھا جسکی وجہ سے یکین کو اپنے پیشۂ رہنمائی کی ضرورت یعنی مسافرون کی آمد و رفت کی خبر گیری مین خاص سہولیت حاصل تھی محمد اپنے چست لباس مین خوبصورت معلوم ہوتا تھا اور حسب بیان نامبردہ اس کی پھندنے دار ٹیولس کی ٹوپی ساڑھے چار فرانک اور ریشمی لبادہ معہ ٹوپ جو باہم سلے ہوئے تھے ساٹھ فرانک کی قیمت کے تھے۔

رہنما مذکور عزیزیہ تک میری اور مسٹر ایبٹ کی خدمتگاری کا معاملہ طے

کرکے اپنی بیوی اور رشتہ کے بھائی سے رخصت ہوئے اور سامان سفر درست کرنے کے لیے اپنے مکان مین چلا گیا جہان سے وہ الوداع کہہ کر تھوڑی دیر مین معہ اپنے روزانہ پہننے کے کپڑون کی گٹھری کے واپس آکے ہمارے اسباب کی بوری پر سفر کرنے کے لیے تیار ہوکر بیٹھ گیا۔ ہم معہ اُس نئے ملازم کے سرحد کے قریب ہوتے جارہے تھے جس کی بابت مجھے بہت اندیشہ تھا کہ بدون صریح اجازت کے سرحد کیونکر عبور کرسکیگا۔ لیکن اُس نے مجھے یہ کہکر مطمئن کردیا کہ اگر محافظان سرحد اُسے واپسی پر مجبور کرین گے تو وہ بظاہر رنجیدہ حالت مین اُن کے احکام کی تعمیل کریگا مگر رات کو خرگوش کی طرح پوشیدہ طور سے سرزمین طرابلس کے کسی قریبی مقام پر آکر ہم سے ملجاویگا۔

پانچ دن کے سخت سفر کے بعد مسافر بنی غردان سے غریزیہ تک پہونچ سکتا ہے یہ امر آسان نہین ہے کہ کوئی شخص یکے بعد دیگرے منازل کی ٹھیک ٹھیک کیفیت بیان کرسکے کیونکہ جہانتک مجھے معلوم ہے طرابلس کا کوئی قابل اعتبار اور صحیح نقشہ موجود نہین ہے حتی کہ جو نقشے دستیاب ہوتے ہین اُن مین باہم مختلف مقامات کے نامون مین بھی اختلاف ہے حال ہی مین جو دو نقشے لندن اور فرانس مین مرتب ہوئے ہین اُن مین بنی گردان تک کا پتہ نہین حالانکہ یہ شہر ستر سال سے آباد ہے بہرحال اُس شخص کی رہنمائی کے لیے جو براہ سمندر ٹیونس پہونچے یہ ظاہر کرنا مفید ہوگا کہ اسکے واسطے سب سے سیدھا وہ راستہ ہے جسکا طول دو سو چالیس کیلومیٹر یا ڈیڑھ سو میل ہے اور جو شوشہ بو قماش زوارہ اور زاویہ ہوتا ہوا بنی گردان جاتا ہے۔

دوسری سمت کے متعلق مجھے اسقدر لکھنا ضروری ہے کہ جو شخص براہ مصر شرقی سرحد کو عبور کرکے ولایت طرابلس مین داخل ہونا چاہے اُسے

بہت زیادہ وقت کا مالک ہونے کے علاوہ ایسے تکلیف دہ بیابانی سفر کے واسطے تیار رہنا چاہیے جسکا سلسلہ باشنا سفر مایحتاج زندگی کی غیر دستیابی کیصورت مین کم سے کم چھ ہفتہ تک جاری رہیگا

یہ امر تقریباً ناممکن ہے کہ نشاطیے کی فوج کا تعلق بیرونی دنیا سے کسی وقت مین بھی منقطع کیا جاسکے کیونکہ ایک تونیس کی تمام مسلمان آبادی دوسرے باشنا ایک لاکھ اطالیون کے برعظم یورپ کے ہر حظہ کے اُن کثیر باشندگان کا بہت بڑا حصہ جو تیونس مین اقامت پذیر ہین ترکون سے اُن کی موجودہ کوششون مین دلی ہمدردی رکھتے ہین۔ اور ایسے ہی محسوسات مصر کے طول وعرض مین پھیلے ہوئے پائے جاتے ہین اس صورت مین اگر تیونس اور مصر کی گورنمنٹین ہر ایک قسم کی احتیاط عمل مین لاتے ہوئے بھی اپنے تمام یورپین سپاہی صرف اسی خدمت کی انجام دہی کے واسطے مامور کردین تو بھی ان وسیع اور ناقابل تسخیر سرحدونکا بہت چھوٹا سا حصہ کسیقدر قابل اطمینان نگرانی کے تحت مین داخل فرض کئے جانے کے قابل ہوگا اور بہت بڑے حصہ کے واسطے انھین مصری سوڈانی اور عربون کی ضرورت واقع ہوگی جن کی اپنے ہم مذہبون سے گرم جوشانہ ہمدردی مسلمہ ہے۔

بخلاف اسکے فرانس کو خود شیمخی خور مقامی اطالیون نے اپنے سفیہانہ چال چلن سے اس قابل نہین چھوڑا کہ وہ۔ بخوف بدامنی اپنا ایک سپاہی بھی زیادہ عرصہ کیواسطے سرحد پر بھیج سکے۔ کیونکہ مقامی اطالیون نے اپنے ہموطنون کی بآسانی حاصل ہونیوالی ابتدائی فتوحات کی تقریب پر بیانگختہ کن طریقون سے اظہار مسرت کیا جس کی وجہ سے قصبات ومواضعات کے عربون مین سخت اور نفرت آمیز اشتعال پیدا ہوگیا۔

ٹیونس کے حکام پر بالکل بیخبری اور لاچاری کے عالم مین اُس قومی تنفر کے نتیجہ کا اظہار ہوا جبکہ وہ اپنی عربی لباس رکھنے والی فرانسیسی زواو فوج کو بتعداد کثیر مراکو اور ٹیونس کے ہیضہ سے متاثر ہونے کے سبب دیگر قسم کی تمام فوجون کو بطور عارضی دارالحکومت سے دُور دراز فاصلہ پر بھیج چکے تھے چنانچہ عربون اور اطالیون کے درمیان تشویش ناک ہنگامہ برپا ہونے پر صرف ڈھائی سو زواو فوج کے سپاہی میسر آسکے اور بغیر بندش ظلم و قتل تمام دن جاری رہا۔ بائنرٹا سے بذریعہ تار مدد طلب کی گئی اور چار سو زواو فوج کے اور سپاہی بہم پہونچنے پر شہر مین معمولی امن قائم کیا جا سکا۔ لیکن اسپر بھی پوربیون کو مقررہ وقت کے خلاف ویسی حلقون مین جانے کی اجازت ہفتون نہ دیجا سکی۔

طرابلس کے متعلق عام طور پر گفتگو کرنیکا اشتیاق تمام سرحدیون مین پایا جاتا تھا۔ کیونکہ آج کل جنگی کارروائی بالکل بند تھی اور اس کے ساتھ ہی یہ بات صاف نظر آتی تھی کہ اطالیون کو بڑی دقتون کا سامنا کرنا پڑا تھا اور اُنکے کمانڈر نے ہر ایک ممکن کوشش اِس امر کی کی تھی۔ کہ عام طور سے یورپ اور خصوصیت سے اٹلی مین اِس کی دقتون کی خبرین نہ پہونچنے پائین۔

طرابلس کا ہیضہ اور پانی کا قحط اطالین حکام کی بڑی پریشانی کا باعث ہو رہے تھے حتی کہ شمالی افریقہ مین اِس صلیبی جنگ کرنیوالی کثیر التعداد فوج کو بناچاری سرزمین اٹلی سے پینے کا پانی منگانا پڑا۔

فریقین کی فوجون کے باہمی فرق کے متعلق کوئی اختلاف نہین ہے ایک ترک خواہ نظام سے تعلق رکھتا ہو یا ردیف سے حتی کہ ایک بیقاعدہ عرب بھی اٹلی کے کمزور اور جلد گھبرا جانے والے سپاہی سے ہر طرح برتر ہے۔

ایک من ترکی جنرل نے اعلان دیا تھا کہ اطالین اپنی جس فوج کو پسند کرین لے آوین اور ایک مقررہ میدان مین مساوی التعداد عثمانی بہادرون سے نبرد آزما ہوکر جنگ کا فیصلہ کرلین۔ اگرچہ یہ طریقۂ جنگ فی زمانہ بیقاعدہ ہے مگر اس کے اندر ایک ایسی خوبصورتی پنہان ہے جس کی قدر سچا بہادر ہی جان سکتا ہے۔

اٹلی کی طرابلس مین غیر حالت ہونے پر فرانسیسیون کے علاوہ یہودیون بحر روم والون اور نامعلوم القوم کے بہت سے باشندون نے جو ٹیونس اور الجیریا مین سکونت رکھتے ہین کھلے طور پر اٹلی کی جانب داری شروع کردی ان لوگون کی جانب داری بعض حالتون مین خود غرضی اور لالچ سے پاک بتلائی جائے مگر مصلحت اور موقع کا خیال اُنکے طریقۂ عمل کو اسکے خلاف ظاہر کرتا ہے کیونکہ اول الذکر یعنی فرانسیسی حکمران جماعت سے تعلق رکھتے ہین اور موخر الذکر تمام اقوام تجارتی جماعت سے جبکہ ایک طرف فرنچ افسر ترکون کی ہمدردی پر ملکی مصلحت کو ترجیح دینے پر اس لیے مجبور تھے کہ انھین دیسی عربون سے کسیقدر خوف آمیز بے اعتباری ہے تو دوسری طرف اطالین فوجی ضروریات کے باعث ٹیونس و الجیریا کی تجارت کو کثیر التعداد جانورون اور کثیر المقدار گوشت و ترکاریون کی گرانقدر قیمت پر برآمد کا زرین موقع ہاتھ آیا ہے اس لیے لامحالہ ٹیونس کی حکمران اور تجارت پیشہ جماعتین خوف زدہ ہوئین کہ اٹلی کو مبادا طرابلس مین ناکامیابی نہو جائے۔

آج کل ٹیونس و مصر مین یہ اہم سوال درپیش ہے کہ اگر عرب یورپ کی ایک دول عظام مین شمار ہونیوالی طاقت کے حملہ کو غیر مؤثر ثابت کردین۔ تو اس حالت مین اُن کے لکھو کھا شمالی افریقہ کے ہم مذہبون پر جو صرف

تلوار کے زور سے مطیع رکھے جاتے اور مختلف مقدارین اپنے عیسائی حاکمون سے نفرت کرتے ہین کیا اثر پڑیگا۔

ایبٹ اور مجھ سے ایک عرب نے اولاً بار برداری کے دو اونٹون کا کرایہ بارہ بارہ فرانک طے کیا بعد ازان صرف ایک ہی اونٹ پر ہمارا سب اسباب بار کرکے چوبیس فرانک کا طالب ہوا مگر یہ عربی وضع کا دھوکا ہمپر کارگر نہو سکا۔

گھوڑون کی سواری پر ہمنے صحرا کا کاروانی سفر شروع کیا ہمارے پیچھے سواری کو تیز رفتار و پر آرام موٹر کارین شہر نیکو زمانہ حال کے خوش اسلوب مسافر خانے اور کھانے پینے کو لذیذ و لطیف غذائین قسم قسم کے پانی اور شرابین غرضیکہ یقینی بآسانی حاصل ہونیوالے اور آرام دہ سامان موجود تھے لیکن ہمارے سامنے صرف بظاہر نہ ختم ہونیوالا صحرا تھا سامان راحت کو چھوڑکر تکلیف دہ صحرائی سفر اختیار کرنے کا باعث اُس نئے علم کو حاصل کرنیکا شوق تھا جسے بصورت سوال اس طرح کہہ سکتے ہین کہ وہان ہم کیا دیکھین گے اُس کے ساتھ ہی دو اور سوالات وجہ پریشانی ہو رہے تھے کہ کس طرح سے زندگی بسر کرین گے اور کب واپس ہون کے اُسوقت ان تمام سوالات کے جوابات طاقت بشری سے باہر تھے اور اُن کی نسبت صحیح حالات آیندہ کا علم رکھنے والا خدا ہی خوب جانتا تھا۔

ہمارا بڑا قافلہ بنی عزدان سے شام کے تین بجے روانہ ہوکر تقریباً آٹھ بجے شوشہ پہونچا جہان ہمنے ٹھہری ہوئی چاندنی مین اپنے سامان کا انتظار کیا یہ فرانسیسی آخری مقام ایک محفوظ بڑا اُوتار گھر رکھتا ہے جہان ایک ٹھہکہ دار اور ایک عرب محرر تار سے ملاقات ہوئی یہین ہمین یہ افسوسناک واقعہ پیش

آیا کہ یکایک چھ عرب افسر ایک جرمن ڈاکٹر کو جو انجمن ہلال احمر کے پردہ مین
سفر کر رہا تھا اور جس کی نسبت جرمنی فوج کے طبی اسٹاف سے تعلق رکھنے
کا شبہ تھا روکدینے کے احکام لیے ہوئے نمودار ہوئے جبکہ یہ قلیل رقم اور ایک
چھوٹے سے چرمی بکس کے ساتھ بلا کسی خیمہ یا کسی اور ضروری چیز کے بہزار
دقت سرحد تک پہونچ چکا تھا تو ایسی صورت مین احکام کی تعمیل کا زیادہ
گران ہونا ایک قدرتی امر تھا اور اُس سے ڈاکٹر کا پریشان ہونا فطرۃ لازمی
دُنیا کو یونانی زبان کے مٹی پر کندہ کئے ہوئے پُرانے الہامی الفاظ یاد ہین
جنکا لفظی ترجمہ بطریق تصرف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص طرابلس مین اتنی دیر کرکے
آئے کہ صلح کے شرائط پر بحث ہونی شروع ہوگئی ہو تو اسے اپنی غلطی کے لیے
افسوس کرنا پڑیگا سب قافلہ والے اپنے سفر کو جاری رکھنے کے خواہشمند تھے
لیکن اسباب کا بہت پیچھے چھوڑ دینا بھی تکلیف دہ تھا مجبوراً شوشہ ہی مین
شب باش ہونا پڑا جب کوئی شخص جنگ کے جادو سے مسحور ہونے کیلیے
میدان جنگ کی طرف بڑھتا ہے تو اس کی اہلیت کا بڑی سختی سے امتحان
کیا جاتا ہے چنانچہ کاروانی طریقہ کی پہلی ہی منزل پر شوشہ مین مجھے معہ اور
آٹھ آدمیون کے ایک کمرہ کی زمین پر سونا نصیب ہوا جسکی وجہ سے صبح پانچ
بجے بیدار ہونے پر مجھے کپکپا دینے والی سردی معلوم ہوئی گو خوش قسمتی سے
مینے عزیزیہ مین ایک عرب سے سفری بستر خرید کر لیا تھا مگر بدقسمتی سے اسکے
اکثر پیچھے رہ جانے کی وجہ سے اس سفر مین مجھے بہت دفعہ زمین پر سونے
اور کبھی کبھی پڑ رہنے کا اتفاق ہوا کیونکہ زمین کے پتھریلی ہونے کیصورت
مین بخوبی نیند کا آنا دشوار ہے رات ہی کو روانگی کا وقت ساڑھے پانچ بجے
طلوع آفتاب قرار دیا گیا تھا۔ لیکن جہان عربون سے واسطہ ہو اوہان بہتر

سے بہتر تدابیر بھی کارآمد ثابت نہیں ہوتیں چنانچہ ساڑھے آٹھ بجے صبح سے پہلے ہم روانہ نہو سکے۔

زمین کی نمی اور آسمان کا کہر مانع تیز رفتاری تھے ہی کہ شوشہ کی منظرون سے غائب ہوتے ہی موسلا دھار مینہ برسنے لگا اور ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے کھائی کھڈے اسقدر بھر گئے کہ ہم گھوڑون کو بخوبی پانی پلا سکین۔ عربون کی حالت بری تھی گھوڑون کے قدم ہر قدم پر پھسلنے اور غریب اونٹ چکنے والی ریت مین دھنسنے لگے۔

سرزمین طرابلس پر بوقماش لب ساحل اگین آباد ہے جس جگہ پہلے کسی زمانہ مین رومیون کا شہر لپسنڈن آباد تھا یہان پرانا ترکی قلعہ بھی ساحل کے قریب پہاڑی پر واقع ہے اور ایک کم بلند چٹانون کا سلسلہ ساحل کے متوازی دو میل تک پھیلا ہوا اور اُس جگہ کو گھیرے ہوئے ہے جہان ایک عمدہ بندرگاہ تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ بحالت موجودہ چند کشتیان ترکی بلاک ہوس کے دائین جانب پھیلی ہوئی تھین۔ مین خیال کرتا ہون کہ یہ پرانی لنگرانداز کی جگہ تھی افریقہ کے اور بندرگاہون کی بدقسمتی مین شامل ہو چکی ہے اور اُنھین کی طرح اُس ریت کی کیچ نے جو اس خطرناک کنارہ مین بکثرت پائی جاتی ہے اسجگہ کو بھی خراب کر دیا ہے۔

یہ مجھے پہلا ہی موقعہ تھا کہ مینے بوقماش مین ترکون کے مقابلہ مین اٹلی کی فوجی طاقت ان نیچی نیچی چٹانون سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ایک اطالین کروند کی شکل مین دیکھی جس کے دو دکشون سے دھوان نکلتا ہوا مین دیکھ رہا تھا ہمارے بوقماش پہونچنے سے پانچ دن پہلے پرانے ترکی قلعہ پر اِس حالت مین کہ اُس کے محافظون مین صرف ایک ترک اور دو عرب

سپاہی تھے اطالیون کی اس تنگظرفی کے باعث گولہ باری کی گئی تھی جس کی نسبت اس صورت مین کہ یہ قلعہ فوجی نظر مین کچھہ خصوصیت نہین رکھتا تنگظرفی کے سوا اور دوسرا خیال قائم نہین کیا جا سکتا۔ اس گولہ باری کا فائدہ صرف اسقدر رہوا کہ قلعہ کی عمارت مین دو یا تین سوراخ ہو گئے۔ ینے بچشم خود بارہ پونڈ وزنی پھٹنے والے گولے کے اجزا ادہر اُدہر بکھرے ہوے دیکھے قلعہ کے محافظون کی یہ چھوٹی سی تعداد بظاہر جنگی جہاز کی موجودگی سے ہراسان تھی نہ دوبارہ گولہ باری کے خیال سے خوف زدہ۔

انجمن ہلال احمر کی پارٹی جس مین اکثر اشخاص طربوش سے پہنے ہوئے تھے بیس آدمیون پر مشتمل اور اٹلی کی بحری توپون کے لیے ایک للچانیوالا نشانہ تھے اس لیے ڈاکٹر عبدالکریم بے نے ازراہ دانشمندی بوقماش سے روانگی اور پھیر کا راستہ اختیار کرکے ہلال احمر کی پارٹی کے کاروان کو اطالیون کی نظر اور توپون کی زد سے محفوظ کر لیا ورنہ وہ گولے جو بعد مین پھینکے گئے اگر طبی ذخیرے کے اونٹون کے قریب گرتے تو انکا راہ گریز اختیار کرنا بہت زیادہ باعث نقصان و دلشکن ہوتا قبل روانگی ڈاکٹرون کو عربون سے معلوم ہوا تھا کہ زوارہ پر بھی جو ہماری دوسری منزل مقصود تھا اکثر اوقات گولہ باری کیجاتی ہے۔ چنانچہ اُس معقول وجہ کی بنا پر جس کے باعث بوقماش ترک کرنا لازم تھا وہ زوارہ سے سات میل جانب جنوب رگڈالن مین رات بسر کرنے اور صبح کو جو راہ مناسب معلوم ہو اُسے اختیار کرنے کا ارادہ کرکے ہمارے جلد جمع کرنے پر روانہ ہو گئے۔ کپتان ٹیلیہم مسٹر ایبٹ اور مین بلاک ہوس مین مقیم رہے جس کی بوجہ شکستگی و کہنگی آواز دینے والی چوبی دیوارون کے نیچے بیٹھکر ہم نے ناشتہ کیا جہاز والون نے ہمین اچھی طرح دیکھا مگر گولہ باری نہین کی اسکا سبب

جیساکہ ترکون کا خیال ہے یا تو میری انگریزی ٹوپی تھی جسکو ابھی تک طربوش سے نہین بدلا تھا یا اغلباً یہ کہ دشمن کے ایجنٹون نے بے سلسلہ کی تاربرقی یا کسی دوسرے ذریعہ سے اُنھین مطلع کردیا تھا کہ یہ انجمن ہلال احمر کا کاروان ہے۔

اُن عربون کے پاس جنھون نے گولہ باری زوارہ کی اطلاع دی تھی سبک قسم کے اسلحہ مین شمار ہونیوالے ایک ایسے قرابین ساختہ براشیا بھی تھی جس پر پندرہ سومیٹر کے دیدوان لگے ہوئے تھے اور جس کے نال کے نیچے چارون طرف گھومنے والی سنگین قائم تھی۔ اس بندوق کے کندے مین ایک بظاہر نہ معلوم ہونیوالا خانہ تھا جس کے اندر تیل کی کپی اور بندوق صاف کرنیکا سامان پوشیدہ طور پر موجود تھا جب مینے اس پراسرار خانہ و سامان کی نسبت اسکے فخر کنان مالک کو مطلع کیا تو وہ عرب اس خفیہ خزانے کے علم پر بہت ہی خوش ہوا

مجھے طرابلس مین ہمیشہ اس بات کا افسوس رہا کہ مینے بجائے سپاٹ عربی زین کے جس کے رکاب و دال اسقدر چھوٹے تھے کہ بحالت استعمال گھوڑ دوڑ کے سوار کی طرح تکلیف مین رہنا پڑتا تھا اور استعمال نکرنے پر گھوڑے کو دُلکی یا پاشنا دوڑانے کی صورت مین اس کی رکابین کھٹا کھٹ کی آواز کے ساتھ گھوڑے کے دونون پہلوؤن مین لگتی تھین جو مرکب کی تکلیف اور راکب کی ناگواری کا باعث تھین آرام دہ فرانسیسی فوجی زین کیون نہ خریدا جس کے قبور لینے بیحد کارآمد ہونیکا ثبوت بار بار دیتے رہتے اور میرے افسوس کو تازہ کرتے رہتے ہین اپنی تمام عمر مین۔

لہ یکے از امصار ولایت اطالیہ ۱۲

جسقدر پر مصائب سفر کئے ہین اُن سب مین عام تکلیف کے لحاظ سے شوشہ سے رگڈالن تک گیارہ گھنٹے کا سفر بہت سخت تھا۔

طرابلس مین ہمارے سفر کی اکثر منزلین بیسا اوقات نہ ختم ہونیوالی معلوم ہوتی تھین۔ ایسی صورت مین تاریکی ہو جانے کے بعد کھجورون کے جھنڈ دیکھنے یا کتے کی آواز سُننے سے منزل کے قریب الاختتام ہونیکا یقین کرتے ہوئے بغرض مزید اطمینان قیام گاہ کی نسبت کسی بدو سے سوال کرنے پر جو اُنہون نے یہ سنکر کہ منزل مقصود کچھہ دور نہین ہے ہم بہت ہی مایوس ہو جاتے تھے کیونکہ یہ فقرہ طرابلس جیسے ملک مین جہان وقت اور فاصلہ کی کچھہ پرواہ نہین کیجاتی ہے منزل مقصود کے دور ہونیکا مرادف ہونے کے لحاظ سے ناگوار خاطر ہونے کے قابل ہے۔ لیکن عرب اُسکی پرواہ نکر کے اوپر آسمان کی طرف آنکھین اُٹھا کر اور پھر نیچے زمین کی طرف دیکھکر مطمئن صورت سے بیساختہ کہدیتا ہے کہ امد بزرگ ہے اور ریگستان وسیع۔

زوارہ سے جہان گولہ باری ہوتی رہتی تھی رگڈالن مین بغرض حفاظت آئے ہوئے اسقدر عورتین اور بچے بھرے پڑے تھے کہ قصبہ مین کوئی خالی مکان روپیہ یا مروت کی خاطر حاصل نہین ہو سکتا تھا لیکن قصبہ کے افسرون نے ہماری ہر طرح خاطر کی اور ہمین ایک عربی ڈیرا اور دو کمرے دیئے گئے۔ جنمیں سے ایک کی عجیب قسم کی تختہ بندی ہو رہی تھی اور دوسرے مین ایک فرینچ انجنیر مقیم تھا رات سرد تھی اور ہمارے اونٹ بہت پیچھے اس لیے ہمین کوئی آرام کا موقع نہین تھا اور ہمنے رات بڑی تکلیف سے گذاری صرف اونٹون کے بالون کا ایک کمبل زمین پر بچھانے کو ملا اور اوڑھنے کے لیے بجز اُوور کوٹون کے ہمارے پاس کچھہ نہ تھا بجز میرے تمام

آدمی رات بھر سردی محسوس کرتے رہے کیونکہ مین آٹھ سوتے ہوئے آدمیون کے اوپر سے گزرتا ہوا ایک ایسے کونے مین پہونچ گیا تھا جہان مجھے اپنے اوپر چٹائی ڈال لینے کا موقعہ ملگیا۔

ہلال احمر کے ڈاکٹرون کے پاس ایک ٹین مسل[1] دودھ کا تھا جس مین رات جو کی کرکری روٹی ڈبو کر کھائی تھی۔ صبح کو ایک عرب اور اُس کی بیوی عمدہ غلاطہ روغن زیتون مین بھون رہی تھی چنانچہ ہمنے شکم سیر ہو کر اُن کا ناشتہ کیا عبدالکریم بے کے غلاطہ مین دو چھوٹی چھوٹی عرب لڑکیان اور ایک فاقہ کش کنا شریک تھے عبدالکریم بے کی سی فیاضی ترکون مین عام ہے کیونکہ ترک عربون کے برخلاف جانورون تک پر رحم کھانیوالے ہوتے ہین۔

اثنار سفر مین ہی ہمارے ملازم محمدؐ نے اپنے اصلی جوہر دکھلانے شروع کردئے گو اُس نے یورپ کے مختلف حصے اور برسیلز کی نمایش بھی دیکھی تھی مگر یہ سیر عجائبات اور سفر اس کی اصلاح مین کچھ کارآمد ثابت نہین ہوئے وہ ایک شیخی خور بکی اور ناقابل آدمی تھا اور صاف لیکن عجیب فرانسیسی زبان بولتا اور بسا اوقات فرانسیسی گیت بھی گاتا تھا مجھ سے اُس نے بیان کیا کہ ٹیونس مین ایک فرانسیسی افسر سے ایک خوبصورت لیڈی کے متعلق لڑائی ہو جانے پر اُسنے فرانسیسی افسر کو ڈوئیل کا چیلنج دیا تھا جس نے خوف اور بدنامی کے خیال سے دو سو فرانک نذر کر کے اس معاملہ کی شہرت کو دبا دیا نہین معلوم محمدؐ میری عقل کی نسبت کیا رائے قائم کی تھی اور کیا فی الحقیقت محمد کا یہ خیال تھا کہ مین اُس کے اس بیان کو سچ باور کرونگا۔

---

[1] نام کا کارخانہ ۱۲

پچھلے دن عربی زین کی بدولت پچپن کیلومیٹر کے سفر مین اسقدر تکلیف اٹھائی تھی کہ ہینے باوجود سخت تمازت آفتاب کے سواری کے مقابلہ مین زوارہ تک سات میل پیدل چلنے کو مرجح سمجھا اولاً پیلی اور بارش کیوجہ سے چپکنے والی ریت کا وسیع میدان طے کرکے ہم ایک درختون کی قطار مین پہونچے بعدازان اُن ریت کے ٹیلونکو جن کے بدون سرزمین طرابلس کا نقشہ بھی تصور مین نہین لایا جاسکتا یکے بعد دیگرے طے کرتے ہوئے گولہ باری سے پائمال کئے ہوئے قصبۂ زوارہ کے بازار مین داخل ہوئے جہان ایک عرب کے ادنی درجہ کے مکانپر شراب کا سائن بورڈ لگا ہوا تھا۔ روٹی۔ پیاز۔ لیمون۔ خرمے۔ اور کھجورون کی خوب خرید و فروخت ہو رہی تھی مسلمان آبادی مین شراب کا اشتہار سمندر کی طغیانی کے باعث کہا جاسکتا ہے۔ یہان مین ایک قہوہ خانے مین کچھہ کھا پی رہا تھا کہ یکایک ایک سمت سے شور وغل کی آواز آئی مین فوراً موقعہ پر پہونچا تو ہلال احمر کے پردہ مین سفر کرنے والے جرمن ڈاکٹر کو مجمع کے درمیان کھڑا پایا جواب شب کے پردہ مین سرحد عبور کرکے سمندر کے کنارے کنارے زوارہ تک پہونچ گیا تھا اور گو اس کی شکل ولباس بہت خراب حالت مین تھے مگر وہ اپنی کامیابی پر بہت خوش تھا ادہر تمام مجمع اس کے خلاف غصہ کا اظہار کر رہا تھا مگر میرے سمجھانے پر کہ یہ جرمن ڈاکٹر ترکی فوج سے ملنے کو جا رہا ہے سب نے بڑی گرمجوشی سے خیر مقدم کیا اور اُس کو بہت اچھی چاء پلائی ڈاکٹر نے مجھہ سے بیان کیا کہ ایک عرب نے اٹلی کا باشندہ سمجھکر اسپر حملہ کیا تو اُس نے اُسے براؤننگ ریوالور کا ہشم شکل سگریٹ کیس بطور تمنچہ دکھا کر بھگا دیا تھا۔

اِس انسانی تاربرقی کے ذریعہ سے جو شمل تمام دنیا کے طرابلس مین بھی ذریعہ اطلاع تھی مجھے اپنے پہونچنے سے بیشتر معلوم ہو چکا تھا کہ ایک پُر اسرار

انگریزدو ہفتون سے زوارہ مین مقیم تھا لیکن بظاہر کوئی شخص اس امر سے واقف نہین معلوم ہوتا تھا کہ یہ انگریز طرابلس مین کس حیثیت سے داخل ہوا تھا یہ راز مجھپر اُسیوقت منکشف ہوا جب افسران زوارہ کی قیامگاہ مین داخل ہوکر مینے گھٹنون پر بیٹھے باندھے اور کسیقدر فوجی وضع کے ایک ہم ملک کو دیکھا جس کے بشرہ سے باشندہ برطانیہ ہونے کے علامات بین طور پر ظاہر ہورہے تھے اس شریف آدمی کو جو طرابلس مین عرصہ تک میرے ساتھ رہا اور جس کے میدان جنگ تک پہونچنے کے حالات عجیب وغریب اور دلچسپ تھے اس کتاب مین مسٹر بی کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔ بی کسی زمانہ مین ٹرانسوال کے اسپی رسالہ مین ملازم تھا اور میرے نزدیک اعلان جنگ کے کچھ عرصہ بعد تک بحیثیت جاسوس برٹش فوج مین کام کرتا رہا ازان بعد بحیثیت افسر پولیس اجارہ دار کمپنی کا تنخواہ دار رہا تھا۔ بی انگلینڈ سے دس پونڈ لیکر روانہ ہوا تھا اور جب وہ براہ مارسیلز ٹیونس پہونچا تو اُس کے پاس صرف چھبیس شلنگ باقی تھے کیونکہ تمام رقم سفر اور اُن حادثات کی نذر ہوچکی تھی جو اثنا سفر مین اُسے پیش آچکے تھے مجبوراً اس تھوڑی رقم پر بھروسہ کرکے ٹیونس سے میدان جنگ کو روانہ ہوگیا۔ بی بجز انگریزی کے اور کوئی زبان نہین بول سکتا تھا۔ اس لیے اسے طرابلس مین اکثر اوقات دقتین پیش آتی رہتی تھین مگر کبھی کبھی اُسے نفع بھی پہونچتا تھا سرحد کے افسرون نے اسبات سے دق آکر کہ وہ بی کی خواہش حتی کہ نام تک نہین سمجھ سکے بی کو اُسی کے حال پر چھوڑ دیا اور اگر عرب بی کے ساتھ فیاضی سے نہ پیش آتے تو وہ فاقون سے مرجاتا۔

جب باشندگان سفاکس کو بی کا ترکی فوج مین پہونچنے کا ارادہ مالیٹون سے معلوم ہوا تو انہون نے بطور چندہ پیسہ پیسہ

جمع کرکے اڑسٹھ فرانک کی رقم سے بی کی مدد کی اور ایک عرب اخبار نویس نے جو عزیز یہ جا رہا تھا اپنی حمایت و حفاظت مین لیا اس صورت سے بی کے لیے راستہ صاف کیا گیا تھا مگر بی بخیریت روارہ تک پہونچنے پر روکدیا گیا اور جبکہ وہ موسی بے کے احکام کے خلاف آگے کو روانہ ہوگیا تو ایک پٹرول کی جماعت خوش اخلاقی کے ساتھ اُسے زوارہ ہی واپس لے آئی۔

بی نے غصہ مین بکواس شروع کردی اور ڈرایا کہ میری قطع حرکت کا برٹش گورنمنٹ انتقام لے گی گو اس کی بکواس بیہودہ اور بے اثر تھی مگر یہ دوسرا اچھا موقعہ تھا کہ بی کی تقریر کا ایک لفظ بھی نہ سمجھا جا سکا۔ زوارہ مین بی کی موجودگی ترکون کی بڑی دقت اور پریشانی کا باعث تھی اسپر بھی ترکون نے بی کے ساتھ ایسا عمدہ برتاؤ کیا کہ شاید برٹش اٹاچی کے ساتھ بھی یہ حسن سلوک نہ کیا جاتا کپتان حسن آفندی نے بی کو باصرار اپنا بستر دیا اور خود مین شب ایک تکلیف دہ صوفے پر سوتا رہا جو اسقدر چھوٹا تھا کہ سونے وقت ایک بید کی بنی ہوئی کرسی پیرون کے لیے اُس کے ساتھ شامل کرنی ہوتی تھی اور یہ شریف افسر اپنے کھانے مین بھی بی کو برابر شریک کرتا رہا جس کی بابت بی کا خیال تھا کہ وہ ایسی مہربانیون کا اسوجہ سے کہ وہ ترکون کی طرف سے لڑنا چاہتا تھا ہر طرح مستحق تھا جب اُس نے میرے سامنے اپنا خیال ظاہر کیا تو مجھے بہت غصہ آیا اور مینے اُس سے کہا کہ وہ ناخواندہ مہمان ہونے کے علاوہ بحیثیت سپاہی کے طرابلس مین بالکل بیکار ہے اور سوائے ترکون کے اور کوئی دوسری فوج موجودہ حالت مین اسکا اپنے درمیان ایک لمحہ بھی ٹھہرنا پسند نہین کرسکتی بی اکثر اوقات بیوقوفی سے تنکظرفی کی باتین کر بیٹھتا

لہ فرانسیسی سکہ مساوی ہوتا دس آنے کے ۔

تھا جسکا باعث اس کے بہت سے جاہلانہ خیالات تھے مگر اُس کی باتین ہمیشہ نیک نیتی پر مبنی ہوتی تھین کیونکہ وہ فیاض طبیعت اور مہربان دل رکھنے والا شخص تھا۔ ایک مرتبہ بی نے سُلطانی فوج کے عمدہ افسرون مین شمار ہونیکے لائق موسلے بے سے کہا کہ اس کی باقاعدہ فوج کی قواعد باقاعدہ نہین کیجاتی اِس قسم کی تنقید کا اثر یعینی برا ہونا چاہیے تھا مگر یہ نیسرا موقعہ تھا کہ اس کی تقریر کا ماحاصل نہین سمجھا گیا۔ مینے موسیٰ بے سے بی کی سفارش کی تو اُنہون نے مجھہ سے کہا تا وقتیکہ صدر مقام سے احکام موصول نہون بی کو آگے جانے کی اجازت نہین ملسکتی۔ البتہ میری نگرانی کے بھروسہ پر اجازت ملسکتی ہے جسکو مینے منظور کرلیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بجاے میرے بی نے میری نگرانی کی اور سچ تو یہ ہے کہ اُس سے زیادہ عمدہ رہنورفیق مجکو کبھی میسر نہین ہوا۔ مینے جرأت کرکے بی کو مشورہ دیا کہ اگر وہ باورچی کی خدمت کو قبول کرے تو میرے ڈیرے اور کھانے وغیرہ مین شریک ہوسکتا ہے اور اس صورت سے متفقہ کام مین ہم دونون کو آسانی ہوگی۔ اِس انتظام کو بی نے قبول کرلیا جسکی مستعدی اور عملی کام کرنے کی قابلیت نے کیمپ کے قیام کو ایسا پُر لطف بنا دیا کہ ہمارے کھانے پر آس پاس کے آدمیون کی نظر رہنے لگی۔ بی کا ارادہ تھا کہ جلد والنیر بنکر ترکی فوج مین شامل ہوجائے۔ لیکن مینے اُسے پیشتر ہی سے مطلع کردیا تھا کہ وہ اپنے ارادہ مین کامیاب نہین ہوسکتا۔ کیونکہ بغیر عربی ترکی یا فرانسیسی زبان جاننے کی کمیشن پانے کی توقع نہین ہوسکتی اور بدون قواعد جاننے کے معمولی سپاہی کی حیثیت سے بھی بھرتی نہین کیا جاسکتا۔ رہا عربون کے ساتھ حملون مین شریک ہونا اِس صورت مین اٹلی والون کے ہاتھ سے مارے جانے کے بجاے اپنے ہی ساتھیون کے ہاتھ سے قتل

ہونیکا زیادہ قوی احتمال تھا چنانچہ میری تمام پیشینگوئیاں صحیح ثابت ہوئین۔
فتحی بے نے بی کو کسی طرح بھی فوجی خدمت مین لینا گوارا نہ کیا جس کی وجہ یہی
ہے کہ مسٹر مانٹیگ کی مختصر خدمات نے عثمانی افسرون کو ایسی تکلیف اور دقت
مین مبتلا کیا تھا کہ مجھے آئندہ ایسے انگریزی آوارہ گرد آدمیون کے واسطے داخلہ
کی قطعی حق بجانب بندش کا خوف ہے جو عثمانی حملہ آور فوج مین بھرتی ہوکر
قواعد کی خلاف ورزی کرنا پسند کرتے ہین۔ بی گو بیخوف جاہلانہ بہادری کا پتلا اور
شہسواری مین بھی کامل مہارت رکھتا تھا جرأت کا ایک نمونہ تو اس کی اس دلیری
سے پایا جاتا ہے کہ بلا کسی تجربہ اور زباندانی کے اُس نے سفر مین محض اپنی الوالعزمی
سے بڑی دقتون پر فتح پائی تھی اور پورے ایک سو پچاس میل پیدل سفر کر چکا تھا
دوسرے عزیزیہ کی مسلسل ایک ہفتہ کی گولہ باری کے زمانہ مین ایسی صورت مین
کہ دو موقعون پر وہ بال بال بچا برابر عزیزیہ مین قیام پذیر رہا تھا۔ مگر موجودہ جنگ
مین وہ کچھ بھی کارآمد نہین تھا۔ اگر اُسے عربی ترکی یا کم از کم فرانسیسی زبان سے واقفیت
ہوتی تو باوجود عدم تربیت فوجی کے وہ ترکون کے واسطے کارآمد جاسوس
ثابت ہوتا۔

ہم سب کے ساتھ ترکی افسران زوارہ نہایت خوش اخلاقی سے پیش
آتے رہے اور راہ مہمان نوازی ہمارے قیام کا انتظام اپنے ہی پاس اُن
بارگون مین کیا جو کھجورون کے سائے اور قصبہ کے مشرق مین واقع ہین ان
طولانی عمارتون کے بڑے حصہ مین سپاہی مقیم تھے اور اس کے وسطی وسیع
برآمدہ دار حصہ مین افسر جسے ایسی مسجد کی قربت کا افتخار حاصل ہے جو نہ صرف
نماز کے کام آتی تھی بلکہ اس مین عربون سے ترکی افسر تجاویز متعلقہ جنگ بھی
طے کیا کرتے تھے اور ہمارا اسباب بھی ایک جدید سنتری کے تقرر کیساتھ

اُس مقدس عمارت کے قریب ایک مکان مین رکھا گیا۔ اسلام مین مسجد کی عظمت بمقابلہ کلیسا کی اُس عظمت کے جو عیسائیون مین قرون وسطی سے موجودہ زمانہ تک پائی جاتی ہے کم ہے۔ مسلمانون کی عبادت خالق اور بندے کے درمیان بلا واسطہ ایک ایسا فعل ہے جو امام اور مسجد کے قیود سے آزاد ہے اگرچہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جماعت پر زور دیا ہے۔ لیکن خود انھون نے اور نہ اُن کے مقلدین نے مجمع کی عبادت گذاری کو کبھی وہ وقعت دی جو سینٹ پال اور اسکے بعد کے رہنمایان مذہب عیسوی نے متحدہ پرستش کو دے رکھی ہے۔

زوارہ کا موجودہ افسر اعلی ایک ممتاز یمنی عرب فوجی کالج استنبول کا تعلیم یافتہ اور اُس امام یحیی کا عزیز ہاشمی محمد موسے بے ہے جس نے اگر پچھلے دنون ترکی کے خلاف بغاوت مین شہرت حاصل کی تھی تو فی زمانہ اسلام کو موجودہ خطرہ مین پاکر ترکی کی موافقت ورفاقت مین امتیاز خاص حاصل کیا ہے۔ ہاشمی موصوف نے یہان زوارہ کی ساحلی کمانڈ مین پوری قابلیت کا اظہار کیا ہے وہین عربون پر اپنا عجیب اثر قائم کر رکھا ہے۔ ہر صبح پشت بارگ پر بیقاعدہ فوج کے آدمی متعدد درخواستین شکایتین اور اطلاعین لئے ہوئے جمع ہوتے ہین۔ جن کے درمیان پھٹنے والے گولے سے تلوار کے بیکار ہوجانے کے باعث غیر مسلح طور پر انکا کمانڈنگ باین ہیئت کھڑا ہوا ہر ایک کی بات سنتا اور نصف گھنٹہ کے اندر اندر تمام عربون کو خوش خوش واپس کر دیتا ہے کہ پیر مین سلیپر اور سر پر سفید چھوٹی ٹوپی ہے تو ٹانگون مین پُرانا پتلون۔

میجر موسیٰ بے جیسا رحمدل ہے ویسا ہی ضرورتاً سخت گیر جب اول مرتبہ قصبہ پر گولہ باری ہوئی ہے تو باشندون کی سراسیمہ حالت سے پایا جاتا تھا کہ

کل قصبہ کی آبادی یک لخت بھاگ نکلتی ہوئی زوارہ کو اٹلی کی خشکی پر اترنیوالی فوج کے رحم پر چھوڑ دے گی۔ لیکن موقعہ شناس میجر موسے بے نے یہ دیکھتے ہوئے کہ اس کے حکم مصوطہ رہو کی تعمیل کو عام اضطرار کے آگے بس پشت ڈال دیا گیا ہے مصلحتاً مضطر رکن جماعت کے دو خاص سرغنوں کو بذات خود اپنے ریوالور سے ہلاک کر کے پُرامن سکون قایم کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مستوجب نفرت حملہ آوروں سے سرزمین طرابلس پر پہلا قدم رکھتے ہی مقابلہ کرنے کی بجائے اُلٹے عربوں کی ایک بڑی جماعت جو اٹلی کی اچانک گولہ باری سے مرعوب ہو چکی تھی۔ روزانہ ساحل سمندر پر اٹلی کی خشکی پر اترنے کی عرصہ سے دی ہوئی دھمکی کے انتظار میں تاک لگائے بیٹھی رہتی ہے اور اُن کی نظر میں پرشور پھٹنے والے گولوں کی آتشباری آتشبازی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی ہے موسی بے نے جو تد پیر سیدی سعید میں خشکی پر اترنیوالی فوج کے راستہ کی بابتہ اختیار کی تھی اُس کا ذکر کسی اور عمدہ موقع کے لیے محفوظ رکھتے ہوئے اس جگہ یہ ظاہر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میجر موصوف کے قابل تعریف کاموں میں عربوں کی یہ تربیت بھی داخل ہے کہ اُن کے سپاہی مناسب موقعہ کو نظر انداز نکرتے ہوئے بے موقعہ آتشباری سے پرہیز کرتے ہیں گو عربوں کے مزاج میں اس قسم کی احتیاط کا پیدا کر دینا بادی النظر میں قابل تعریف نہو مگر جو نقاد عربوں کی سخت تیز مزاجی اور من مانی کارروائی پر بمبئی طریقہ جنگ سے واقف ہیں وہ میجر موصوف کو داد دیے بدون نہیں رہ سکتے۔

موسیٰ بے کی ماتحتی میں علاوہ نہایت قابل اور نہایت ہی ملنسار طبع کپتان حسن آفندی کے ایک فرانسیسی جاننے والا خوش مزاج نوجوان فرانی کمیشن یافتہ افسر تھا اور دوسرا ایک پکا مسلمان معمر شخص تھا جس نے

اپنی قابل احترام خدمات کے صلے مین معمولی سپاہی کے درجہ سے
کمیشن تک ترقی پائی تھی یہ معمر افسر جب کسی عرب یا حبشی پر ناراض ہوتا تو
حالت غیض مین اسے پکڑکے سر پر کے مارتا مگر جسے یہ تادیب کی جاتی تھی وہ
بجائے ناراض ہونے کے کھل کھلاکر ہنسا کرتا۔

فی الحقیقت اٹلی والون کو مکانات و مساجد سے کسیقدر فاصلہ پر واقع
ہونے کے باعث سمندر سے صاف منظر آنیوالی بار گونپر گولہ باری کرنیکا حق
حاصل تھا لیکن شہل اور مقامات کے زوارہ مین بھی کم ازکم بارہ مرتبہ کی گولہ
باری مین کر رسہ کر غیر محفوظ آبادی پر گولہ باری کو منع کرنے والے قانون کی
خلاف ورزی کی گئی ہے مینے زین سواری پر گلیون مین پھرتے ہوئے بچشم خود
دیکھا کہ بندوقون اور توپون کے ذریعہ سے عمل مین لائی ہوئی تباہی کی علامتین
جا بجا نمایان تھین تمام قصبہ مین تنہا ایک منزل سے زیادہ درجے رکھنے کے
باعث بلند ہونے کی وجہ سے خواہ مخواہ گولہ باری کا نشانہ بننے والے بمباشی
کے مکان سابقہ کو کم ازکم بیس پھٹنے والے گولے برساکر تباہ کیا گیا تھا جن مین سے
دو گولون کے گرنے کی جگہ ایک متصلہ دوکان مین اپنی آنکھ سے دیکھنے کا مجھے
اتفاق ہوا اور وہان براشیا کے بنے ہوئے پھٹنے والے گولون کے
ایسے ٹکڑے پائے گئے جنپر الفاظ آٹھ پونڈ تحریر تھے۔ گولہ باری سے اگر ایک طرف
چھت مین بڑا سوراخ ہو جانے پر ایک مسجد اور زمین چار دوکانین متاثر ہو چکی
تھین تو دوسری طرف بالکل پتھرون کا ایک ڈھیر معلوم ہونیوالے اسکول کے
ہم آغوش زمین ہو جانے پر خود عدالت کی عمارت زخم خوردہ حالت مین سرنگون
تھی۔ اس قسم کے مالی نقصانات کے علاوہ جنکا صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے۔
چند جانین بھی تلف ہوئین مین ایک مرتبہ جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے اٹلی

نے اپنے معمول کے موافق مگر مہذب رواج جنگ کے خلاف بغیر اطلاع یکایک عربون کے غیر محفوظ مکانات پر گولہ باری شروع کردی جس کی وجہ سے دو یا تین عورتین قصبہ سے بھاگ جانے کی کوشش کرتی ہوئین ہلاک ہوگئین تھین ان بے پناہ انسانون مین سے بڑی تعداد نے رگڈالن جاکر پناہ لی مگر مہینے کچھ عرصہ کے بعد واپسی کے موقعہ پر دیکھا کہ باشندگان زوارہ نے جنگی جہازون کی گولہ باری سے بے پروا ہوکر قصبہ مین معمولی طور پر زندگی بسر کرنی شروع کردی ہے حالانکہ ایک بعد کی گولہ باری مین بھی کھجور کے درختون مین کھیلتا ہوا ایک حبشی بچہ پھٹنے والے گولے مین سے نکلی ہوئی ایک گولی کا زخم کھاکر فوراً مرگیا تھا۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی نے اپنی بزدلانہ گولہ باریون مین ہر قسم کے پھٹنے والے گولون کا استعمال کیا ہے کیونکہ مینے زوارہ مین پرکشن اور چھوٹے قطر کے پھٹنے والے گولون کے ٹکڑون کے علاوہ اور ایسے اجزا بھی دیکھے جو مختلف قسم کے پھٹنے والے گولون مین استعمال کیے جاتے ہین۔ سوائے اسکے اپنے سونے کے کمرہ مین ایسے پھٹنے والی گولیون کی ایک کثیر تعداد دیکھی جو چھوٹے پونڈ کے پھٹنے والے گولے کی گولیون سے سہ گنی بڑی تھین کم از کم پانچسو پھٹنے والے گولے اس چھوٹے عربی قصبہ اور اس کی بارگون پر کسی کسی وقفہ کے بعد ہونیوالی مختلف گولہ باریون مین پھینکے گئے تھے دوسری دفعہ کی ۸ر نومبر سے ۲ر دسمبر تک پانچ دن متواتر ہونیوالی سب سے بڑی گولہ باری مین کلیتہً پھٹنے والے گولے ہی استعمال کئے گئے تھے جو بروز اول دس بجے دن اور باقی ایام مین صبح ہی سے ۴ بجے سہ پہر تک مسلسل طور پر جاری رکھی جاتی تھی۔

فوجی عمارت کو بُری طرح سے نقصان پہونچایا گیا تھا جس کمرہ مین مقیم تھا اسی سے بنظر احتیاط ہر ایک چیز از قسم فرنیچر علیحدہ کردی گئی تھی کیونکہ ایک مرتبہ ایک گولہ کھڑکی مین سے نکلکر دیوار مین لگ چکا تھا جس کی وجہ سے تمام عمارت مین پھٹنے والے گولے اور گولیون سے پیدا ہونے والے چھوٹے بڑے سوراخون کے عمومی طور پر بیتیس ممیز نشان موجود تھے ایک اور گولہ سپاہیون کی بارگ کے کونہ مین لگتا اور ایک کمبوکے درخت کے دو ٹکڑے کرتا ہوا زمین پر لگ کر افسرون کے کمرہ کی بیرونی دیوار مین سوراخ پیدا کرکے ٹھنڈا ہوا تھا۔

ترکی فوج کا کوئی شخص بھی ان تقریباً روزانہ پیش آنیوالے واقعات سے ذرا بھی متاثر نہ معلوم ہوتا تھا تاہم زوارہ مین اور آرام سے زندگی بسر کرنے کے لائق نہ تھا کیونکہ کبھی دن اور کبھی رات مین سنتریون کے پاس سے خبر لانیوالا سپاہی آکر کہتا کہ اٹلی کا جنگی جہاز قصبہ کی طرف آرہا ہے جسے سنکر ہر ایک شخص اُن وسیع ریت کے ٹیلون کی جانب چلدیتا جو آبادی اور ساحل کے درمیان واقع اور سمندر کی سمت سے حملہ ہونے کی حالت مین ایسی کمین گاہین ثابت ہوا کرتی ہین جہان پہونچکر ترک و عرب نشیبی حصون مین اسوقت تک پڑے رہتے جب تک جنگی جہاز گولہ باروت اُن کے سرون پر ضایع کرتا رہتا یا تھوڑی دیر ٹوہ لگا کر آہستہ آہستہ واپس نہ چلا جاتا۔

ترکون کے اطوار سے پایا جاتا تھا کہ وہ گولے و گولیون کو خفیر سمجھتے ہین حتی کہ بعض اوقات اطالیون نے پھٹنے والے گولے ریت کے ٹیلون پر بھی اُتارے لیکن اکثر ترک سپاہی نشیبی حصون مین پڑے سوتے رہے اور بعض سن رسیدہ سپاہی تو بدون نتیجہ کا خیال کئے کھلے میدان مین پڑے ہوئے خراٹون سے توپون کی آواز کا جواب دیتے رہے۔ البتہ عرب دشمن کو نگاہ

رکھتے ہوئے مکانات اور کھجورون کو تباہ کرنیوالے حملہ آورون پر بہت بڑی دشمنی کو ظاہر کرنیوالی لعنت بھیجتے رہتے تھے۔ ان لوگون مین کسقدر شاندار فوجی مادہ ہے جن مین کا ہر ایک شخص خوبصورت مستعد اور ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے پر قادر اپنی غریبانہ جھونپڑی اور بے آب و گیاہ بیابان کی حفاظت کی خاطر چپٹے میدان مین کھڑے ہوکر بغیر تھرتھری کے یوروپ کی خوفناک آتشباری کا مقابلہ کرتا ہے۔

جو بیوقوفانہ روایتین اٹلی کے اخبارون مین شایع ہوئی تھین ازانجملہ ایک یہ ہے کہ عرب ترکون کے دباؤ سے لڑرہے ہین۔ علاوہ اس خیال کے کہ طرابلس مین عربون اور ترکون کی تعداد مین کیا فرق ہے۔ مین وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ جو شخص لفظ اٹلی کو اپنی زبان سے ادا کرکے عربون کے چہرون کی طرف دیکھے اسپر اس روایت کی بے بنیادی پورے طور پر ثابت ہوجائے گی مجھ سے بیان کیا گیا کہ اطالین ترکون سے زیادہ عربون سے ڈرتے ہین اور جب سے کہ انھون نے زوارہ اور عکابہ جیسے غیر محفوظ مقامات پر گولہ باری کی ہے تب سے عربون کی نفرت زیادہ پائیداری کے ساتھ بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔

جھوٹی خبرون کی بنا پر میرے آرام مین کئی مرتبہ باین طور خلل واقع ہوا کہ علی الصباح دروازہ کھلا اور محمد خادم نے ایک ملازم ہوٹیل واقع کیلے کی شایان شان بے پروائی کے انداز سے کمرہ کے اندر قدم رکھتے ہوئے کہا کہ "دشمن آگیا" مینے اپنے خیالات اور کپڑے جمع کرنے شروع کئے اور محمد سے کہا کہ وہ کارآمد اسباب کو مسجد مین پہونچادے کیونکہ ہمارے سونیکا کمرہ خصوصیت سے بحری توپون کے لیے آسان نشانہ تھا اور اس حالت مین صرف بستر کا ضایع ہوجانا بھی

خالی از دقت نہوتا باہر نکلکر دیکھا تو ترکی باقاعدہ فوج آراستہ ہوکر ریت کے ٹیلون کیجانب روانہ ہوچکی ہوتی اور بسجگہ دور دور تک پھیلی ہوئی اُن خندقون مین جو بغرض حفاظت تیار کی گئی تھین کسی مناسب موقعہ کے انتظار مین جاکر بیٹھ جاتی ایک مرتبہ مین رینگتا ہوا ایک ٹیلے کی چوٹی پر پہونچگیا جہان سے تقریباً پندرہ سو گز کے فاصلہ پر جنگی جہاز کے لنگر انداز ہونے کی وجہ سے ڈک تک کا آدمی بخوبی نظر آتا تھا جس کی آتشباری کے لیے قصبہ بارگین اور کھجور کے درخت غیر محفوظ تھے اسوقت مینے خیال کیا جب یہان کوئی قوت جواب دینے کے قابل نہین ہے تو یہ جہاز از راہ شیطانیت مخلوق کے برباد کرنیکے وسائل پر کس آسانی سے ہر طرح قادر ہے۔ ایک عرصہ کے بعد ٹیمپس اخبار مین ایک اطالین نامہ نگار کا یہ بیان پڑھکر مجھے کسقدر تعجب ہوا کہ زوارہ کی گولہ باری کے اثناء مین اٹلی کے جنگی جہاز کو وہان توپ سے جو ابد یا گیا تھا اگر یہ سفید جھوٹ نہین ہے تو نامہ نگار مذکور عربی قضیات کی مروجہ آتشبازی سے دھوکا کھا گیا۔ زوارہ مین بہت پرانی اور چھوٹے منہ کی صرف ایک توپ تھی۔ کاش ہمارے پاس رتیلے ٹیلون مین پوشیدہ طور پر ایک کارآمد توپخانہ ہوتا جس کے ایک ہی خطا کرنے والے گولے سے جنگِ دوسرو اروکا عملی سبق اطالیون کو حاصل ہوجاتا۔

دشمن کی پیشقدمی کے منتظر ریتیلے ٹیلون مین پڑے ہوے سپاہی بطور دفع الوقتی دلچسپ پیرایہ مین اٹلی کی قوت کا خاکہ اڑایا کرتے تھے۔ کہین غیر مضرت رسان پھٹنے والی گولیون کے سرد ہوکر گرنیکا تذکرہ تھا تو اس سے بھی بڑھکر کہین اٹلی کی گولہ باریون کے بیکار ثابت ہونیکا مذکور۔

لہ چہتری جہاز ۱۲

گو بادی النظر مین یہ امورات جو گپ بازی کے طور پر بیان کئے جاتے تھے
بعید از قیاس معلوم ہوتے ہون مگر تجربہ کے لحاظ سے غیر معمولی نہ تھے
کیونکہ جب پھٹنے والا گولا اپنی معینہ مسافت کے مقابلہ مین بہت کم فاصلہ
پر گرتا ہے تو اس کے اندر سے نکلی ہوئی گولیان معمولی پھٹنے والی گولیون سے
زیادہ تیزی نہین رکھتین اور اُن کے گزند سے ہر ایک چھتری رکھنے والا
آدمی محفوظ رہ سکتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات جیسا کہ معلوم ہوا ہے یہ گولیان
جیبون اور توشہ دانون کے اندر گزین اور کپڑے تک کو نہ خراب کرسکین
نظارہ کو ایک عظیم الشان گولہ باری کے نتیجہ مین دو بکرون کے علاوہ طرابلسیو کو
ایک ایسے سانپ کا بھی شدید نقصان برداشت کرنا پڑا جو ٹیلے کی چوٹی
پر مردہ پایا گیا تھا اور جس کی ہلاکت کی نسبت بھی یقینی نہین کہا جا سکتا
کہ آیا گولہ باری یا اُس کے خوف سے وقوع مین آئی تھی یا کسی اور وجہ سے
ان دلخوش کن غسب بازون مین ایک عربی اور ترکی کے علاوہ تقریباً کل
سلونیکی زبانین جاننے والا البانی مسلمان ارلوف نامی بھی تھا جو اگرچہ اپنے شہر
بوکارسٹ کی مدح سرائی مین سرگرم تھا تو اس کے ساتھ ہی اپنے روزانہ ایک
سنہری لیرا کمانے اور چکاگو مین رہنے والے بھائی کا ذکر رشک سے کرتے
ہوئے برٹش سپاہی کی خوراک و تنخواہ وغیرہ کے حالات دریافت کرنیکا
مشتاق تھا اور جب بیٹے اس کے ہمرتبہ انگریزی فوج کے نن کمیشن افسر
کی تنخواہ سے اُسے مطلع کیا تو وہ متعجبانہ طور پر حیران رہ گیا۔

ہلال احمر کی جماعت معہ کپتان ٹیلیہم غزنیہ کی جانب بسرعت تمام
سفر کرتی رہی اور مین مختلف وجوہ سے تین غسبانہ روز زوارہ ہی مین قیام پذیر

---

۵۱ سلطنت امریکہ کا ایک سکہ۔

رہا جہان کا ساحلی نخلستان جو میرے دیکھے ہوئے طرابلس کے تمام مقامون
مین سب سے بہت زیادہ خوبصورت ہے میری دلچسپیون کا باعث ثابت ہوتا رہا
مسٹر ایبٹ اور مجھپر بہت ہی مہربانی کرنیوالے کپتان حسن آفندی نے اپنے
یونانی بولنے والے سلونیکی مسلمان ملازم کو جو عموماً ہر قسم کے کھانے اور خصوصاً
ترکی قہوہ بہت ہی اچھا تیار کرتا تھا ہماری خدمت پر مامور کر دیا۔ ہماری دانگی
سے ایک روز قبل ایسی حالت مین کہ زوارہ کا یونانی النسل فوجی ڈاکٹر پہلی
گولہ باری کے بعد پناہ گزینون کے ہمراہ رگڈالین چلا گیا تھا بیچارہ حسن آفندی
دوری بخار مین مبتلا ہو گیا۔ مین بذریعہ ٹمپریچر حرارت کے معمولی درجہ
پر ہونے کا اطمینان کر کے بازار گیا جہان اجناس کی قیمت پر زمانۂ جنگ کا
مطلق اثر نہین تھا چنانچہ مریض کے شوربے کے لیے سوا فرانک کو ایک مرغی
جو کسیقدر دبلی تھی اور بچھتر سانٹیم مین بارہ انڈے و آدھ پونڈ مٹر خرید کر
ایک ہوشیار عرب لڑکے کے ہاتھ باین تاکید کیمپ کو بھیجدئے کہ مرغی کو
جس کے آخری وقت کی بابتہ مین چاہتا تھا کہ جس قدر ممکن ہو خوشی مین
گذرے مٹر خوب کھلائی جائے۔ مین غروب آفتاب کے بعد کھانا کھا کے
الوداعی گلگشت کے طور پر نخلستان گیا جہان ہر چہار طرف کبھی کتے کے
بھونکنے یا کیڑون کی ننھی ننھی آواز سے ٹوٹنے والی خاموشی چھائی ہوئی تھی
دبیز فلک غیر معمولی سرخی کے ساتھ چمک رہا تھا اور چاندنی اسقدر صاف
تھی کہ بارگون کے لیمپ گل کر دئے جانے پر بھی سمندر سے عمارتین بخوبی
نظر آ رہی تھین طرابلس مین کسی جگہ بھی فوجی خدمات موسی بے کے
کیمپ سے زیادہ بہتر طریقہ پر انجام نہین دئے جاتے چنانچہ مجھے ایک

ٹیلے کی چوٹی پر جہان سے جنگی جہاز سمندر مین ایک ڈراونی مخلوق کی طرح پڑا ہوا آہستہ آہستہ سفر کرتا نظر آرہا تھا پہونچتے ہی ایک سنتری نے ٹوکا
مینے واپسی پر کمانڈنٹ کو بعداد ائے شکریہ ترکی سفارتخانہ سے حاصل
کیا ہوا مہربانی آمیز تعارفی خط دکھاتے ہوئے الوداع کہی اور اُس کی
بہادر فوج کی کامیابی کی دعا مانگی تو اُس نے میرے دونون گالون پر
بوسہ دیا۔

ہم آٹھ بجے شام کو راہی عزیلات ہوئے رات بہت خوشگوار تھی
جس کی دلچسپی کو مسٹر ایبٹ اور بی کے علاوہ دو اور نئے افسرون کی ہمراہیت
نے بہت زیادہ بڑہا دیا تھا جو ہماری روانگی سے ایک روز ہی پیشتر سرحد
عبور کرکے آئے تھے اور جن مین سے ایک تو اپنے نسرخ کوٹ مین بہت
ہی خوبصورت معلوم ہونیوالا اڑتیسوین رسالہ کا کپتان عارف بے
تھا اور دوسرا توپخانہ کا ایک عرب افسر باشندہ بیسوپوٹومیا۔ یہ میری
خوش قسمتی تہی کہ ہمسفری کے علاوہ مجھے عارف بے کے اور کمالات
دیکھنے کے مواقعات بھی پیش آتے رہے خصوصیت سے جسکی جاسوسی کی
قابلیت ترکون کے حق مین بیش از بیش کارآمد ثابت ہونیوالی تھی۔
گھوڑے نہ مل سکنے کی صورت مین اگر بار برداری کے اونٹون پر
سفر کرنا تکلیف دہ تھا تو عزیلات کے راستہ کے بعض موقعون پر پیدل
چلنا بھی دشوار تھا خصوصاً آخری دو میل دہنسنے والی ریت اور بڑے بڑے
ریتیلے ٹیلون پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بڑے دشوار گذار تھے اسلیے بعض
ہمراہیون نے اونٹ کی سواری کو ترجیح دی۔ مگر مین اور بی پورے چالیس
کیلومیٹر کا رات بھر سفر کرتے ہوئے صبح چھہ بجے عزیلات پہونچکر تین گھنٹہ

کے واسطے بوریون پر لیٹ گئے۔ ہماری زندگی کے طریقے بے ربط اور ہمارے افعال باہم دگر غیر متناسب تھے اگر رات مین جاگنا مقدر رہتا تو دن کو ہمین غربون سے گہری ہوئی حالت مین بمشکل سونا نصیب ہوتا تھا لندن مین صبح چار بجے ناچ سے واپس آنیوالے کم شوغل کی عام موجودگی مین پرزون کے اندر سو سکتے ہین۔ لیکن طرابلس مین اونٹون آدمیون اور دھوپ کی موجودگی مین نیند کا آنا تقریبًا ناممکن ہے۔

دوپہر سے پہلے پہلے ہم عزیلات نہ چھوڑ سکے کیونکہ ہمارے اونٹ بہت ہی سست رفتار تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ وہ ہم سے دو گھنٹہ کی مسافت پر پیچھے رہ گئے تھے ان اونٹون کے گالون پر میرے دیکھے ہوئے اور حصص مشرق کے نشانات کی طرح جو مختلف غیر عرب ذرایع سے ماخوذ کئے جاتے ہین عجیب قسم کے داغ دئے گئے تھے صرف سقوطرہ مین اس قسم کے نشانات کا ماخذ سب سے پرانے عربی حروف ہین لیکن وہ بھی زمانہ سابق کے گھوڑونپر نشانات دینے کے کام مین لائے جانے والے دو متروک الاستعمال یونانی حروف سے دلچسپ مشابہت رکھتے ہین۔ ایک اور دلچسپ مقابلہ کھیلون کے بارے مین ہے مینے زوارہ مین بھی عرب بچونکو انگلستان کے قصبات اور مواضعات کی طرح ایک ٹانگ اٹھا کر کھیلتے ہوئے دیکھا اور زمین پر جو خطوط کھیل کے متعلق کھینچے گئے تھے وہ بھی انگلستانی طریقہ کے تھے قبل ازین کھیل کا یہ ہی نمونہ سقوطرہ مین بھی دیکھا جا چکا تھا اور سنسکرت کے وہ الفاظ جنھین بچے داؤ لانے کی حالت مین ادا کرتے ہین بہت ہی تھوڑی تبدیلی کے ساتھ مختلف زبانون مین ایک ہی مطلب کے واسطے استعمال کئے جاتے ہین۔

غرضیکہ ان تمام باتون پر غور کرنے سے قدامت کے باہمی واسطون پر تیز روشنی پڑسکتی ہے۔

عزیلات سے زاویہ جانیوالا راستہ پہلی رات کے راستہ سے زیادہ پُرلطف تھا کیونکہ یہ راستہ ایسے غیر مسطح قطعات مین ہوکر گذرتا ہے جہان وقتاً فوقتاً کھجورون کے جھنڈ اور انجیر وغیرہ کے کنج ملتے رہتے ہین آٹھ بجے باغات اور کتے دیکھنے مین آئے اور بندوقون کی اواز سے سفر کے ختم ہوجانیکا گمان ہوا مگر ہمین یہ معلوم کرکے بہت مایوسی ہوئی کہ یہ قصبہ سرمان ہے اور زاویہ تک ابھی تین گھنٹہ کا سفر باقی ہے سینکڑون عورتین اور مرد ایک جنگ مین شہید ہونیوالے عرب کی نعش پر جو میدان جنگ سے ابھی لائی گئی تھی باآواز بلند رو رہے تھے۔ اثناء قیام سرمان مین مین دو افسرون کیساتھ سپاہیون کے ایک چھوٹے سے کمرہ مین بیٹھا ہوا ریوالورون کے متعلق گفتگو کر رہا تھا عارف نے میرے اسٹیفر پستول کی بابتہ دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے اپنا بڑے منہ کا تمنچہ دکھا کر جیب مین رکھنا چاہتا تھا کہ اتفاقاً لبلبی دبجانیکی وجہ سے اسکی بڑی گولی نے میرے پیر سے ایک انچ کے فاصلہ پر فرش سنگی مین شگاف پیدا کر دیا اور جس کے ساتھ ہی دھماکے سے یکایک لیمپ کے گل ہوجانے پر تاریکی مین ایک عرب لڑکی بھیانک طریقہ سے چلانے لگی۔ مینے فوراً دیا سلائی جلائی اور ہمین یہ دیکھکر بڑا اطمینان ہوا کہ شگاف فرش سے اچھٹے ہوئے ایک پتھر کے ٹکڑے سے لڑکی کی برہنہ ٹانگ کو نا قابل غور خفیف نقصان پہونچا تھا درحقیقت بجی دہماکا اور اندھیرا ہونیکی وجہ سے چلانے لگی تھی ورنہ مین اور وہ بال بال بچ گئے تھے۔

ہمنے اپنا بقیہ تکلیف دہ سفر شروع کیا اولاً قصبہ سے نکلکر ہمنے
ایک نمناک دھنسنے والی زمین کو عبور اور بعد ازان کھجورون کی قطار کو
طے کیا سمندر کے کنارے ایک بگلا اور چند اسناف بول رہے تھے
اور ایک چھوٹے سے پانی کے حصہ مین آدمیون سے نہ دیکھنے والی
قازین بڑی ہوئی تھین۔ دلدل پار کا نخلستان بڑا شاندار تھا جسکی
اونچے اونچے درخت چاندنی مین زمانہ قدیم کے کسی مندر کے ستون معلوم
ہوتے تھے بینے قبل ازین کبھی ایسے شاندار کھجور کے درخت نہین
دیکھے تھے۔ اطراف کی ساری زمین زرخیز تھی ہر ایک جانب انجیر چکیا
آڑو اور موسم سرما کے جو دکھائی دیتے تھے جن کے گرد بڑے فد آور توہر کی باڑ
جس مین سے غریب اونٹ کبھی کبھی ایک آدہ مزیدار لقمہ لے لیا کرتے
تھے لگی ہوئی تھی۔ طرابلس کی آبادیون مین کتون کی وہ کثرت ہے
کہ کہین اور دیکھنے مین نہین آئی۔ جب ہم کسی گاؤن یا قصبہ کے نزدیک پہونچکر
تو دور ہی سے کتون کی ایک جماعت بطور خیر مقدم بھونکنا شروع کر دیتی
اور ہمارے گلی کوچون مین پھرنے کی حالت مین یہ چھوٹے چھوٹے سفید
کتے غضبناک طریقہ سے بھونکتے ہوئے خام دیوارون مین منہ مارنے
لگتے تھے۔ گو ان کتون کے لیے طرابلس مین کسی قسم کا شکار نہین ہے
مگر پاسبانی کے لیے بہت ہی کارآمد ہین۔ برباد کئے ہوئے قصبہ کے
نزدیک پہونچنے کی خوشی ایک آرام دہ خوشی تھی۔ ایک تھکے ہوئے سپاہی
نے بیدار ہوکر حتی الوسع ہماری راحت کا سامان کیا پہلے ایک برتن
اور اچھا پانی چار کے واسطے لایا۔ میرے خیال مین بحالت سفر پینے کی
چیزون مین چا ہی سب سے اچھی چیز ہے باستثناء مدرسہ تمام سرکاری

عمارتین خراب حالت مین تھین کیونکہ ولایت طرابلس کے بارخزانہ ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ کا برتاؤ بھی اُسکے متعلق مناسب حال تھا۔

صبح ملاقات کے وقت مجھے کمانڈنٹ اور سول کورنر کے قریب کرسی دی گئی جہان ایک حبشی اپنا مخصوص چرمی مشک نما باجا اور بہت سے آدمی مشرقی طریقہ پر چھوٹے چھوٹے ڈھول بجا رہے تھے جو اپنی طرز مین مغربی موسیقی سے اصولی مغائرت رکھنے کی وجہ سے ہماری دلچسپی کا باعث نہین ہو سکتے تھے مین بخلاف اس کے کالج کے بیسیون مشرقی طلبا کو اکسفورڈ کے موسیقی جلسون مین دیکھکر خیال کیا کرتا تھا کہ آیا فی الحقیقت انھین اجنبی راگ راگنی سے کسی قسم کی موانست ہو سکتی ہے۔ چوک مین پانچسو پُرشور عربون کے مجمع سے ایک ہنگامہ برپا معلوم ہوتا تھا جو نشاطیہ کی فوج مین شامل ہونے کے لیے بیٹھے ہوئے تھے ہمارے سامنے بینڈ باجے کے ساتھ چند آدمی دو جھنڈے لائے جنمین تعظیماً اول جھنڈون کو اور بعد ش باجا بجانیوالون کو سلام کیا۔ بمباشی نے اور مقامات کی بھرتیون کی تعداد کے ساتھ مجھے نواح زاویہ سے ایک ہزار عربون کی بھرتی کے حال سے مطلع کیا جس کی نسبت مبالغہ کا شبہ ہوتا ہے گو وہ نیک نیتی سے گفتگو کر رہا تھا۔ اور ترکون مین اور بھی بہت سی قابل ستایش خوبیان ہوتی ہین مگر وہ طبعاً اعداد و شمار کی اہلیت نہین رکھتے حتی کہ قلمرو عثمانیہ کی مردم شماری کا انحصار ٹیکس کے ایسے کاغذات پر ہے جس مین مکانات کی تعداد کے لحاظ سے فی مکان پانچ آدمی شمار کر لیے جاتے ہین اس قیاسی طریقہ عمل کی موجودگی کا علم مجھے ایک ایسے شریف آدمی سے ہوا ہے جو پہلے ایشیائی کوچک مین سکونت رکھتا تھا۔

زاویہ سے تیز دھوپ کی گرمی مین فاصلہ رکھنے والی چھوٹی چھوٹی چٹانون
کی ایک قطار کی جانب ہم روانہ ہوئے جہان پہونچکر کھانے کے بعد
عجائب خانہ اکسفورڈ کی خوش قسمتی سے مجھے دو عجیب قسم کے کیڑے دستیاب
ہوئے جن مین سے ایک بہت ہی قابل نفرت موٹا جسم اور ہر وقت
ہلتی رہنے والی چھوٹی چھوٹی ٹانگین رکھنے والا بہت بڑا کیڑا ہے جو مارشیلس
متذکرہ ناول مصنفہ مسٹر ویلس سے مشابہت تامہ رکھتا ہے اور دوسرا
ابلقی گوبر یلا اسی موقعہ پر عربون کی ایک جماعت آپہونچی جن کے بخیال اظہار
حکومت ماتحتون کو وقتاً فوقتاً بزور آواز مین حکم دینے والے افسر سے ہمین معلوم
ہوا کہ انھین کمانڈنٹ نے اٹلی کے کتون سے ہماری حفاظت کرنے کے
واسطے بھیجا ہے اگر پر لطف بیقاعدہ فوج مین سوائے ایک کے سب کے سب
مازر یا مارٹینی بندوقون سے مسلح تھے اور اکثر چھوٹے چھوٹے پرندون پر فیر
کرتے چلتے تھے ایک دفعہ ایک نیلی دار گدہ پر تقریباً دو سو گز کے فاصلہ سے
فیر کیا گیا لیکن کوئی چیز نہین مری میںنے ان کے سردار سے کہا کہ افسوس
سلطان کا چھرہ بارود کس بیدردی سے ضایع کیا جاتا ہے جس کی کمی کو
دوبارہ پورا کرنا مشکل ہوگا۔ اور کیا یہ زیادہ سودمند نہین ہے کہ یہ سامان
اطالیون کے لیے محفوظ رکھا جائے سردار نے میری رائے سے اتفاق
کرتے ہوئے اس صرف بیکار کو بند کرنیکا حکم دیا جسکی وجہ سے
ہمارا سفر زیادہ محفوظ بن گیا۔

ہمارے بیرطرین جہان رات گذارنی تھی پہونچنے پر اٹلی کے جہاز نے
سرچ لائٹ سے میدان مین روشنی ڈالی اور ہمارا چھوٹا سا قافلہ اس روشنی
کے ایک چھوٹے سے ہی حصہ مین آگیا میری نظر برقی شعاعونکی دھندلی

روشنی مین غریب عربون کے چہرون اور گردنون پر پڑی تو مجھے افسوس ہوا کہ سرچ لائٹ میکسم توپین بالٹریان جنگی جہاز اور ہوائی جہاز یہ کیسی عجیب ہولناک چیزین ہین۔ لیکن اس کے مقابلہ مین یہ فرزندان صحرا اپنے پھٹے کپڑون مین ملفلفین ہوئے سب سے ضروری صفت کے مالک ہین کہ مرنے سے نہین ڈرتے اگر ان کے پاس بھی فوجی سامان ہو تو بلاشبہ یوروپ کی کوئی فوجی طاقت انکا مقابلہ نہین کرسکتی۔ میرا مقصد یہ نہین ہے کہ مہذب اصحاب موت سے ڈرتے ہین۔ فی الحقیقت وہ ملکی مرگ سے اسقدر خوف زدہ نہین ہوتے جسقدر انھین اپنی دلچسپ زندگی عزیز ہوتی ہے تعلیم نفاست احمال و اشتمال کے آسان ذرایع کم خرچ تفریحین ذاتی حفاظت اور قانون کی امن پسندی یہ ساری باتین ایک مہذب رعایا کو آسودہ حال اور خوش گذران رکھتی ہین اور یورپین روز بروز دور کیجاسکنے والی تکلیفون سے بچنے کے زیادہ خواہشمند نظر آتے ہین مزدور جنپر ہماری فوجی قوت کا دارومدار ہے زیادہ آرام دہ اور خوش گذران زندگی کے واسطے چلا رہے ہین۔ میرے خیال مین پرانے طریقہ کی جانبازانہ جنگ اور فتحیابی کی امید نہونے کی حالت مین بھی تارون کے جالون کو پھاندتے ہوئے خندقون پر ٹوٹ پڑنا اور حملہ آورون کی توپون کو چھین لینا وغیرہ وغیرہ ایسی باتین ہین جو مہذب قومون کو جلد یا بدیر نیچا دکھائے بدون نہ رہین گین اور وہ زمانہ مہذب قومون کی خوش قسمتی کا سمجھنا چاہیئے جب تک عرب جنگجوؤن کے مقابلہ مین اپنا اثر شیطان کے جیسے کارآمد ہتھیارون سے قائم رکھہ سکین۔ طرابلس کے غریب بادیہ نشین جنگی حالت مین مبتلا ہین مگر انکی زندگی اسقدر سخت اور مفلسانہ ہے کہ جسکی تلخی کو موت بہت کم کردیتی ہے علاوہ ازین وہ جنت کی خوشبوؤن کے راگ صرف گاتے ہی نہین ہین بلکہ انپر دلی اعتقاد رکھتے ہین

نمندق بیرطرین کی آبادی اسقدر بڑھی ہوئی اور غلیظ تھی کہ باوجود اٹلی کے تنخواہ دار بدون کی غارت گری کی حکایت سُن لینے کے مین اپنا چھوٹا سا خیمہ بیرون آبادی ریتیلے مقام پر نصب کرکے یہ خیال کرتا ہوا سو گیا کہ کل چار گھنٹہ کا مختصر سفر ہماری حال کی آوارہ گردی کو ختم کردیگا۔ رات بھر کی شبنم مین میرا تمام اسباب تر اور چھوٹا سا خیمہ الگرو کے گلابی پھولون کی طرح دھلکر صاف ہو گیا تھا۔ اٹلی کے مردہ سپاہیون کی جسم سے اوتارے ہوئے فوجی اور کوٹ پہنے ہوے بہت سے عربون نے بذریعہ آگ شب گذاری کی۔ مجھے اس خیال سے کچھ ہمدردی نہین ہے کہ مردون کے کپڑے نہ اُتارے جایا کرین۔ اگر اُن کی ضرورت زندون کو ہے تو مردون کے ساتھ ضروری سامان کی تدفین حماقت نہین تو اور کیا ہے۔

باب سوم

رفتار جنگ

گوبروے الٹیمیٹم اٹلی مرسلہ ۲۷ ستمبر ۱۹۱۱ء جو ۲۴ گھنٹہ کی مہلت پر مبنی تھا ۲۹ تاریخ کو مابین ترکی و اٹلی حالت جنگ شروع ہوگئی تھی مگر اسکے چار روز بعد طرابلس کے قلعون پر اٹلی کے سات میل تک بخوبی نقصان پہونچانیوالی توپین رکھنے والے مضبوط بحری بیڑے سے گولہ باری کی گئی شہر مین چند ترکی گولنداز زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ میل مار رکھنے والی کرپ کی توپون سے جواب دینے کے واسطے چھوڑدیے گئے تھے مگر توپون کے باہمی فرق کی وجہ سے خشکی سے جو گولے پھینکے گئے اُن مین سے ایک بھی گولہ بیڑے پر نہ پہونچ سکا۔ ایسی حالت مین جبکہ دشمن محفوظ از خطرہ ہونے کے علاوہ بہت ہی سہل اور غیر محفوظ نشانہ رکھتا ہو ترکی توپون کا جلد خاموشی اختیار نہ کرلینا ناگزیر تھا۔

قسطنطنیہ سے اندرون ملک مین ہٹجانے کی بابتہ تار کے بدیر موصول ہونے کی وجہ سے نشاطیے کو اپنا حسن انتظام دکھانے کے واسطے بہت ہی کم وقت ملا تاہم چند گھنٹون مین اُس نے جو کچھ کیا وہ بڑی حد تک داخل مافوق العادت متصور ہو سکتا ہے گو سمندر کی باٹریون مین شمار ہونیوالی

معہ گولہ بارود کے کرپ کی اور چند میدانی توپین جن کے ہمراہ لیجانیکا فوری انتظام نہو سکا پیچھے چھوڑدی گئی تھین مگر موجودہ طرز جنگ کو دیکھکر نشاط بے کی پیش بینی اور تدبر کی داد دینی پڑتی ہے کہ اُسنے ازراہ دانشمندی اپنی تمام کامیاب کوششین رائفلین اور کارتوسون کے ہمراہ لیجانے پر صرف کین اور وہ رائفلین اور گولی بارود جو اُس کی خوش قسمتی سے رسد رسانی کے ورنہ نامی جہازنے اعلان جنگ سے چند ہی روز پیشتر اسکے پاس پہونچادی تھین۔ عربون مین تقسیم کردین اور بعدازان اس کی چھوٹی سی فوج نے رات بسر کرنے کے واسطے غرغریش قیام کیا اور دوسرے دن زیادہ اندرون ملک یعنی عین زارہ اس سے پہلے کہ خشکی کی توپین خاموشی اختیار کرین ترکی فوجین باطمینان تمام محفوظ اور مامون مقام پر پہونچ چکی تھین اب حملہ آور فوج کے خشکی پر اترنے کے لیے راستہ صاف تھا اور ترکون کے چھوڑے ہوئے سامان حرب پر قبضہ کرنا سہل۔ مگران صاف اور سچے واقعات کو حسب عادت اٹلی کی شیخی باز طبیعت نے اصلی حالت پر بیان کرنا اپنی کسرشان سمجھکر رنگ آمیزی کے ساتھ بزور شمشیر فاتحانہ چھین لینا ظاہر کیا۔

ابتداً مختلف زمینین اور باٹریان جو خشکی پر اتاری گئی تھین قلعہ سلطانیہ سے قلعہ حمیدیہ تک ایک ایسے خط مین پھیلی ہوئی خندقون مین قیام پذیر ہوئین جو تقریباً دس میل مقابل اراضی پر محیط تھا۔ ابتداً جنرل کینوا کا شہر کی دیوارون کے زیادہ متصل خندقین کھدوانیکا ارادہ تھا لیکن بڑی ضرورت اس امر کی تھی کہ بومیلیانہ کے ذخیرہ آب پر قبضہ کرنے کے لیے لائن کو وسعت دیجائے چنانچہ درختہائے خرمانک اطالین لائن کو وسیع کردیا گیا۔

ہر ایک جنگ سے خواہ وہ کیسی ہی ادنی اور بیقاعدہ کیون نہو موجودہ طریقہ

جنگ کے متعلق تجارب سابقہ کی بنا پر قائم کردہ اصولون مین ترمیم یا تنسیخ کرنے اور
ان کی متانت یا کہانت پر روشنی ڈالنے والے نئے نئے تجربے حاصل کیے جاسکتے
ہین چنانچہ جنگ کا ایک خاص پہلو تعلقات خارجہ اور ملکی تحفظ کے عمدہ اصولون پر
قایم ہونے کی وجہ سے مطمئن ابنا ملک کی توجہ کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ جو
ہمارے اصول مدافعت کی متانت کو ثابت کرنے والا اور ضمنی طور پر ہمین ایک
نئی تجویز سے باز رکھنے والا ہے اصولاً تدابیر مدافعت کی متانت کا انحصار اس
جواب پر مبنی ہے کہ دشمن زیادہ سے زیادہ کسقدر فوج ہمارے مقابلہ مین لا سکتا
ہے کنسرویٹو اور لبرل دونون قسم کی گورنمنٹون نے اپنے اپنے ماہران جنگ
کے مشورون پر اعتبار کرکے متفقہ طور پر حملہ آور فوج کی تعداد ستر ہزار قرار دی ہے
کچھ عرصہ ہوا کہ درین باب رسالہ کان ٹمپوریری ریویو مین ایک دلچسپ مضمون
شایع ہوچکا ہے اپنے آپ کو ماہر ملاح کے نام سے موسوم کرنیوالے قابل مضمون
نگار نے بوضاحت ہماری عائد کردہ دشمن کے لیے ناممکن الفتح دقتون کے ضمن
مین ان مشکلات کی تصریح کی ہے جو باوجود ہمارے کمزوز سے کمزور مدافعتانہ مقابلہ
کے دشمن کے قیاسی طریقہ پر اندازہ کردہ ستر ہزار حملہ آور فوج کو ہمارے ساحلون پر
اترنے مین پیش آئین گے اور جس کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ دشمن کا خشکی پر ایک
قدم بھی رکھنا تقریباً ناممکن ہے۔ اس بسیط مضمون کے ہر ایک مسئلہ کی
صحت کی واقعات طرابلس سے بخوبی تصدیق ہو رہی ہے طرابلس یورپ کے اوّل
درجہ کی طاقتون مین شمار ہونیوالی ایک ایسی قوم حملہ آور ہے جو بلا خوف
مزاحمت سمندر پر قابض اور آمد و رفت مین ہر ایک قسم کی سہولیت بہم پہونچانیوالے
ایک ملین ٹن وزنی جہازون کی مالک ہے اور اس کا نصب العین بندرگاہ
طرابلس سائیراکیوز سے صرف اٹھائیس گھنٹے کی بحری مسافت پر واقع ہے

باوجود قربت اور غلبہ دست رس اور سہولیت آمد و رفت کے اس کی دو حصون مین منقسم پچیس ہزار حملہ آور فوج جبکہ ۲۷ ستمبر کے اعلان جنگ کی بنا پر ۲۹ تاریخ کو حالت جنگ شروع ہوگئی تھی ۲۳ اکتوبر کی خونریزیون یا بالفاظ دیگر اعلان جنگ سے ساڑھے تین ہفتہ تک ایسے ساحل سمندر پر پورے طور سے نہ اتر سکی جس کی محافظ فوج خود بخود زیادہ اندرون ملک مین ہٹ گئی تھی اور اسباب مدافعت کے لحاظ سے میدان تقریباً خالی تھا۔ انہین واقعات کو دیکھتے ہوئے مسٹر ہائینڈ بذریعہ اپنے ایک پُرزور مضمون کے فورٹ نائٹلی ریویو مطبوعہ جنوری مین معقول سوال کرتے ہین کہ موجودہ جنگ کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بجائے ستر ہزار اندازہ کردہ حملہ آور فوج کے ایک لاکھ بیس ہزار باقاعدہ جرمنی فوج کا سواحل انگلستان پر چند گھنٹون مین اتر آنے کے خوف آمیز خیال کی بنا پر جبریہ فوجی ملازمت کے سوال کا ملک مین پیش کیا جانا کہان تک وقعت رکھتا ہے ؟۔

سب سے پہلے ۱۰ اکتوبر کو بوملہانہ ہرٹلی کی فوج اپنی پوزیشن کے سامنے بطور سراغ رسانی گشت کنان ڈہائی سو ترکون سے آمادہ پیکار ہوئی۔ یہ جنگ بہت ادنی درجہ پر واقع ہونے کے باعث اپنی نوعیت مین ایک ہنگامہ سے زیادہ وقعت نہین رکھتی۔ لیکن خوشی سے بغلین بجاتے ہوئے ٹلی کے مضمون نگارون نے اس واقعہ کو اپنے طول طویل مضامین مین جنگ آسٹرلٹز یا جینا کی مساویت کا اعزاز بخشا اور پرجوش جنٹلمین نے اپنے طویل مضمون مین ترکون کے حملہ آورون مجروحون اور مقتولون کی تعداد کثیر کے علاوہ اطالیہ کے محفوظ از نقصان رہنے کے بارے مین دیگر مبالغہ آمیز مضامین سے مطابقت کرتے ہوئے اپنے ہمعصرون پر سبقت لیجانے کی کوشش مین یہ اور حاشیہ

چڑھا یا کہ وہ ترکون کو حملہ آور دیکھکر ایک کھجور کے درخت پر چڑھ گیا اور جو انکی
سخت آتشباری کے خوف سے پھر نیچے اُتر آیا اس مضمون نگار کے بیان پر جو
بہت سے اعتراض عائد ہوتے ہین ازانجملہ ایک یہ ہے کہ اُسے اپنے بیان کردہ مین سو
حملہ آور ترکون کی تعداد کا علم کس طرح ہوا اور باوجود تسلیم کردہ ترکون کی سخت
آتشباری کے اطالیون کا ایک سپاہی بھی زخمی تک کیون نہوا جبکہ
دوسری طرف اُسی کے بیان کے مطابق اطالیون کی آتشباری نے
کم از کم ترکون کی نصف تعداد کو ہلاک یا زخمی کر دیا حالانکہ دوسرے دن میدان
جنگ مین صرف ایک ترک پایا گیا گو اس ناہموار اختلاف بیانی کی صحت
کے متعلق واقعی طور پر کوئی تاویل پیش نہین کی جاسکتی۔ لیکن اگر مذاق نہ سمجھا
جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ بظاہر دوسرے دن صرف ایک ترک کے میدان
مین پائے جانے سے مضمون نگار کو یقین ہوا ہے کہ ڈیڑھ سو تندرست عرب
سپاہیون نے ڈیڑھ سو مجروح و مقتول آدمیون کو اپنے اوپر لادہ لادہ کر
راہ گریز اختیار کی ایسے نااہل اور ناتجربہ کارون کا بیان پڑھنا جو جنگی نامہ نگارون
کے بھیس مین ملبوس ہین ہمارے اخبارات کے ناظرین کی ہتک کا باعث
ہے۔ ایک دوسرے قابل افسوس رغبت ہمارے بعض زمانہ حال کے نامہ
نگارون مین بصورت خود پسندی پائی جاتی ہے جن کی اپنے ہاتھ کی کھینچی ہوئی
تصویرین بالتصویر اخبارات و رسالجات مین شایع کیجاتی ہین۔ مجھے ایک
نامہ نگار کی پورے قد کی بیوقوفانہ تصویر کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔
جس مین یہ شخص میدان جنگ مین کھڑا ہوا بحالت آتشباری ایک
گاڑیبان سے کرایہ پر حجت کرتا ہوا نظر آتا ہے سب جانتے ہین کہ گاڑیبان
اور نامہ نگار تو درکنار اور کوئی شخص بھی خواہ کیسا ہی بیوقوف اور دلیر

کیون نہو ایسے مقام پر جہان کی ہوا گولیون کی سائین سائین کی آواز سے بھری ہوئی ہو تنکر کھڑے ہونے کی جرأت نہین کرسکتا اور کون نہین جانتا کہ طرابلس مین گاڑی والے کو آواز دینا اور کرایہ طے کرنا عربی زبان مین ہی ممکن ہے نہ کہ کسی اور زبان مین ۔ مگر اسپر بھی اس تصویر کا غیر عربی دان ہیرو فخریہ بیان کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ دو پیہ گاڑی مین میدان جنگ کو جایا کرتا تھا اور جب اُسے میدان جنگ جانا مقصود ہوتا تو وہ گاڑیبان کو معمولی حالتون کے مطابق آواز دیتا کہ چلو میدان جنگ کو۔ اکثر ناظرین کو یہ بیان تمسخر آمیز معلوم ہوا ہوگا اور غالباً بعض اصحاب مضمون نگار کی واپسی پر بشرطیکہ وہ اپنی فرضی حماقتون کے خود عائد کردہ نتائج سے محفوظ رہا ہو دریافت کرین گے کہ آتشباری کے موقعہ پر انسان کو کیا محسوس ہوتا ہے جنگ کا اصلی تجربہ اور علم رکھنے والے بینٹ برلے اور سپنگ رائٹ جیسے وقائع نگارونکے بیانات اس قسم کی طفلانہ خود ستائیون سے پاک اور پرہیزگارانہ وقعت سے پُر ہوتے ہین لیکن ان صفات کی کمی عموماً اُن بیانات مین پائی جاتی ہے جو مراسلہ نگار طرابلس کی حیثیت سے شایع کئے جاتے ہین۔ مین کسی دوسری جگہ ترکی مجروحین اور مقتولین کی بے سروپا تعدادون کے متعلق ذکر کرونگا۔ جنکی رو سے پایا جاتا ہے کہ نامہ نگاران سینٹرل نیوز ایجنسی روما اور اسی قبیل کے اور نامہ نگارون نے ترکون کے ایک ایک سپاہی کو کئی کئی مرتبہ قتل کیا ہے۔

بخوف تضییع اوقات ناظرین اُن بہت سی افسوسناک اور بیہودہ بیانات مین سے بطور مشتے نمونہ از خروارے صرف ایک اور مثال پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہون جو اٹلی کے سرگرم طرفدارون نے وقتاً فوقتاً اخبارات مین شایع کرائے ہین۔ نومبر کے پہلے ہفتہ مین اطالیون نے ایک کثیر التعداد

فوج بقول خود ۲۰ اکتوبر کے خود بخود چھوڑے ہوئے تحلستانون کو جن پر ترک قابض تھے دوبارہ واپس لینے کے لیے پیشقدمی کی چنانچہ ایک اطالین نامہ نگار کی اس حملہ کے متعلق بیہودہ سرائی اسی کی الفاظ مین نقل کی جاتی ہے جو حسب ذیل ہے "یہ شاندار پیشقدمی سرعت اور جرأت سے کی گئی چیونٹیون کی طرح پھیلے ہوئے سپاہیون سے زمین سیاہ نظر آتی تھی اور جنگ کے ترقی پذیر ہونے پر یہ دیکھکر تعجب ہوتا تھا کہ ہمارے سپاہی جنگ دیدہ سپاہیون کی طرح لڑ رہے تھے یہ منظر جاپانیون کے مشہور حملون کے مشابہ تھا دو دو سپاہی مشترک طور پر کام کرتے تھے ایک شخص اپنی سنگین سے زمین کھودتا اور دوسرا فیر کرتا رہتا تھا اور جب کافی وسعت کا گڑھا کھد چکتا تو دونون آدمی اُس مین چھپکر فیر کرتے رہتے تھے بعد مغرب آتشباری کے بند ہو جانے پر از جانب شہر دور سے زندہ باد اطالیہ کی اوازین آنے لگین" مندرجہ بالا نمونہ اطالوی اخبارات مین غذائے جنگ کا کام دینے والی زنانہ بکواس کا ہے اگر زمانہ حال کے نامہ نگار ایک چھوٹی سی لڑائی کی تصویر کشی مین ایسے رنگین الفاظ صرف کردین گے تو عظیم جنگون کی حالت کے اظہار کرنے کے لیے اور موزون الفاظ کہان سے لائین گے۔

ان تمنا قص اطالوی بیانات پر جاپانی کسقدر ہنستے ہون گے کیونکہ منچوریا مین یورپ کی ایک اول درجہ کی طاقت کا بآسانی استیصال کرنے والی اُن عجیب و غریب حملون کا مقابلہ جنھین پورٹ آرتھر کا استحکام بھی نہ روک سکا ایسی چھوٹی چھوٹی چھیڑ چھاڑ سے کیا جاتا ہے جو اٹلی کی ایک بڑی فوج چند نا تربیت یافتہ عربون کے مقابلہ مین کر رہی ہے اور کیا جاپانی فوج کسی حالت مین بھی اس طرح پڑی رہی تھی کہ قبر کے مشابہ

گڈھے خود کھود کر اُن کے اندر گھس جاتی ہو۔

نومبر کی پہلے حصہ کی کثرت بارش سے طرابلس کے چند گذشتہ سالون کی بارشون مین سے کوئی بارش بھی لگا نہین کھا سکتی۔ طرابلس خالی کرنے مین پریشانی لاحق اور جلدی درپیش ہونے کی وجہ سے ترکون کو بہت کم خیمے اپنے ہمراہ لانیکا موقعہ ملا تھا۔ اور گو اُنہون نے بعد ازان حتی المقدور اونٹ کے بالون کے کپڑے سے بنائے ہوئے عربی خیمے فراہم کر لیے تھے مگر پھر بھی یہ غریب بارش کے شدید حملون کے مقابلہ مین عموماً بے پناہ پائے جاتے تھے اور کیمپ مین بسا اوقات آگ روشن نکر سکنے کے باعث بیچارے سپاہیون کو ایسی حالت مین گیلی زمین پر سونے کی کوشش کرنی پڑتی تھی جسکہ شبنم سے ورویان تر ہو جانے پر اُن کے پاس ایک بوند مین ٹپکتے ہوئے شرابور کمبل کے سوائے اور کچھ نہوتا تھا۔ ۱۳ نومبر کو وادی حدنین سے پانی پھوٹ نکلا اور جانب سمندر بہتے ہوئے اطالیون کی خندقون کو بھرتا ہوا چلا ہی گیا تھا کہ ایک طرف ۱۵ نومبر کو تند ہوا اور شدید بارش نے طرابلس پر حملہ آور ہو کر اطالین فوج کو آفات ارضی و سماوی کا نشانہ بنا دیا۔ تو دوسری طرف اس طوفان خیز حالت مین ترکون اور عربون کی ایک جماعت نے رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھا کر بہوشیاری ایک اطالین اوٹ پوسٹ واقع بیرون بومیلیانہ کا محاصرہ کر لیا۔ اور دشمن اس اچانک طور کے غیر احتمالی حملہ سے متاثر ہو کر بحالت سراسیمگی و بے سروسامانی سر پر پاؤن رکھکر بھاگتے ہوئے اپنے پیچھے بہت سی میدانی توپین کثیر التعداد رائفلین اور گولہ بارود کے گران بار انبار چھوڑ گیا۔ غرضیکہ یہ اور اسی نمونہ کے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے کامیاب حملے اکتوبر و نومبر مین اٹیلین لائنون پر کئے گئے

عربون کے دشمن کی حفاظتی چوکیون پر حملہ آور ہونے کی صورت مین خواہ اطالوی بھاگ جاتے یا اپنے اوپر دروازہ بند کر لینے مجھ سے ایک عرب افسر نے کہا کہ اگر اس دوسری حالت مین دشمن تک رسائی پانے مین دقت معلوم ہوتی تو عرب زمین پر اوندھے لیٹ جاتے جن کے سرون پر سے ایک ترکی میدانی توپ کے گذرنے والے گولے چوکی کی عمارت کے کسی حصہ کو منہدم کر دینے کے ساتھ بسا اوقات بلا واسطہ دشمن کو مجروح کر دیتے یا بتوسط منہدمہ دشمن کے دشمن جان ثابت ہوتے تھے اس کارگر کارروائی کے بعد ہم اندر گھس جاتے اور جو کوئی زندہ ملتا اُسے تلوار کے گھاٹ اُتارتے چنانچہ ایک مرتبہ اسی طرح کے مکان مین اٹلی کے نو سپاہی نذر تیغ بیدریغ کیے گئے تھے - ان واقعات سے یہ سمجھ لینا آسان ہے کہ بزدل اطالوی اپنی کھجورون کے سایہ مین واقع ہونیوالی چوکیون پر کمزوری کے ساتھ قبضہ کیے ہوئے تھے اور جبکہ انکے خوفناک حملہ آور رات کی تاریکی مین پوشیدہ طور سے چوکی کے قریب پہونچکر ناگہان اللہ اکبر کے پُر رُعب نعرون کے ساتھ انپر سرعت و شجاعت سے ٹوٹ پڑتے تھے جس کا تحمل اٹیلین فوج سے زیادہ جری فوج بھی نہین کر سکتی تھی تو اٹلی کے ناکہ بند سپاہی عقل کی متابعت مین خرگوشون کی طرح دُم دبا کر بھاگ نکلتے تھے جن مین سے اُس کارتوس ختم کردہ سپاہی کی حالت واقعی طور پر سب سے زیادہ قابل رحم ہوتی تھی جو رات کی تاریکی اور عربون کے حلقہ مین کھڑا ہوا ایک پھُرتیلے عرب کے خوفناک چاقو سے اپنی جان بچانیکا صرف یہ ہی آخری ذریعہ دیکھتا تھا کہ باآواز کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے لگتا تھا۔

عربون کی شب خونی طریقہ کے یلغارون کی سختی مسلمہ ہے مجھ سے عمدًا ان کی جھاڑیون کی آڑ مین پڑے ہونے کی حالت مین مسٹر فریڈرک بلیرس نے کہا تھا

کہ اگر آج رات درویش ہمپر حملہ کرین تو صبح کو ہم سب کے سب ٹھنڈے نظر آئینگے انکا یہ خیال بالکل صحیح تھا کیونکہ اگر خلیفہ کے سپاہی مصری اور انگریزی فوج پر رات کی تاریکی مین حملہ کر دیتے تو ہمارے جنگی جہاز اور توپخانے ہماری کمزور حالت کے کفیل حفاظت نہین ہو سکتے تھے اور اگر جوش مذہبی سے از خود رفتہ درویش نہین دست بدست جنگ کا موقع حاصل کر لیتے تو ہماری رائفلین بھی اس لیے بالکل بیکار ہو جاتین کہ تلوار کی لڑائی مین بہ نسبت ایک یورپین سپاہی کے عرب ہمیشہ غالب ثابت ہوتے رہے ہین مین بوثوق کہہ سکتا ہون کہ خلیفہ کی شکست کا راز حملہ کو بجائے رات کے دن پر ملتوی کرنے مین پنہان ہے ورنہ ہمین دریائے نیل کی کنارو نہر اڈووا سے زیادہ شکست فاش نصیب ہوتی اور جنگی جہازون کے چند ملاحون کے سوائے اور کوئی شخص اس شکست کا حال بیان کرنیکو زندہ بچکر انگلستان نہ پہونچتا۔

آج کل جو ترکی فوجین بنی غازی کا محاصرہ کئے ہوئے ہین اُن مین ایک ایسا شخص امیر سلیمان نامی باشندہ ہنگری موجود ہے جو جنگ عدرمان مین عربون کی ایک جماعت کا کمانیر تھا۔ مجھے نہایت تمنا تھی کہ سلیمان سے ملکر جنگ عدرمان کے تفصیلی حالات اور خود اُس کے زندہ و سلامت بچے رہنے کی کیفیت دریافت کرون۔

منجملہ اُن کثیر التعداد اور ایک ہی طریقہ سے دشمن کی چوکیون اور خندقون پر عائد ہونیوالے عربی حملون کے جن کی بدولت ۲۶ نومبر تک عمدہ موسم اور بڑی بڑی مکنون کے آئے بغیر اہل اٹلی کو پیشقدمی کرنے کی جرأت نہین ہوئی مان شوڈی زراگ نامہ نگار اخبار ٹیمپس متعینہ افواج ترکی سے ایک عرب نے ایک قابل یادگار حملہ کی دلچسپ کیفیت اس طرح بیان کی کہ ہماری نگاہون سے

پوشیدہ بلون مین چھپے ہوئے اطالین سپاہی ہمارے اوپر فیر کر رہے تھے کہ بوقت شب ترکی افسرون نے عربون کے لیے بھی بل تیار کرادیے زائن ایکدن صبح کو تمام عربون نے اٹیلین فوج پر دھاوا کردیا۔ لیکن دشمن کی میکسم کی بڑی بڑی توپون کے نکلتے وقت فائین فائین کرتے ہوئے گولون نے بہت سے عربون کو تھوڑی ہی دیر مین شہید کرڈالا اسپر بھی عرب ہمت نہ ہارے اور بزور شمشیر اطالیون کو اُن کے بلون سے نکال باہر کیا۔ مال غنیمت مین بندوقون اور کارتوسون کے علاوہ چند بڑی بڑی توپین بھی ہمارے ہاتھ لگین جنھین اپنے ہمراہ نہ لاسکنے کی وجہ سے وہین چھوڑ دیا گیا۔

مجھے خود اس عرب سے زوار مین ملنے کا اتفاق ہوا جبھانکہ وہ قلعہ مصری پر حملہ کرنے کی حالت مین زخمی ہوکر واپس آگیا تھا مال غنیمت کے چند نمونون مین جو اُس کے پاس اسوقت موجود تھے ایک اطالوی بندوق قابل دید تھی اور اسنے نان سروے زراگ اور کپتان ٹبلیہم کو جو مال یغما دکھایا تھا اُس مین ایک عجیب فرانسیسی چیز کی موجودگی بھی بیان کی جاتی ہے۔

۲۳ اکتوبر کا مشہور حملہ جو قتل عام نخلستان سے چند ہی روز پیشتر عربون نے کیا تھا وہ دراصل ایک قسم کا معمولی دھوکا تھا جو غالبًا انگریزی یا فرانسیسی فوجون کی شکست تو درکنار تکلیف کا باعث بھی نہوتا صبح کے وقت ایک چھوٹی سی جماعت جو یقینی طور پر دو سو عربون سے زیادہ پر مشتمل نہین تھی حسب معمول اٹلی کی خندقون پر حملہ آور ہوئی اطالین مدافعت مین کوشش کر رہے تھے کہ یکایک پیچھے سے آنیوالی شور وغل کی آوازون نے اُن کی توجہ مین حصہ لینا شروع کیا۔ اب دشمن کو معلوم ہوا کہ اُنپر دونون جانب سے

حملہ کیا گیا ہے جن عربون نے نخلستان کی طرف سے حملہ کیا تھا انکی تعداد بیہودہ طریقہ سے زیادہ بتلائی جاتی ہے اگر کوئی شخص تجربہ کار وقایع نگاران جرمن و برطانیہ کی رپورٹون کو پڑھے تو انسے معلوم ہو سکتا ہے کہ حملہ آور زیادہ سے زیادہ پانچسو تھے بہرحال یہ حالت ایسی ہوتی ہے کہ دنیا مین بہترسے بہتر فوج بھی پریشان ہوئے بغیر نہین رہ سکتی تاہم ایسے موقعون پر بجائے بھاگنے کی کوشش کے بجا رکھنے کی سعی کیجانی چاہیے۔ اگر اطالین بھی اپنے حواس بجا رکھتے تو اُن کی کثیر التعداد فوجین بآسانی اپنے پشت کے حملہ کی مدافعت کر سکتی تھین مگر انھون نے ایسا نہین کیا۔ اور حواس باختگی کے ساتھ منتشر ہوکر برساگ لبری کی دو کمپنیون کو عربی حلقے مین چھوڑ گئے دونون کمپنیون نے ایسی دلیری سے جو موت کے یقینی ہونے کی بنا پر مایوسی کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے خوب مقابلہ کیا حتی کہ اُنکا تقریباً ہر ایک سپاہی ہلاک ہوگیا اور بحالت انتشار تمام فوج خطرہ سے لرزتی ہوئی معلوم ہونے لگی اگر بالفرض اسوقت نشاط بے پانچہزار آدمیون سے اٹلی کی برہم شدہ صفون پر حملہ کر دیتا تو تسخیر طرابلس کی شیدائی فوج کا ایک آدمی بھی باقی نہ بچتا۔ اٹلی کی مشکلات دوپہر کے قریب شہر مین عربون کی بغاوت سے اور بڑھ گئین لیکن اسوقت تک وہ ایک جگہ جمع ہونے شروع ہوگئے تھے اور جب ایک ایک حملہ آور کے مقابلہ کے لیے کئی کئی سپاہی مہیا ہوگئے تو اُن چند سو حملہ آورون مین سے جنھین خود بھی حملون سے نقصان شدید پہونچا تھا جو عرب بچے تھے وہ یا تو مار ڈالے گئے یا پسپا کر دئے گئے۔

۲۳ اکتوبر کی سرد آسیگی سے جب اطالیون کو کچھ کچھ سکون ہونیلگا تو انھون نے جھلاکر باشندگان نخلستان کو مکروہ سزائین دینا شروع کین

جو آخر کار ۲۸ تاریخ جنرل کناوہ کے حکم امتناعی کشت وخون کے مطابق بند کی گئین مسئلہ قتل عام نخلستان پر قانون جنگی کی نگاہ سے کسی دوسری جگہ نوٹس لیا جا چکا ہے اور اسبارہ مین یورپ کے تمام اخبارات نے بھی مفصل بحث کی ہے لہذا اس مسئلہ پر زیادہ روشنی ڈالنے سے اعراض کرتے ہوے صرف ایک ایسی شہادت کے پیش کرنے پر جس کی صداقت کا مجھے یقین ہے اکتفا کرتا ہون منجملہ تین نا ئبان طرابلس کے ایک تعلیم یافتہ اور روشن خیال ممبر پارلیمنٹ عثمانیہ نے اپنا چشمدید واقعہ مجھ سے اس طرح بیان کیا کہ اُسنے ایسے تین معصوم بچے اور چار بیقصور عورتون کو ایک جگہ بندھا ہوا دیکھا جو گردن مین گہرے زخم لگائے جانے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے تھے اپنے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے اُسنے کہا کہ اگر اطالین ایسے شدید مظالم نہ عائد کرتے تو وہ انھین بحیثیت ایک دشمن کے عزت کی نگاہ سے دیکھتا مگر موجودہ حالت مین ایک تربیت یافتہ فوج کے مدعی ہونے پر ایسے قبیح افعال کے صدور کے بعد اہل اٹلی کسی عزت کے مستحق نہین ہین۔

اٹلی کا جنرل بطور صفائی بیان کرتا ہے کہ کسی نا معلوم اور عجیب تبدیلی کے باعث نخلستانی عربون کے یکایک اپنے خلیفہ اپنی قوم اور اپنے ملک سے قطع تعلق کر لینے کے یقین کی بنا پر اعلان شاہی کا اجرا عمل مین لایا گیا تھا جس کی بابت مین بڑے زور کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ ننانوے فیصدی آبادی کو سمجھنا اور پڑھنا تو ایک طرف اعلان مذکور کا دیکھنا تک بھی نصیب نہین ہوا تھا و نیز عربون کی تبدیلی حالت کے متعلق جنرل صاحب کی ذاتی خواہش خود پیدا کردہ یقین کی صورت مین جلوہ گر تھی نہ کہ کسی باشندہ طرابلس کا واقعی خیال اور اگر بالفرض تھوڑی دیر کو یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے

کہ واقعی طور پر کناوہ کے دماغ مین کسیوقت بھی یہ خیال مسکن گزین تہا تو بجز
اسکے کیا کہا جاسکتا ہے کہ جنگ طرابلس مول لینے مین اٹلی سے جو جو اندازہ کرنے مین
غلطیان اور حماقتین سرزد ہوئی ہین اُن مین ہی یہ بیوقوفی بھی اور شامل کرلینی چاہیے
بہرحال جنرل کناوہ اور اُس کے ماتحت افسر نخلستانی عربون کے رائفلین دیدینے
کی بنیاد پر مطیع ہوجانیکا یقین کرلینا ظاہر کرتے ہین مگر انھین ۲۳ تاریخ کو بُری طرح خمیازہ
اٹھانے کے بعد اپنے دماغون سے اس برخود غلط خیال کو دور کرنا پڑا اور جس کی وجہ
سے غیض و غضب کی حالت مین وہ کیا جو انھین انسانیت کو پس پشت ڈال
لینے کے بعد بھی اوراق تاریخ کے محو سے ہرگز نہ کرنا تھا کیونکہ گو اطالوی فوجکی
تاریخ مین فتوحات کا ذکر شاد و نادر کا حکم رکھتا ہے لیکن باوجود بزدلانہ دور زندگی کے
اب تک اس کا چال چلن کم ازکم اس قسم کے ناپاک قتل عام سے پاک تھا جنرل
کناوہ کے عذر گناہ بدتر از گناہ کو قبول کرنے کی صورت مین ضبطی اسلحہ
کی غرض سے عربون کو مجبور کرنا اور مشتبہ عربون کو جلاوطن یا اُس شخص کو سزا دینا
جس نے واقعی طور پر اطاعت قبول کرلینے کے بعد بغاوت اختیار کی ہو یہ
تمام ایسی باتین ہین کہ انھین کوئی شخص نامناسب نہین کہہ سکتا لیکن جنرل کے اس
فعل کے واسطے اور کیا عذر پیش کیا جاسکتا ہے کہ اُسنے تین یا چار روز تک
اپنے تمام سپاہیون کو بے پناہ عربون کی سزادہی کی عام اجازت دیدی روا رکھی ۔
کناوہ اپنے پیچھے طرابلس اور تمام دنیا کے مسلمانون مین ایک ایسا خون آشام
نام چھوڑ جائیگا جسپر نسلاً بعد نسلاً لعنت بھیجی جاتی رہے گی ۔

۲۶ اکتوبر کو عربون نے چھوٹی چھوٹی جماعتون پر منقسم ہوکر ایک ساتھ
عام اطالین لائن پر حملہ کیا اطالیون کی بدقسمتی سے ایک موقعہ پر جو رسالہ
کی بارگون کے گوشہ مغرب مین واقع ہے متخاصمین کو دست بگریبان ہونیکا

موقعہ ملگیا جہان عرب کاٹ چھانٹ کے متعلق اپنی مسلمہ تیز دستی کا ثبوت دیتے رہے اسی روز شام کو اطالوی پلٹنون کے بہت سے سپاہی دن بھر کی محنت سے درماندہ ہوکر اپنی اپنی خندقون مین سو رہے تھے کہ ڈھائی سو عرب بخاموشی رینگتے ہوئے اُن کی خندقون کے قریب پہونچ گئے اور یکایک تکبیر کہتے ہوئے اپنے نیم خفتہ دشمنون پر ٹوٹ پڑے۔ اُن کے تیز چاقو دشمنونکا کام تمام کرنے اور اطالین سپاہی صرف مرنے کے لیے نیند سے بیدار ہونے لگے چنانچہ دشمن کی صفین درہم برہم کردی گئین اور بہت سے سپاہی اچھی طرح بیدار بھی نہونے پائے تھے کہ عربون کے تیز چاقوؤن کی سرعت رفتاری نے ہمیشہ کے واسطے اُنھین وہین سلادیا۔ بعض عربون نے تخلستان تک پہونچنے مین کامیاب ہوکر رجمنٹ نمبر چوراسی پر عقب کی جانب سے فیر کیے اور ایک کمپنی کا پورا نصف حصہ پیوندزمین بنادیا غرضیکہ ہر ایک جانب کشتون کے پشتے اور زخمیون کے تودے لگ گئے۔ آخرکار بعض پیدل سوارون اور سالم رجمنٹ بیاسی و رجمنٹ نمبر چار شمول نمبر ۴۰ کی چار کمپنیان اور بعیت چند میکسم توپون کے دو میدانی توپ خانون کی مشترکہ قوت نے جنکی بحری بیڑے کی توپین بھی مدد کر رہی تھین ایسے حملہ آورون کی مدافعت مین کامیابی حاصل کی جو گو ابتداً صرف ڈھائی سو تھے مگر بعد ش دونون طرف حملہ کرنے کی وجہ سے خود بھی نقصان کثیر اٹھا چکے تھے اور جن کی بابتہ یہ امر مشتبہ ہے کہ ان مین سے صرف چند عربون سے زیادہ کو عین زارہ واپس آنا نصیب ہوا ہو اگر واقعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان مین سے کچھ آدمی تخلستان مین رہ گئے تھے اور وہ ایک خطرناک راستہ سے گذرتے ہوئے اپنے مکانات کو واپس آئے۔

اِس خونریز اور خوفناک رات کی گہبراہٹ اِسوجہ سے اور بھی بڑھ گئی تھی کہ اطالین باتریون نے ازراہِ حماقت ایسی حالت مین جبکہ تاریکی و یکجائی کے باعث دوست دشمن کی تمیز ناممکن ہو رہی تھی ایسے گولے برسائے جونال سے نکلتے ہی پھٹ جاتے تھے مسٹر آلیش میڈ بارٹ لٹ بیان کرتے ہین کہ تیس عرب اپنے مکانات موقوعہ حاشیہ نخلستان سے اِسوقت تک اٹلی کی شاہی قوت کا مقابلہ کرتے رہے اور قابو مین نہ آسکے جب تک کہ ۲۸ تاریخ کو اُن کے حصن حصین یعنی مکانات ہی ڈائنامیٹ کے ذریعہ سے نہ اوڑا دیے گئے بشمول مشہور برساگ لیری ۱۱ پیدل فوج کی چار بٹالین مدد بہت سی توپون کے تمام دن اِن حملون کی مدافعت کرتے رہے جو شب کی طرح مجموعی طور پر تین سو عرب چھوٹی چھوٹی جماعتون مین منقسم ہو کر رسالہ کی بارگون اور سمندر کے درمیانی حصہ پر کر رہے تھے جنگ اِسقدر قریب سے ہوتی رہی کہ جلد پھٹنے والے گولے صرف دو سو گز کے فاصلہ سے چلائے گئے۔ چنانچہ یہ بات زمانہ حال کی جنگ مین عجیب و غریب شمار ہونے کے قابل ہے۔ یہ تمام طمطراق صرف تین سو عربون کے حملے روکنے کی غرض سے عمل مین لایا گیا لیکن نشاطیے کے پانچہزار عربون کی جمعیت سے اطالین صفون پر حملہ آور ہونے کی صورت مین کیا کارروائی عمل مین لائی جائے گی اور اُسکا کیا نتیجہ ہوگا۔ یا تخلستانی بغاوت ۲۶ تاریخ کے کامیاب حملہ کے پہلو بہ پہلو عمل مین لائی جاتی تو آج اُسکا کیا نتیجہ نکلتا۔

جنرل کناوہ اور اس کے اسٹاف پر ۲۶ تاریخ کے واقعات کا گہرا اثر ہوا چنانچہ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بوجہ سڑی ہوئی لعشون کی بدبو کے پھیلی ہوئی فوجون کو تنگ جگہ مین کر دیا گیا ہے یہ عذر لنگ

اِس نامعقول عذر کے مساوی ہے جو جزیرہ نمائے عرب یا شام مین خشکی پر
فوجین اُتارنے کے باب مین یورپ کی رائے پر اثر ڈالنے کی نیت سے
پیش کیا گیا ہے میرے خیال مین سلطانی فوجین اٹلی کی فوجون کے اُن
مقامات پر خشکی مین اُترنے سے بہت خوش ہوتین کیونکہ ان آنیوالے ملاقاتیون
مین سے شاذ و نادر ہی کسی ملاقاتی کو مکرونی کباب کھانے اور شراب پینے
کے لیے جہاز پر واپس پہونچنا نصیب ہوتا بہرحال اٹلی کی لائن تنگ اور
وہ مشرقی خندقین خالی کردی گئین جو قلعہ مصری کے مقابلہ مین واقع تھین
اور دمدمہ خام وغیرہ بنانیکا تازہ کام شہر سے دو سو کیلومیٹر تک قائم کیا گیا
خواہ فوجی نقطہ خیال سے اِس کارروائی کی معقولیت کے بارہ مین کسی قسم کی
رائے نہ پیش کیجاسکے۔ مگر یہ کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ یہ کھلا ہوا اظہار اس
کمزوری کا تھا کہ صرف ڈھائی سو عربون سے اطالوی شکست یاب ہوگئے ہین
اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اطالوی ذرا سے خطرہ یا غلط فہمی سے زیادہ اثر پذیر ہونے
لگے بخلاف اِس کے عثمانیہ فوج پر بہت اچھا اثر ہوا اور اُن کی ہمتین اور
بھی زیادہ بڑھ گئین طرابلس خاص مین اٹلی کی مقبوضہ اراضی پہلے ہی
سے تیس ہزار فوج کے واسطے ناکافی تھی اسپر وبا ہیضہ کے دامنگیر ہونے
کے لحاظ سے اور زیادہ زمین کی یقینی ضرورت پیش آگئی مگر عین اُسیوقت
بجائے وسعت کے عسرت قبول کی گئی اور لطف یہ کہ اس فعل کو تمام
دنیا کے انسانون کو بے عقل سمجھ لینے کی جرات کرکے اختیاری ظاہر کیا گیا
نومبر کے پہلے ہفتہ مین اطالیون پر ساحل سمندر قریب قلعہ حمیدیہ
مین ایک اور آفت نازل ہوئی یہ سسلی سے آئی ہوئین بعض تازہ دم
فوجون نے جن مین بظاہر رجمنٹ نمبر ترانوے بھی شامل تھی بحری بیڑے

کی حفاظت مین شراشت کے قریب خشکی پر اترنے کی کوشش کی جو عرب پاس
تلانہ پر قابض تھے انکا بیان ہے کہ گو محاصرہ کرنے والون نے بہادری سے
کام لیا لیکن محصورین کی جانبازانہ کوششون کے باعث ساری فوج مین
سے صرف دو سو سپاہی خشکی پر اترنے مین کامیاب ہو سکے جنپر فوراً ہی حملہ کیا
گیا۔ اِن دو سو اطالیون سے مایوسی کی حالت مین جس قسم کی بہادری کی توقع
کیجا سکتی ہے اُسی قسم کی ظہور مین آئی مگر عرب انھین چارون طرف سے
گھیرکر دست بدست جنگ کے ڈھنگ پر لے آئے اور اُنھون نے بڑی
سرعت سے مخالفون کو کاٹ کے رکھدیا صرف پانچ شخص جو کسی طرح
ہلاک ہونے سے بچ رہے تھے قید کر لیے اور ترکی لباس مین غاریان پہونچا
دیے گئے۔ غاریان مین بڑے دن کے موقعہ پر مین خود اطالین اسیران جنگ
سے ملا اور انھین اس واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے پایا۔

۷ نومبر تک جنرل فرگوتی کی مزید افواج کے داخلہ سے اطالین افواج
شہر طرابلس کی تعداد تیس ہزار تک پہونچ گئی۔ لیکن کثرت بارش کیوجہ
سے کسی قسم کی پیشقدمی عمل مین نہ لائی جا سکی کیونکہ خندقین پانی سے
بھر گئی تھین اور سامان جنگ کی گاڑیون و نیز توپون کا تھوڑے فاصلہ
پر بھی لیجانا دشوار تھا۔ آخر کار ۲۶ نومبر کو ایک بہت بڑا توپ خانہ
کارآمد موقع پر قائم کرنے کے لیے روانہ کیا گیا اور ایک بہت بڑی
فوج نے اُس شرقی حصہ نخلستان پر دوبارہ قابض ہونے کی غرض
سے پیشقدمی کی جو ۲۶ اکتوبر کو اُس پیشقدمی سے ٹھیک ایک ماہ پیشتر
اطالوی فیضہ سے نکل گیا تھا ایک بریگیڈ جانب عین زارہ روانہ ہوا تاکہ
نخلستانی عربون اور ترکون کا باہمی سلسلہ منقطع کر دے اور جانب شرق

ایک بہت بڑے برگیڈ نے جو تین پیدل رجمنٹون رسالہ کے دو اسکاڈرنون بارہ میدانی توپون اور دو کوہی توپ خانون پر مشتمل تہا جنگی ناکون کے ایک بڑے سلسلہ پر جو رسالہ کی بارگون سے سمندر تک پھیلا ہوا تھا حملہ کیا عربونکی چھوٹی چھوٹی جماعتون نے اطالوی پیشقدمیون کی ایک ایک انچہ زمین پر بڑی جرأت سے مدافعت کی لیکن اطالیون نے ایک سو بیس جانین نذر چڑھا کر شام تک کثرت افواج کی بنا پر نہ کہ از راہ بہادری عربون سے نخلستان خالی کرالے رسالہ کی بارگون زراعتی اسکول اور موضع شراشت کے علاوہ اس پہلی جگہ پر بھی قبضہ پالیا جسکو کبھی کسی حال مین نہ چھوڑنا چاہیے تھا ماسوائے اس کے اس فتح سے ایک اور ایسی عمارت متصلہ قلعہ مصری پر بھی قبضہ ہوگیا جہان سے اطالوی اور قلعہ مصریہ کے قابض ترک ایک دوسرے کو خوب اچھی طرح سے بیٹھے دیکھتے رہا کئے۔

۲۶ نومبر کی جنگ کے بعد اطالیون کو اپنے اہل وطن کی کچھ ایسی بوسیدہ نعشین ملین جن کے اعضا کی قطع برید کی گئی تھی اور بعض نعشونکو اس طرح دفن کیا گیا تہا کہ انکا کچھ حصہ زمین کے باہر رہ گیا تھا جن کی بابتہ فوراً بلا مزید ثبوت کے یہ خیال قائم کرلیا گیا کہ ان لوگون کو زندہ درگور کیا گیا ہوگا۔ حالانکہ یہ کسی طرح ثابت نہین ہوتا یہ ضرور ہے کہ حفظ صحت کے خیال سے نعشون کو دفن کیا گیا ہو مگر جنگی دقتون کے باعث ایسی حالتون مین تعجیل اور پریشانی کیوجہ سے بسا اوقات کارروائی تدفین نامکمل رہتی ہے ترکون کو بھی اچھی طرح دفن کرنیکا موقعہ نہ میسر آیا ہو تمثیل کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ بلبونٹ کاپ جی کی چوٹی پر بوٹرون کی ایسی نیم دفن شدہ نعشین پائی گئی تھین جن کے سر ہی سر پیرون زمین نظر آتے

تھے اور چونکہ وہ خود بوئرون کی دفن کردہ تھین اس لیے کون کہہ سکتا ہے کہ قصداً اُن نعشون کی تذلیل کا ارادہ کیا گیا ہوگا۔ علاوہ اس کے جیسا کہ ایک صاحب مطبوعہ رسالہ موسومہ بلیک وڈ کے ذریعہ سے بیان کرتے ہین کہ نعشون سے جبکہ انپر کامل ایک مہینہ کی تیز دھوپ اور سخت بارشین اپنا اپنا پورا پورا عمل کر چکی ہون کس طرح ظاہر ہو سکتا ہے کہ اُن کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی عمل مین لائی گئی ہوگی ترکی باقاعدہ افواج نے فی الحقیقت ان قابل افسوس زیادتیون مین کوئی حصہ نہین لیا تھا بظاہر نعشون کے مثلہ کی کارروائی عربون کا فعل تھی کوئی شخص اس قسم کے افعال کی حمایت مین ایک لفظ بھی نہین کہہ سکتا ہے تاہم مبالغہ اور مکر سے مملو نفرت و حقارت کا جو غلغلہ اس فعل پر اٹلی مین بلند کیا گیا وہ ذرا بھی قابل توجہ نہین ہے کیونکہ جو قوم عیسائی سپاہیون کے ہاتھون واقعہ پذیر ہونیوالے چار ہزار بیگناہ آدمیون کے قتل عام کو جس مین معصوم بچے اور پردہ نشین عورتین بھی شامل ہون قرین انصاف تصور کرے وہ قوم غریب جاہل اور مذہبی مجنون عربون کے ہاتھون عمل مین آئے ہوئے چند مردہ جسمون کے مثلہ پر اعتراض کرنے کی ہرگز مستحق نہین ہے۔

عربون کے اخراج نخلستان سے ہمت یاکر اطالیون نے ۱۴ دسمبر کو قبل طلوع آفتاب ترکی کیمپ واقع عین زارہ کیجانب پُر حوصلہ پیشقدمی کی اور اُسی روز شہر کے قرب و جوار مین جہان جہان عرب قابض تھے جنگی جہازون نے باوجود کثرت بارش غضبناک گولے برسائے اٹلی کے تین کالمون نے اِس جنگ مین حصہ لیا ایک کالم سیدی مصری مین بصورت رزرو مقیم رہا اور دوسرا تمام دن اُن عربون سے سخت مصروف

بیکار رہا جو یکے بعد دیگرے تند حملے کرتے تھے اور جنھون نے ترکی کیمپ
کی مشرقی سمت سے دن ہی دن مین اطالیون کو اُن کی لائنون تک پسپا
کر دیا اٹلی کا وہ میمنہ والا تیسرا کالم پندرہ ہزار سپاہیون پر مشتمل تھا اور جس نے
بظاہر اس ارادہ سے پیشقدمی کی تھی عین زارہ کی فوج کے کمزور میسرہ کو پسپا کر دے
وہ ریوڑیین جو عین زارہ پر حملہ کرنے اور برساگ لیری فوج کے باتندی
وزبردستی دشمنون سے میدانی توپین چھین لینے کے متعلق اطالین سالنسر
کی نگرانی مین شایع ہوچکین ہین سب کی سب قابل مضحکہ اور غلط ہین اور
ایسا ہی بیہودہ یہ تخمینہ ہے کہ عین زارہ مین آٹھ ہزار آدمیون کو پسپا کر دیا گیا
اگر اسوقت نشاطبے کے پاس تعداد بیان کردہ سے نصف سپاہی بھی
موجود ہوتے تو وہ بڑی خوشی سے پندرہ ہزار اطالیون کا انتظار کرتا ہوا پایا
جاتا بلکہ گمان غالب یہ ہے کہ نشاطبے الانتظار اشد من الموت
کی سختیون سے جلد رہائی پانے کی کوشش مین کامیاب حملہ آور ثابت ہوتا
جو کچھہ واقع ہوا وہ دراصل صرف اسقدر ہے کہ ترکی کمانڈنٹ نے یہ دیکھکر
کہ بائین جانب سے گذرنیوالی دشمن کی ایک بڑی فوج جلد عقب مین پہونچ
جائیگی اور اپنی قلیل التعداد فوج پر نظر کرکے عین زارہ کو چھوڑ دینا مناسب سمجھا
جب نشاطبے کے احکام عربون کو سنائے گئے تو انھون نے چلّاچلّا کر
مخالفت کی کیونکہ یہ بیابانی جنگجو دشمن پر غالب آچکے تھے اسوجہ سے واپسی
کے خیال کو سرے سے ہی ناپسند کرتے تھے بہرنوع اولاً چار بجے شام کے
ترکی کیمپ کے ترپ بطور چہل قدمی موجودہ کیمپ کو روانہ ہوئے اور پھر تو سلسلہ
بندھ گیا چونکہ ترکون کو اپنے حملہ آورون کی نسبت معلوم تھا کہ وہ کس مادہ سے
بنے ہوئے ہین اس لیے ان کی جماعتین ایک خاص قاعدہ کے ساتھ بدون

گھبراہٹ اور جلدی کے باطمینان تمام یکے بعد دیگرے روانہ ہوتی رہین حتی
کہ اسٹاف اور ایک حصہ فوج نے صبح تک اس سلسلہ کو جاری رکھا مگر
اطالیون کی پندرہ ہزار فوج نے کسی ایک جماعت کا بھی تعاقب نہین کیا
اور نہ اُنکا راستہ روکنے کی کوشش کی معلوم نہین کہ اس موقعہ پر اُن کی کیولری
کیا کر رہی تھی جس کا فرض تھا کہ وہ راستہ روکتی اور تعاقب کرتی کیا کوئی شخص
خیال کر سکتا ہے۔ کہ یورپ کی کوئی فوج باستثناء اطالیون کے فی الحقیقت اپنے
دشمن کی ایک چھوٹی سی تعداد کو کھلے ہوے میدان مین کھلے بندون نکلجانیکی
اِس امر کی کوشش کئے ہوئے اجازت دیتی کہ اون کے واپسی کے سلسلہ کو
اپنے رسالہ کے پیہم حملون سے منقطع کردے۔

جب حریف کے بخیر و عافیت عزیزیہ پہونچ جانیکا یقین ہو گیا تو اطالیہ
کے پندرہ ہزار جنگجو خالی کیمپ پر ٹوٹ پڑے اور وہ توپین چند بستر اور
بعض فرنیچر کی چیزین جنھین ترک خود ترک کر گئے تھے بزعم خود چھین لین معلوم
ہوتا ہے کہ دشمن کی چھوڑی ہوئی توپون کے حاصل کرنے مین اہل اٹلی ہمیشہ بڑی
جرأت اور ہوسناکی سے کام لیتے ہین چنانچہ اطالیین ان توپون کو بھی اپنے
دشمن سے کئی ہفتہ تک برابر چھینتے اور ان کی تصویرین اتارتے رہے ورنہ اصل
واقع یہ ہے کہ صرف آٹھ میدانی توپین جو اُن کے ہاتھ لگین قبل انخلائے
عین زارہ از راہ دانشمندی بیکار کردی گئین تھین اور جنھین ترک اسوجہ سے
چھوڑ گئے تھے کہ اُنکے پاس اُن کا گولہ بارود ختم ہو چکا تھا اور اس صورت مین
وہ ترکون کے لیے بیکار تھین ثانیاً یہ بالکل ناممکن تھا کہ ریت پر یہ توپین کھینچی
جا سکتین کیونکہ طرابلس مین پندرہ پونڈ وزنی گولا پھینکنے والی توپ کو اوسیس
گھوڑے کھینچتے ہین اور بیسیون آدمی اُسکے چڑھانے کے لیے درکار ہوتے ہین۔

بظاہر نشا طبے کو عین زارہ اُن آثار کی وجہ سے چھوڑنا پڑا جنسے پایا جاتا تھا کہ اس کا میسرہ دشمن کے حلقہ مین آجائیگا لیکن ایک بڑی اور زبردست وجہ یہ بھی تھی کہ ترکون کو جلد یا بدیر عین زارہ ترک کرکے اور زیادہ اندرون صحرا مین ہٹ جانا لازم تھا کیونکہ بحری توپون کی مسلسل اور ہر وقت کی گولہ باری سے عثمانی فوجون کو جو بیس گھنٹے مین کوئی وقت ارام کا نہین ملتا تھا گو مسلمہ طور پر عرب دشمن سے مقابلہ کرنے کے لیے قربت کو پسند کرتے ہین مگر وہ شیطانی گولونکی بارش کے عادی نہین ہین درحقیقت وہ گولون کی نقصان رسانی سے اسقدر متاثر نہین ہوتے جس قدر اس کے لوازمات سے چوکنے اور بیچین ہوتے ہین اور سچ بھی یونھین ہے کہ کتے کی طرح گولے کی بھونکا سکے کاٹنے سے زیادہ پریشان کن ہے مینے انھین جوش سے بارہ انچہ قطر کے شق ہونیوالے گولے کا خوفناک طریقہ سے گرنے اور ریت مین ایک وسیع گڑھا کردینے کا حال بیان کرتے سُنا ہے جس نے کسی شخص کو بھی نقصان نہ پہونچایا تھا اور جس کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ غریب بدوون کے زخمی کرنیکا یہ طریقہ کثیر المصارف تھا۔

موجودہ ترکی کیمپ واقع عزیزیہ بحری توپون کی دست رس سے باہر ہے مگر اس سے یہ نہ سمجھہ لینا چاہیے کہ ترکون کا عملی قبضہ بہت بڑے حصہ سے اُٹھ گیا ہے کیونکہ انکی چوکیان کیمپ سے جانب ساحل سمندر بہت دور تک پھیلی ہوئی ہین جس کا کسیقدر اندازہ اس امر سے بھی ہوسکتا ہے کہ اُن کی وساطت سے ۲۰ جنوری کو غرغریش پر کامیاب حملہ کیا گیا تھا جہان اطالیون کو بیحد جانون کے نقصان کے ساتھ اس مٹی کے زیر تعمیر حفاظتی ذرایع سے پسپا کردیا گیا جون بیرون موضع بتائے جارہے تھے قبل ازین ایک اور کامیاب حملہ بنی غشیہ پر کیا گیا تھا جس سے پایا جاتا ہے کہ ترک پُرشوق طریقہ پر اُن

فوجون سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہین جو اطالوی جنرل ان کے مقابلہ مین بھیجے گئے
۱۷ دسمبر کو ہیڈ کوارٹر مین یہ ضروری خبر پہونچی کہ اطالیون نے اپنے داہنی
جانب پیشقدمی شروع کردی ہے لشاط بے معہ اسٹاف کے فوراً سنت بنی آدم
کو روانہ ہوگئے یہ خبر صحیح تھی چنانچہ بعد طلوع آفتاب ایک اطالوی کالم اپنی خندقون
سے نکلکر اولاً جانب مغرب غرغریش جانیوالی سڑک پر پھیرا بعد ش یہ دشمن کا پتہ
لگانیوالا برگیڈ جو سالم پچاسوین پیدل رجمنٹ تیرہوین کا کچھ حصہ رسالہ کے چار
اسکواڈرن اور ایک خچر باتری پر مشتمل تہا پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہوا صنصور
پہونچا جہان ترکون کے ایک چھوٹے سے ناکہ پر صرف چار آدمی قابض تھے
اطالیون نے صنصور پر قبضہ کرکے تار گھر تباہ کردیا اور تار کاٹ ڈالا جس کی وجہ
سے تار کا تعلق زوارہ سے ٹوٹ گیا تھا لیکن بعد مین مرمت کرکے اس نقصان
کی تلافی کردی گئی دنیا مین صرف اٹلی ہی کی ایک ایسی فوج ہے جسکو دو مہینے
کی خاموشی کے بعد اس معمولی کام کے سرانجام دینے کی توفیق نصیب ہوسکی۔
اس مہم عظیم کی سرانجام دہی کے بعد یہ برگیڈ آہستہ آہستہ صنصور کی جانب
جنوب بڑہا جہان یکایک اُس نے اپنے آپ کو ایک ترکی چوکی کے سامنے پایا
جس پر بیس باقاعدہ ترکی فوج کے سپاہی تعینات تھے جس مین سے ایک
ترک بغرض اطلاع دہی روانہ جانب سنت بنی مریم ہوا اور باقیماندہ اونیس ۱۹
نے اپنی جگہ پر قائم ہوکر دشمن پر آگ برسانا شروع کی جس کی تاب مقاومت
نہ لاکر یہ ساری بہادر فوج پیچھے کیجانب ہٹ گئی جسوقت اس عجیب وغریب بہادری
کی اطلاع پہونچی ہے اسوقت مین خود ترکی فوجون مین موجود تھا یہان افسر
سے لیکر ایک معمولی سپاہی تک تمام فوجیون کو اپنے حریف کی جبلی بزدلی کا
حال سنکر بہت بڑی خوشی ہوئی اور ہم سب کی یہ تمنا تھی کہ دشمن جانب

سنت بنی مریم پیشقدمی کرے مگر یہ خوش قسمتی ہمین نصیب نہین ہوسکی دشمن نے
نجمر باتری سے صرف پندرہ گولہ صحرا پر پھینکے جو کیمپ سے بقدر ایک ہزار گز
دور رہ جانے کی وجہ سے سب کے سب بیکار ہوگئے ہمین اسی رات
یہ معلوم ہوا کہ صنصنور سے اطالین ہٹ گئے اور اپنی خندقون کی پناہ
مین چلے گئے ہین۔ نامہ نگار مارننگ پوسٹ متعینہ مالٹا اس دشمن کی
پسپا لگانیوالی فوج کی نسبت بطور خاکہ بیان کرتا ہے کہ اس پیشقدمی سے
طرابلس مین مغربی جانب سے داخل ہونیوالے سامان ممنوعہ جنگ
کا آئندہ کے لیے سدباب کرنا مقصود تھا لیکن اس نے اس کی تاویل نہین
کی کہ روانگی اور واپسی صنصنور اور پندرہ گولون کا ضایع کرنا کس طرح فائز المرام
بنا سکتا ہے۔

ترکی کیمپ کے عزیزیہ منتقل ہونے کے بعد ۱۶ دسمبر تک ایک طرف
تو سنت بنی مریم مین رفتہ رفتہ عربون کی ایک بڑی تعداد غالباً شہر طرابلس
پر حملہ کرنے کی غرض سے جمع ہوتی رہی اور دوسری طرف احمقانہ طور سے
اپنے آپ کو محفوظ اور دشمن کو مرعوب خیال کرکے اطالوی افسر اور نامہ نگار
بچرب زبانی کہتے رہے کہ ہمارے کوہ غاریان یہو پہنچنے تک کوئی جنگ واقع
نہوگی عین زارہ کو سینکڑون تختون کی ایک دوہری باڑ قایم کرکے اور
درمیانی حصہ کو ریت اور پتھرون سے بھر کر ایک چھوٹا سا قلعہ بنا لیا گیا
تھا جس کی حفاظت پر کم ازکم چودہ ہزار اطالین فوج تعینات تھی یہ صحیح ہے
کہ طوفان خیز موسم کی وجہ سے ہوائی جہازون کو ایک ہفتہ تک اڑنیکا موقعہ
نہین ملا لیکن اس صورت مین اطالوی رسالہ کو دشمن کا پتہ لگانا ضروری تھا
انہین کوتاہیون کے باعث اطالین معلوم نہ کرسکے کہ ترکون کی قوتین ایک

لمحہ کو بھی بیکار نہین رہن اور دشمن کے قریب ہی عین زارہ سے جانب جنوب صرف پندرہ میل کے فاصلہ پر پہرکر آچکین تھین ماسوائے اس کے وقت امتحان اطالیون کا یہ خیال کہ ترکون کی کمزور چوکیان جو عزیزیہ اور عین زارہ کے درمیان واقع ہین اُنکا کسی طرح مقابلہ نہین کرسکتین بہت بُری طرح غلط ثابت ہوا۔

اپنی ۱۹ دسمبر کی پیشقدمی کی بابت اطالیون کا بیان ہے کہ ۱۸ تاریخ کو پانچ داد خواہ عرب ترجونہ کی جانب سے عین زارہ پہونچے اور انھون نے بیان کیا کہ ہمپر اندرون ملک کے جمع ہونیوالے بدوؤن نے ظلم کیا ہے۔ یہ نہین کہا جا سکتا کہ آیا یہ عرب فی الحقیقت اپنے ملک پر حملہ کرنیوالون سے طالب امداد تھے یا ترکون کی جانب داری مین اطالیون کو کوئی نقصان پہونچانا چاہتے تھے بہرحال انھین ۱۹ تاریخ کی پیشقدمی کی راہ نمائی کا اعزاز بخشا گیا اور قبل طلوع آفتاب بسرکردگی جنرل فارا ایک بہت بڑی ایسی فوج جو پیدل کے تین بٹالین رسالہ کا ایک اسکاڈرن فیلڈ بیٹری کی تین توپون اور بہت سی میکسم توپون پر مشتمل تھی عین زارہ کی خندقون سے نکل کر جانب جنوب روانہ ہوئی جس کے ساتھ پیدل رجمنٹ برساگ لیری نمبر گیارہ کا بھی کچھ حصہ تھا مینے بچشم خود اس فوج کی کراچی کو ترکی کیمپ واقع عزیزیہ مین دیکھا ہے اس پیشقدمی کا مقصود چھوٹے سے نخلستان موسومہ پیرطیروس کے ڈاکوون سے پاک کرنے کی تجویز کو عملی جامہ پہنانیکا تھا لیکن خلاف مقصد واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدقسمتی شروع ہی سے اس کالم کے ہمراہ تھی ترجونہ کے راستہ کو جو ریتیلے لق ودق صحرا مین سے گذرتا ہے حافظہ مین رکھنا مشکل ہے اور غیر ملکی کے لیے مشکلتر اس موقعہ پر یہ ظاہر کردینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اُن پانچ داد خواہ عربون مین سے تین شخصون کی نعشین جنھون نے اطالیونکی

راہ نمائی اختیار کی تھی گولیون سے چھدی ہوئی پائی گئین اور قیاس چاہتا ہے کہ اپنے راہ نماؤن کی فریب دہی کا یقین کرکے اطالیون نے انھین گولیون سے اوڑا دیا ہوگا۔ حاصل کلام وہ ریتیلا لق ودق صحرا تھا اور بدون راہ نما کے گم کردہ راہ بدنصیب اطالین بار بار راستہ بھولا جاتا تھا اور اس مشکل سے نجات پانیکی کوشش مین جگہ بجگہ پہونچکر پھر لوٹنا پڑتا تھا اس لاحاصل امدورفت سے تمام فوج مایوس اور محنت شاقہ سے چکنا چور ہوگئی ترکون کو فندق بنی غشیر مین دشمن کی پیشقدمی کا حال معلوم ہو چکا تھا اور جبکہ ایک کمک کے ذریعہ سے جو جانب مغرب مقیم تھی فندق بنی غشیر کے عربون کی تعداد مین اضافہ ہوگیا تو انھون نے درماندہ اطالین فوج سے چھیڑ چھاڑ شروع کردی عرب ایک ریت کے ٹیلے سے دوسرے ٹیلے پر لپک لپک کر پہونچتے جاتے اور جب دشمن زد پر آتا جاتا فائر کرتے جاتے تھے جیسے جیسے سورج کی روشنی گھٹنے لگی عربونکی قوت اور حملون کی تعداد ترقی کرنے لگی اور اس کے ساتھ ہی اطالیون کی تعداد اور ہمت گھٹنے۔ سب سے زیادہ مشکل یہ درپیش تھی کہ اطالین اپنے نہ دکھائی دینے والے پھرتیلے دشمنون کو کوئی سزا نہ دیسکتے تھے۔ اسی حالت مین غالباً اطالوی کالم کو ترکی فوج متعینہ بنی غشیر کے پہلو پر پہنچا دینے کے قصد سے کرنل فارا چند کیلومیٹر آگے بڑھکر بائین جانب لوٹ پڑا مگر اس کے ساتھ ہی عربونکی جنگی امداد پر چند نرکی باقاعدہ فوج کے جوان بھی موجود تھے رائفلون کے منفردانہ مگر متواتر فائر زیادہ کارگر ثابت ہونے لگے۔ اور دشمن اپنی رفتار پیشقدمی مین سست۔ آخرکار وہ ایک جگہ ٹھہر گئے اور اُسکے بعد ہٹنا شروع کیا لیکن دشمن نے اسوقت بھی فاصلہ سمت اور وقت کے پہچاننے مین غلطی کھائی یہان دسمبر مین ساڑھ چار بجے سورج غروب ہو جاتا ہے اور جس کے ایک گھنٹہ بعد

تمام صحرا تاریک بدقسمتی سے اس رات چاند بھی نہین تھا صرف بجلی کی چمک یا رائفلون کے فائرون سے کبھی کبھی روشنی ہو جاتی تھی غرضیکہ ان مخالف حالات و واقعات کی بدولت اطالین رہا سپاہی نشان راہ کھو بیٹھے اس موقعہ پر نہ چوکنے والے ترکی کمانڈر نے اپنے عرب مددگارون سے اُن کے منفردانہ حملون کی نوعیت بدلکر زیادہ بیش قیمت کام لیا جنھین جماعتون مین تقسیم کرکے دشمن کے پہلوؤن اور پشت پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا اسوقت اٹلی والون پر چارون طرف سے حملے ہو رہے تھے لیکن دشمن کی بندوقون کے فائرون اور توپ کی گرج کو اللہ اکبر کی آوازون سے دبا دینے والے حملہ آور بہت کم دکھائی دیتے تھے بدقسمتی سے اس نازک حالت مین حواس باختہ اطالیون نے اپنا جی چھوڑنا شروع کر دیا لیکن انکا کمانڈر بظاہر ایک ایسا شخص معلوم ہوتا تھا کہ جس کے حواس خراب نہین ہوئے تھے اس نے اور اس کے افسرون نے جس طرح بھی ممکن ہو سکا اپنے سپاہیون کو ایک بلند مقام پر پہونچنے تک سنبھالے رکھا جہان کرنل فارا کے ارادہ کے مطابق رات گذارنے کے لیے خندقین کھودین اور ہر قسم کی توپین اتاری گئین۔

اس قیام گاہ مین بھی اطالیون کی حالت مایوسانہ تھی ساٹھ منتخب جنگدیدہ جنگجو فیزانیون کی ایک عمدہ جماعت نے بہوشیاری اطالیون کے بائین جانب گذر کر پہاڑی کے شمالی راستہ پر قبضہ کر لیا اور دوسری فوج بڑھکر پہاڑی کے جنوب کا محاصرہ۔ اس صورت مین محصور اطالیون کے نکلنے کے لیے صرف ایک تھوڑی سی کھلی ہوئی جگہ پہاڑی کے مغرب مین بصورت راستہ باقی تھی جسپر نصف شب تک بوجہ کمی تعداد عرب قبضہ نہ کر سکے تھے اس راستہ کا علم دشمن کو اس نادر موقعہ سے معلوم ہوا کہ برساگلیری فوج کا ایک

نوجوان نن کمیشند افسر بغرض خرید و فروخت شہر طرابلس گیا تھا اور کسی نامعلوم وجہ سے اپنی بٹالین کی روانگی کے وقت تک عین زارہ نہ پہونچ سکا آخر ہمت باندھ کر اپنی بدقسمتی پر روتا ہوا تنہا صحرا کو چل نکلا خوش قسمتی اور فائرون کی آوازون کی راہ نمائی کرتی رہین حالانکہ بالکل اندھیرا ہو چکا تھا لیکن خوش نصیبی نے اُسی راستہ سے جو خالی رہ گیا تھا منزل مقصود پر پہونچا دیا اس کی آمد نعمت غیر مترقبہ سمجھی جا کر بڑی خوشی منائی گئی۔ کیونکہ اب تک جنرل فارا اور اسکے افسرون کا خیال تھا کہ عربون کی تعداد کثیر نے انھین مضبوطی کے ساتھ چارون طرف سے گھیر رکھا ہے۔ یہ بہادر اور سمجھدار افسر کمک لانیکے لیے عین زارہ پھر واپس ہوا مگر وہ ابھی چھ سو قدم بھی نگیا تھا کہ ایک عرب کی گولی سے اُسکا گھوڑا زخمی ہو کر گر پڑا وہ کسی ترکیب سے پھر اپنی فوج مین واپس آیا اور ایک دوسرا گھوڑا لیکر پھر اسی راستہ سے واپس ہو گیا جسپر ابھی تک کوئی نگرانی قائم نہین ہو سکی تھی اثنار راہ مین اتفاقاً تاریکی کی وجہ سے اُس کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر پڑا اور پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی اب بمجبوری اس افسر کو تھوڑی دیر پیدل چلنا پڑا تھا کہ برساگ لیری کا ایک بترول ملگیا اور اُن سے اس نن کمیشند افسر نے نیسرا گھوڑا حاصل کر کے عین زارہ کے جنرل کو اپنی فوج کی خوفناک حالت سے مطلع کیا یہ نوجوان نن کمیشند افسر بجلدے خیر خواہی و بہادری ہمارے وکٹوریہ کراس تمغہ کے مساوی الاعزاز تمغہ محرچہ افواج اطالیہ پانے کا مستحق ہے۔

پہاڑی پر اطالین فوج یہ تمیز نہ کر سکنے کے باعث کہ ہمارا دشمن کہان ہے اپنا بھاری توپخانہ کارآمد طریقہ پر استعمال نہین کر سکتی تھی ایک طرف عرب برابر چارون طرف سے گولیان برسا رہے تھے تو دوسری طرف دشمن

کے مجروحون و مقتولون کی تعداد لحظہ بلحظہ بیش سے بیشتر ہوتی جارہی تھی۔ یہہ دشمن کا پتہ لگانیوالی بڑی فوج جو قبل از علی الصباح مین زارہ سے عربون کو سزا دینے کے لیے روانہ ہوئی تھی خود عربون شکار ہوگئی علاوہ ازین اطالیون کو مایوسی نے بھی گھیر رکھا تہا جس کی وجہ سے اُن کے زندہ سپاہیون کی حالت لحمہ بلحمہ بد سے بدتر ہونے لگی۔ کرنل فارلے نے قیام کے لیے بہت اچھی جگہ منتخب کی تھی جو خندقین کھود کر خوب محفوظ کرلی گئی تھی اور میکسم توپون کے چلانے کے لیے میدان بھی موزون تھا۔ مگر اسکی فوجین قطعی جی چھوڑ چکی تھین اس لیے کرنل باوجود شب گذاری کے ارادہ کو واضح طور پر بیان کردینے کے حالات کے لحاظ سے مجبور ہوگیا کیونکہ اس کے سپاہی بطور نافرمانی کمزوری ظاہر کرتے ہوئے عین زارہ کا رخ ظاہر کرنے لگے اور نوبت یہان تک پہونچ گئی کہ مصلحتاً احکام بعد مین صادر ہوتے تھے اور عمل پہلے آخر کار بیقاعدگی کیساتہ شمال کی طرف اطالین بھاگ نکلے اور اس بقیتہ السیف فوج کو علی الصباح وہ کمک ملی جو عین زارہ سے بھیجی گئی تھی اور اس کے چھ گھنٹہ بعد یہ لوگ اگر کہا جاسکے تو بخیریت اپنے کیمپ مین پہونچے۔

یہ نہایت مشکل ہے کہ اس خوفناک لڑائی کے اطالوی نقصانات کا صحیح اندازہ کیا جاسکے زمانہ حال کے کسی جنگ مین بھی نقصانات کی صحت کے باب مین ایسی بے پرواہی سے کام نہین لیا گیا ہے جیسا کہ طرابلس مین لیا جارہا ہے ترکی افسرون کو مجبوراً بعض اوقات مین دیسی عربون کے بیانات پر اعتبار کرنا پڑتا ہے اور عرب عادتاً ہر ایک بیان مین اسقدر مبالغہ کرتے ہین کہ سُننے والا حیران رہجائے۔

۱۶ دسمبر کو عزیزیہ مین ایک عرب نے آکر صاف طور پر بیان کیا کہ وہ اور

ایک اور سپاہی حمص سے ایک سرکاری مراسلہ لیکر بھیجے گئے ہین جسمین دشمن سے حمص واپس لینے کا حال درج ہے سپاہی کا گھوڑا گر کر لنگڑا ہوگیا اور اُس نے مجھے سرکاری مراسلہ نہین دیا بلکہ کچھ عرصہ بعد وہ خود ہی آجائیگا۔ دوسرے دن وہ سپاہی بھی آگیا لیکن اُس کے پاس کسی قسم کا مراسلہ نہین تھا۔ یہ تمام حکایت جیسا کہ منتخبی بے نے غصہ سے کہا ایک عربی خبر تھی۔ اس لیے اطالوی نقصانات یا ترکی فتوحات جب عربی ذرایع سے معلوم ہون تو خیال کرلینا چاہیے کہ اُن مین ضرور شاعری سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن یہ لڑائی اور ہزیمت اُس مقام سے تھوڑے ہی فاصلہ پر واقع ہوئی تھی جہان پر مین مقیم تھا۔ دوسرے دن ترکی افسرون سے عندالذیافت معلوم ہوا کہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق کئی ہزار اطالوی پیدل اور گولنداز ہلاک ہوئے ہین۔ یہ مسلمہ ہے کہ دسمبر مین ان افسرون کے پاس کسیقدر صحت سے نقصانات کے معلوم کرنے کے ذرایع موجود تھے۔ مشاہدہ کی بنا پر مین جو کچھ کہہ سکتا ہون وہ یہ ہے کہ دوسو اطالوی رائفلین معہ گولہ بارود کے ذخیرہ کے عرب جمع کرکے لائے تھے اور بونٹون ہیٹیون وغیرہ کے ڈھیر بازار مین بیچنے کے لیے لگائے گئے تھے یہ چیزین یا تو مُردون کے جسم سے اوتاری گئین تھین یا میدان جنگ مین پڑی ہوئی پائی گئین تھین مال غنیمت مین ایک ڈیڑھ سو پونڈ کا قیمتی ذخیرہ دواؤن اور نشترون کا بھی تھا جس کو ایک جاہل عرب نے چند فرانک مین بیچدالا ترکون اور عربون کا مجموعی نقصان جسے اطالوی بہت بھاری اور اپنے نقصان سے زیادہ بتلاتے ہین حقیقتاً گیارہ شہید اور چالیس مجروحون پر مشتمل ہے۔ شہیدون کو دفن کردیا اور

اور زخمیون کو عزیزیہ کے بڑے ہسپتال مین بھیجدیا گیا۔ نقصان کا بڑا حصہ فیزانیون کے حصہ مین آیا جو اکثر اوقات اطالیون پر صرف پچاس میٹر کے فاصلہ سے بندوقین چلاتے تھے۔

زخمیون میں عزیزیہ تک ہمراہ آنیوالا میرا سابق ملازم محمد باشندۂ مدنین بھی تھا جو ایک نوکر کی حیثیت سے گستاخ اور بیکار تھا لیکن بحیثیت ایک شجاع اور شہسوار ہونے کے قواعد دان کارآمد سپاہی تھا کیونکہ وہ ٹیونس مین فرانس کی فوج کا ممبر رہ چکا تھا عرب جماعتون کے ساتھ شریک جنگ ہونے سے زمانہ گذشتہ کا کفارہ ہوگیا تھا اور میری نظرون مین کسی قدر باوقعت جب مین بغرض عیادت ہسپتال گیا تو مجھسے اُسنے معمولی خوش بیانی کے ساتھ اپنے اطالیون کے نزدیک تین میٹر تک پہونچنے اور ایک شخص کو جو تنہا کھڑا تھا گولی مار کر گرادینے کا حال بیان کیا جو غالباً کوئی افسر تھا اس کے بعد محمد خود ایک گولی کے بدون ہڈی توڑے ہوئے ران مین لگنے سے زخمی ہوگیا۔ وہ حسب معمولی خوش تھا کیونکہ اسکو بظاہر اطالوی ناک گولی سے کسی قسم کی تکلیف نہین معلوم ہوتی تھی اور اس کی کسیقدر گستاخانہ خوش فعلیان اُس تُرک افسر کے معزز حوصلہ سے مختلف تھین جو پاس ہی کے بستر پر دونون پہلوؤن مین ایک گولی کے زخم کردینے کی وجہ سے لیٹا ہوا تھا محمد باوجود زخمی ہونے کے بطور مال غنیمت ایک تھیلی ممولہ ساٹھ کارتوس اور ایک اطالوی رائفل اپنے ہمراہ لایا تھا اس کا خیال تھا کہ وہ بہت جلد شفا پاکر ٹیونس واپس جائے گا۔

اگر عین زارہ مین پانچ عربون کا پہونچنا ترکون کا ایک کارآمد فریب تھا تو کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ کسی فوجی پیمندے مین اطالیون سے

زیادہ سادہ لوح دشمن کبھی پھنسا ہو بہر نوع اس مصیبت نے اٹلی والونکو
ایک اور سخت سبق پڑھایا اور انھین معلوم ہو گیا کہ صحرا مین انکی فوجونکی
پیشقدمی کیا معنی رکھتی ہے کرنل فارا کی تمام فوجی بربادی عربون کے کارتوس
خالی ہو جانے کی وجہ سے عمل مین نہ آسکی عرب اپنے کارتوس اپنی اپنی مرضی
کے مطابق بُری طرح ضایع کرتے ہین اور آتشبازی کے متعلق جو
احکام صادر کئے جاتے ہین بوجہ اجنبیت اُنپر کاربند نہین ہوتے رات کے
وقت اس جنگ مین عملی طور پر ہر ایک کارتوس خالی ہو جانے کے
باعث سکون پیدا ہو گیا تھا مگر اس کا ذکر ولیر اطالوی اپنی موافقت
مین کرتے ہین اور اپنی ڈراونی ہزیمت کی تلخی کو کم ظاہر کرنے کے لیے
حسب معمول اصلی واقعات اور نقصانات کو چھپاتے ہوئے
تجاھل عارفانہ ترکون وعربون کے لشکار جنگ کی تعداد کے متعلق مین صرف
یہ کہہ سکتا ہون کہ باقاعدہ ترکی فوج کا جو تخمینہ پانچسو سے ہزار تک ایک
تجربہ کار نامہ نگار مسٹر بینٹ پر لے نے کیا ہے وہ سراسر غلط ہے اطالوی
افسرون پر اس شکست فاش کے گہرے اثر پڑنیکا اندازہ کسیقدر اس سے
معلوم ہو سکتا ہے کہ اگرچہ کرنل فارا نے اپنے آتشبار اسلحہ کا استعمال
بہتر طریقہ پر کیا اور اپنی باقیماندہ فوج کو خطرہ عظیم سے بچا لانے مین کامیاب
ہوا مگر اُسے جب جنرل کے عہدہ پر ترقی دی گئی تو اس کے ساتھ ہی عین زارہ
کی فوجی خدمات سے سبکدوش کر دیا گیا۔

اپنی خوش قسمتی سے بعض اطالین رات کی تاری کی مین عربون کے
چاقوؤن اور گولیون سے بچکر اور ایک دفعہ اپنی خندقون اور دکری توپون
کی حفاظت مین پہونچگئے مگر دنیا کی کسی قوم نے اطالیون سے زیادہ

بے پرواہی انجیل مقدس کی اس آیت سے نہین برتی کہ جو شخص لڑائی
کرنا چاہے اُسے پہلے لڑائی کا اندازہ کر لینا چاہیئے۔
سرحد ٹیونس سے ترکی کیمپ کے دو راستے مخصوص ہین جنوبی
سڑک جو سرحد کی جانب دیہیات عبور کرتی ہوئی براہ نالوط اور غاریان
عزیزیہ پہونچتی ہے بمقابلہ بنی غروان والے دوسرے راستہ کے بقدر تین
منزل کے زیادہ فاصلہ رکھتی ہے مگر اطالوی دست درازی سے
بہ نسبت بنی غروان والے راستہ کے زیادہ محفوظ اور کوہستانی درختون اور
پانی کے جا بجا ملنے کی وجہ سے زیادہ خوش منظر و آرام دہ ہے بوجہ اس کے
کہ بحالت جنگ راستہ کا دلچسپ ہونا نہونا حفاظت کے مقابلہ مین قابل
قبول نہین راستہ کی خوشنمائی سے قطع نظر کر کے بھی بخیال حفاظت
دیہیات والے راستہ کو ہی اختیار کرنا چاہیے تھا جیسا کہ پہلے بھی اطالیون
سے نقصان پہونچ جانیکا احتمال ظاہر کیا ہے لیکن عثمانیون کو بہت ہی
تھوڑے تجربہ سے معلوم ہو گیا کہ ساحلی راستہ پر گذرنے مین اپنے
ناقابل دشمن سے خوف زدہ ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے کام مین لایا
جانیوالا راستہ سمندر سے صرف چند گز کے فاصلہ پر میلون تک ساحل
کے متوازی چلا گیا ہے جس پر دھوئین سے فضاء عالم کو تیرہ و تاریک
کرنے والے اطلی کے جنگی جہازون کی موجودگی مین نت نئے مال و اسباب
سے لدے پھندے نڈر کاروان اور ادہر سے اودہر منتقل ہونیوالی بہادر
عثمانی فوجین باطمینان تمام آہستہ آہستہ قطع منازل و طے مراحل کرتی
رہتی ہین اس سے زیادہ ناقابلیت کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ یہ
سب کچھ اطالوی جنگی جہازون کی توپون کی زد مین ہوتا رہتا اور اسبارہ

مین اس سے زیادہ اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ یورپ کی ایک اول درجہ کی بحری طاقت ایسی کمزور ہے کہ قلیل التعداد دشمن کے ایسے کاروانی راستہ کو جسکا کھلا رہنا دشمن کی بڑی تقویت کا باعث ہے باوجود دست رس بند نہین کر سکتی اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ اطالوی قادر اندازون نے اس راستہ پر سینکڑون شق ہونیوالے گولے نہ برسائے ہون گے نہین بوقماش سے غربلات تک ساحل سمندر کے قرب وجوار کی آراضی پھٹنے والے گولے اور گولیون سے ایسی خراب ہوگئی ہے کہ بلا مبالغہ اس مین حل جوتا ہوا معلوم ہوتا ہے لیکن سمندر کے کنارہ پر کوئی شخص بھی اس بیہودہ اور غیر قادر اندازانہ گولہ باری کو ذرا بھی خیال مین نہین لاتا کیونکہ شاذ و نادر کوئی گولا کسی چیز سے ٹکراتا تھا حتی کہ کسی ایک آدمی کو بھی خفیف سے خفیف زخم بھی نہین پہونچا شتربان پھٹنے والے گولے کے غلط نشانہ پر گر کے بیکار جانے پر قہقہہ لگاتے تھے اور ترکی افسر خوش ہوتے تھے کہ یہ غیر ثمروار مصرف اطالوی ٹیکس دہندون کے نیگ لگایا جا رہا ہے۔ غرضیکہ یہ عظیم الشان گولہ باری قطعی طور پر غیر مؤثر ثابت ہوئی اور گو سرحدی چوکیون سے ایک پیر کا راستہ اختیار کرنے پر جنگی جہازون کی نظر اور زد سے دور رہکر بحفاظت و اطمینان سفر کرنا ممکن تھا۔ لیکن گولہ باری کے خوف سے کبھی کسی شخص نے اس راستہ کو ترک کرنے کی وقت گوارا نہ کی۔

اخبار طان کے نامہ نگار نے جو عزیزیہ مین ہمارے ساتھ مقیم تھا غربی ساحل سے اس گولہ باری کا حال لکھتے ہوئے اطالیون کا خوب خاکہ اوڑایا ہے۔

۱۵ دسمبر سے پہلے پہلے اطالوی اُن عربون کے خوف سے جو بمقام

عزیلات مکرتک سمندر کے پانی مین دَرائے ہوئے چلے گئے تھے تاکہ دشمن پر قریب سے فائر کرسکین فاصلہ سے ہی ایسی جھپٹیر جہاز کرتے ہے جو جسقدر پر مصارف تھی اسیقدر غیر مضرت رسان لیکن اُن مین ۱۵ر دسمبر کو خلاف توقع یکایک ہمت پیدا ہوئی اور اُن کے جنگی جہازنے سرحد ٹیونس سے تیئیس میل آگے بڑھکے اس قصبہ سیدی سعید پر قیام کیا جو اپنے بزرگ صفات مدفون کی نسبت سے تمام طرابلس مین بنگاہ تعظیم دیکھا جاتا ہے اور جس کا گنبد ایک اچھے نخلستان مین ریتیلے ٹیلے پر تعمیر کئے جانے کی وجہ سے جبل اخضر کے برف کی طرح سفید نظر آتا ہے مقبرہ کے نیچے تھوڑیسی کاشت ہوتی ہے اور تازہ پانیکا چشمہ بھی جاری ہے۔ اطالین ملاحون کی ایک جماعت دخانی کشتی کے ذریعہ سے خشکی مین اُتاری گئی اتفاقاً ایک عورت نے جو مقبرہ کے قریب کھڑی ہوئی تھی۔ دشمنون کو خشکی پر اُترتے دیکھ لیا اور چند آدمیون کو چلاکر جو کھیتون مین کام کررہے تھے خبردار کردیا۔ کھیتون کے مزدور عربون اور اُن کے چند دوستون نے جو خوش قسمتی سے کہین پاس ہی موجود تھے رائفلین اٹھالین اور ایک چھوٹی سی جماعت کی صورت مین فوراً دشمنون کی جانب روانہ ہوئے۔ لیکن بہادر اطالین زیادہ انتظار کی زحمت نہ گوارا کرکے جلد جلد دخانی کشتی پر سوار ہوگئے۔ اور یہ مرکب تری بھی اپنے بہادر راکبون کی تقلید مین جسقدر جلد ممکن ہوسکا اپنے جنگی جہاز کی طرف روانہ ہوگیا جس کی ساحرانہ دور زندگی مین ۱۵ر دسمبر کا یہ عجیب واقعہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس کے پھینکے ہوئے بہت سے اور کل پھٹنے والے گولے تھیٹر کے ایک شعبدہ باز کی غیر مضرت رسان گولی کی طرح مقبرہ سیدی سعید کے ریتیلے ٹیلون مین غائب ہوگئے۔

دوسرے دن ۵ بجے صبح اور دو اطالوی جنگی جہاز اسی مقام پر آموجود ہوئے۔ عرب پہلے ہی سے تیار تھے اور انھوں نے موسی بے کمانڈر زوارہ کے احکام کے مطابق ریتیلے ٹیلوں میں چھپکر اطالیوں کو خشکی پر اترنے اور بدون فائر کئے آگے بڑھنے کی اجازت دی۔ اُس حالت میں میں نے دیکھا کہ اطالیوں کے منتظر بیت کے ٹیلوں میں چھپے ہوئے عربوں کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں اور وہ ہمہ تن اپنے دشمن پر قابو پانے کے خیال میں منہمک تھی مجھے اس حالت کے خیال کے ساتھ اپنے پیارے کتے ڈک کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جو بعض اوقات بغیر میری اجازت کے میرے ساتھ شکار میں چلا جاتا ہو اور ایسی صورت میں کہ میں اترتی ہوئی قازوں کی تاک میں گھات لگائے بیٹھا ہوتا ہوں اور جھیل میں کوئی قاز پروں کو پھڑ پھڑاتی اور تیرتی ہوئی ہمارے قریب آجاتی ہے تو ڈک کا بھریری کے ساتھ روان کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ بڑے جوش کی حالت میں چلانے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں مجھے بجز اسکے کہ اُسے چشم نمائی کے ذریعہ سے خاموش رکھوں اور کوئی چارہ کار نہیں معلوم ہوتا۔ اسوقت عربوں کی حالت دیکھ دیکھکر بار بار مجھے یہ مثال یاد آتی تھی۔ کہ وہ بھی موسیٰ بے کی تربیت کی بدولت اور احکام کی تعمیل میں ریتیلے ٹیلوں میں چھپے ہوئے پڑے تھے ورنہ اُن کی انگلیاں قبل از وقت دشمن پر فائر کرنے کے لیے کھجلا رہی تھیں مگر مجبوراً انھوں نے ایسے صبر سے کام لیا جس کا پھل میٹھا ثابت ہوا کیونکہ اولاً دشمن کی پہلی جماعت ایک افسر کی ماتحتی میں خشکی پر اتری بعد ش دو اور جماعتوں کو دخانی کشتی نے اُتار کر خشکی پر اُترنے والے آدمیوں کی تعداد کو ڈیڑھ سو کر دیا جنھوں نے آہستہ آہستہ پیشقدمی شروع کی افسر

آگے آگے بار بار کھڑے ہوکر میدان اور دور کی پہاڑیون کو دوربین سے دیکھہ دیکھہ کر چل رہا تھا عین اُسیوقت جب اطالین جماعت نے کچھہ آگے بڑھکر رینیلے ٹیلو پر چڑھنا شروع کیا عربون نے فائر کرنے شروع کئے افسر ایک زخم کی وجہ سے زمین پر گر پڑا اور دوسری گولی کھاکر فوراً مر گیا اس کا اثر ماتحتون پر بہت بُرا پڑا اور یکایک ڈیڑھ سو آدمیون کی بے سری فوج بحالت حواس باختگی دُم دباکر جانب ساحل بھاگ نکلی جن کے تعاقب مین صرف چونتیس ۳۴ عرب باوجود مسافت دور تک گئے۔ ملاح اپنے افسر اور چھہ مردہ اور زخمیون کو اٹھاکر لے گئے۔ لیکن میدان مین پچاس کدال اور بیلچے تین سو کارتوس اور ملاحون کے ٹوپون کی ایک معقول تعداد چھوڑ گئے عثمانیون مین سے صرف ایک عرب گولی سے زخمی ہوا جس کی وجہ سے اُس کے گال کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اطالیون کی یہ پہلی اور غالباً یہ ہی سب سے آخری کوشش تھی جو ترکون کے ساحلی راستہ کو خشکی پر اُتر کر مسدود کرنے کے لیے عمل مین لائی گئی تھی اور جسکا اخلاقی اثر عربون کے حق مین بہت بڑا اور بہت اچھا ظاہر ہوا

حمص۔ طبروق۔ درنہ۔ اور بنی غازی وغیرہ پر جو جنگی کارروائیان متخاصمین کی جانب سے عمل مین لائی جارہی ہین اُن کے متعلق صحیح اطلاعین بہم پہونچانا دشوار ہے۔ اور بے تقریباً ابتدا جنگ سے عثمانی افواج موجودہ بنی غازی کا کمانڈر ہے اور وہ عربون کی ایک بہت بڑی تعداد کے جمع کرنے مین کامیاب ہو چکا ہے باوجودیکہ اطالیون کے دو زبردست ڈویژن ساحل برقتہ المرا کے دو شہرون پر قابض ہین لیکن بحالت ظاہر اُن کی فوجین محصور کی حیثیت سے زیادہ

رقبہ نہین رکھتین اور نہ وہ اپنے حفاظتی مقامات کو بحری توپون کی زد سے
آگے بڑہا سکتے ہین اطالوی لائنون پر غضبناک حملون مین عربون کو جو
نقصانات پہونچے اُن مین سے ایک سب سے زیادہ سخت لڑائی مین
الوزبے کے نقصان کی تعداد ۱۰۰ تک پہونچ چکی ہے اس کے مقابلہ مین
روما کے افراط تفریط کی چاشنی سے شیرین کی ہوئی خبرون کے
پڑہنے والے کو بآسانی معلوم ہوسکتا ہے کہ برقتہ الحمرا کے قبضہ وسعت
کو شہر کی دیوارون سے آگے نہ بڑہا سکنے والے اطالیون کا نقصان اس سے
کہین زیادہ ہوچکا ہے اور روز بروز اور زیادہ ہوتا جا رہا ہے جسکا
اندازہ اس واقعہ سے جس کی صحت کا مین ذمہ وار ہون بخوبی ہوسکتا ہے
کہ ایک دفعہ لڑائی مین ایک میدانی توپ کے چھین لینے والے عثمانیون نے
سو اطالیون کو بھی بآسانی زندہ گرفتار کرلیا یقینی طور پر ان گرفتاریون
سے پایا جاتا ہے کہ برقتہ الحمرا مین ترک فایق کا درجہ رکھتے ہین علاوہ
اس کے مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ برقتہ الحمرا مین عثمانی افسرون کی
ہمتین اپنی فوجون کی مستقل مزاجی اور کامیابی سے بہت کچھ
بڑہ گئی ہین۔

حمص کی ۱۵ دسمبر والی جنگ کی ابتدائی افواہین بیحد
اور حد سے زیادہ بڑہی ہوئی معلوم ہوتی تھین۔ لیکن مجھے
جنگی صدر مقام پر پہونچکر معلوم ہوا کہ اس تاریخ کو بطور کمک
دو ہزار اطالوی حمص کے مغرب مین
اُترے اور معہ محصور فوج کے پیشقدمی
شروع کی مگر فوراً ہی ترکون اور عربون

کی ایک قلیل التعداد فوج نے حملہ کرکے نقصان کے ساتھ
انھین خندقون تک پسپا کردیا۔

زوارہ کی گولہ باری کے متعلق مین کسی دوسری جگہ بحث
کرون گا۔

۸۶ء

باب چہارم

تُرکی کیمپ

جبل زاویہ حقیقت مین ایک یونانی شہر کے مانند کوہستانی شہر پناہ مین ایک ایسی بلندی پر واقع ہوا ہے۔ جسکے اِردگرد میدان موجود ہین۔ ہمارے طولانی اور دُشوار گذار سفر کی منزل مقصود یعنے عزیزیہ کے ترکی کیمپ کا جو دہن کوہ مین آباد ہے کوئی پتہ بھی دکھائی نہ دیتا تہا۔ کہ ہمین صاف طور سے یہ مقام نظر آنا شروع ہوگیا۔ الغرض ہم چند منٹون مین ایک ایسی جگہ مین پہنچ گئے جہان ہر ایک شخص کچھ نہ کچھ کام کررہا تہا۔ ایک وسیع اور ہموار قطعہ زمین پر عرب بیٹھے ہوئے بات چیت مین مشغول اور افسرون و سپاہ کے ہاتھ مال و اسباب لگاتار فروخت کررہے تھے۔ سلطانی جنگجویون کے لئے خوراک کی کوئی کمی ظاہر نہین ہوتی تہی کیونکہ ہر ایک سمت مین پیاز۔ آلو۔ کھجور۔ لیمون۔ انڈے۔ گوشت۔ نمک۔ نارنگیان۔ شکر۔ چاول اور روٹی وغیرہ بوریون اور ٹوکریون مین بھرے ہوتے موجود تھے۔ مرغیون وغیرہ کی بہی ایک معقول تعداد موجود تہی۔ لیکن یہ کسی قدر دبلی تھین۔ البتہ قہوہ نایاب ہورہا تہا ایندھن۔ تمباکو اور شکر مقدار مین کم اور قیمت مین یہ چیزین گران فروخت ہوتی تھین یعنے

خوراک کے عام نرخ مین قحط کی کوئی علامت نہین دیکھی۔ چنانچہ مثالاً عرض کرتا ہون کہ تین پاونڈ آلو بحساب دو پنس فی پونڈ۔ اور ایکدرجن انڈے آٹھ پنس کے نرخ اور گوشت فی پونڈ چار پنس کے نرخ سے فروخت ہو رہے تھے وہ ہموار اور چھوٹی چھوٹی روٹیان جو صوبہ طرابلس مین عام طور پر رواج پذیر ہین بہ نسبت دیگر مواضعات وقصبات کے یہان زیادہ گران قیمت پر فروخت ہو رہی تھین یعنے بجاے دس سانٹیم کے بیس سانٹیم کو بیچی جا رہی تھین۔ خوراک کے متعلق مین کہہ سکتا ہون کہ طرابلس کے اندرون ملک مین سالہا سال جنگ جاری رکہی جا سکتی ہے اور اگر اطالوی فوج اندرونی سرزمین مین کوئی عظیم الشان پیش قدمی کرے تو اس حالت مین او سے صرف سمندر سے لائی ہوئی خوراک پر گذارا کرنا ہوگا جس کی فراہمی مین ریت اور ریتیلے ٹیلے ناقابل اعتبار قیدین پیش کرین گے

سوق یعنے بازار کے جنوبی سرے[1] پر کوٹ واقع تھا جو ایک مرکزی صحن کی شکل مین نہایت غلیظ عربون اور اونٹون سے بھرا ہوا تھا۔ اوپر کے درجہ مین ایک وسیع بالاخانہ بنا ہوا تھا جسکی دیوارون مین بندوقین چلانے کی خاطر سوراخ کر دئے گئے تھے اور جن مین سے سلسلہ غاریان اور بیابان کے خوبصورت مناظر خوب نظر آتے تھے بالاخانہ کے عقب مین ایک معقول تعداد مین ایسے کمرے موجود تھے جن مین فرنیچر کچھہ زیادہ نہ تھا۔

گو عزیزیہ مین ترکی افسرون کو بہت کم جسمانی راحت میسر تھی تاہم مین نے شکایت کا ایک لفظ بھی کسی کی زبانی نہین سنا۔ ہر ایک شخص خوش وخرم نظر آتا تھا کیسا عجیب و غریب اختلاف معروف کارزار انگلستانی فوج اور اس فوج کے حالات مین بین طور سے نمایان ہو رہا تھا جو عزیزیہ مین خیمہ زن تھی؟ یہان ایک چھوٹے سے

[1] محفوظ پڑاؤ

کمرے کے اندر جو بہدی وضع کے کونک مین واقع تھا کمانڈر انچیف درفتحی بے
ونیز جاوید بے سویا کرتے تھے۔ کثیر التعداد روبکارات کی لونشت وخواند روزانہ احکام
کا نفاذ کورٹ مارشلونکا انعقاد عربی دفائد کا استقبال یہ سب کام اسی چھوٹے
سے کمرے مین انجام پاتے تھے۔ اور اسپر طرہ یہ تہا کہ اسٹاف کو مجبوراً
کہانا بہی یہین تناول کرنا ہوتا تہا مین نے بحالت ارٹ دہام اس میلے کچیلے کمرے
سے زیادہ تکلیف اور کسی جگہ نہین دیکہی۔

کرنل نشاط بے ہمیشہ میرے اور دیگر غیر ملکیون کے ساتھ جو کیمپ مین موجود
تہے خوش اخلاقانہ برتاؤ کیا کرتے تھے۔ انہین ابتداہی سے ایسی دقتون کا سامنا
کرنا پڑا تھا جنپر صرف چند کمانڈر ہی غور کرنا پسند کرینگے۔ زمانہ گولہ باری کی پریشانیون
مین سے نشاط بے اپنی سپاہ کو اصلی قابلیت سے باہر نکال لائے تہے اور
ان کے اصول جنگ فی الحقیقت ہر ایک نقص سے پاک تھے مثلاً
اطالویون کو للچاکر بیر طبروس کے باہر نکال لینا اور پھر اونہین پوری شکست
دینا کسقدر بہتر تدبیر تہی بہ نسبت اسکے کہ کرنل موصوف نے اپنی فوج غیر
معین زمانہ کے لئے اطالوی جنگی جہازون کی ہر اس انگیز گولہ باری کے زیر
اثر چھوڑ دی ہوتی نشاط بے اور اوسکے لایق مددگار فتحی بے نے اس امر مین کامیابی
حاصل کرلی تہی کہ اپنی فوج کے مختلف اجزا کو خوب متحد کرلیا اور بے قاعدہ عربون
کی کسیقدر فوجی تعلیم وتربیت بہی عمل مین لائی گئی تہی جو کوئی معمولی کام نہین تہا
عام طور پر ہر ایک ترکی افسر فرانسیسی زبان سمجہہ سکتا تھا لیکن فتحی بے جو حال
ہی مین سفارت خانہ پیرس سے وارد ہوا تھا۔ فصیح فرانسیسی بولتا تھا مگر جب
کبہی وہ اپنے چھوٹے سے کتے سے کھیلتا تھا تو اس صورت مین ہمیشہ سلیو
زبان مین اوسے پیار کرتا تھا۔

ہمین اپنی خوش قسمتی سے کئی نامہ نگار ملے۔ یعنی علاوہ ٹلہیم اور گازٹ کے جن کا ذکر مین کسی دوسرے موقعہ پر کرچکا ہون مسرس سپنک رائٹ اور اوسلر کے لطف ہمنشینی نے میرے قیام ترکی کیمپ کے لطف کو بہت کچھ بڑہا دیا تہا۔ چنانچہ ان اصحاب سے میری مفارقت خالی از افسوس نہ تہی۔ اوسلر جو حال مین ہی مراکو کی دلچسپ مہم سے واپس آیا تہا وقت خوش طبع نظر آتا تہا۔ اور اوس سے ملاقات ہمیشہ پرمسرت ہوا کرتی تہی۔ سپنک رائٹ عربون مین بہت ہر دلعزیز ہوگیا تہا۔ چنانچہ اوس کے مخروطی خیمہ مین روزانہ عرب متاکنین کی چھوٹی چھوٹی جماعتین جنمین شیخ بیرونی جیسا ممتاز ممبر پارلیمنٹ بہی شامل تہا۔ موجود رہا کرتی تہین تاکہ اس انگریزی النسل شخص پر اپنی عقیدت و احترام کا اظہار کیا جاسکے۔ سپنک رائٹ کا قدرتی لطف صحبت عربونکی نگاہ مین بوجہ اوسکی ڈاڑہی کے اور بہی بڑہ گیا تہا کیونکہ طرابلس میں ڈاڑہی امتیاز اور بزرگی کی سب سے بڑی علامت سمجہی جاتی ہے۔ نامہ نگار موصوف کا سلیم نامی خدمتگار جو عدن کا ایک مخلوط النسل عرب تہا۔ دن کو ترجمان کی خدمت انجام دیتا اور رات کے وقت اچھے اچھے کھانے پکایا کرتا تہا۔

دوسرے کمرونمین جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔ انجمن ہلال احمر کے ڈاکٹر کپتان ٹہلیم اور میرے علاوہ اسٹاف کے دیگر اراکین بہی مقیم تہے بدقسمتی سے ہماری آمد پر فتح بے غیر حاضر تہا لیکن مسٹر مانیگ جو گذشتہ ایام مین پانچوین بٹالین شاہی فیوزلرس سے تعلق رکہتے تہے۔ اور اسیوقت غاریان جانے والے تہے وعدہ کیا کہ میرا تعارفی خط صاحب موصوف اس شوکت درافسر کو پہنچادینگے جسکی شاندار دلیری اور قابلیت نے تمام عثمانوی تدابیر مدافعت مین

جان ڈالدی تھی۔
گو مجھے اسوقت سے پہلے کبھی مسٹر مارٹنگ سے ملاقات کرنیکا موقعہ نہین ملا تھا تاہم صاحب موصوف سے اسوقت گفتگو کرنا میری بڑی دلچسپی کا باعث ثابت ہوا۔ شدید قسم کی بیچش نے مسٹر مارٹنگ کو بے قاعدہ عربون کے ساتھہ اپنا قیام ترک کردینے پر مجبور کیا تھا۔ میدان کارزار مین ان صاحب کا قیام گو مختصر تھا۔ لیکن اختصار کی کمی کا معاوضہ اون ہولناک و جوش آور واقعات نے کردیا تھا۔ جو اس مختصر زمانہ مین پیش آئے تھے۔ غالباً ناتجربہ کاری یا اس امر کو چھپانا ناپسند کرنیکے باعث کہ اونہین شاہی فوج مین کمیشن حاصل تھا۔ مسٹر مارٹنگ کو طرابلس پہونچنے مین بہت سی مشکلین پیش آئی تھین کیونکہ صاحب موصوف شاہی فیوزلرس مین امتحانی طور سے سکنڈ لفٹنٹ کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ سفاکس مین انہین تو دن تک روکا گیا تھا لیکن آخرکار طرابلس کے ساحل پر ایک بادبانی جہاز مین جانبازانہ و بہادرانہ سفر کرکے جا پہونچے تھے۔ انکی آمد پر ترک افسرون نے بہت اچھا برتاؤ کیا۔ گو یہ صحیح ہے کہ مسٹر موصوف سپاہیانہ حیثیت سے کوئی عملی قابلیت نہ رکھتے تھے کیونکہ وہ کمانڈ کا کوئی حرف سمجھ سکتے تھے اور نہ سمجھہ سکتے تھے۔ تاہم کپتان آمین آفندی نے جو بعض بے قاعدہ عربون کے نگران تھے۔ بڑی مہربانی سے اونہین اپنے ساتھہ رکھنا منظور کیا۔ چنانچہ یہ نوجوان انگریز خوش قسمتی سے نخلستان کے اوس معرکہ کے بہت سے حالات مشاہدہ کرنے کی خصوصیت رکھتا تھا۔ جو ابتدا جنگ کی اثنا مین واقع ہوا تھا اور جسمین دو دو اور چار چار آدمیونکی چھوٹی چھوٹی جمعیتون نے اطالیونکی خوب قطع و برید کی تھی۔ مینے مسٹر مارٹنگ کو اثنا ملاقات مین افسری وردی مین ملبوس اور کمر سے تلوار لگائے ہوئے پایا جو نہ معلوم انہون نے کسطرح زوارہ

مین حاصل کرلی تھی مجھے یہ معلوم ہونے سے خوشی ہوئی کہ میرے ایک ہم ملک
فوجی افسر نے اون اطالوی چوکیون پر مختلف حملے کرنے مین جو نخلستان کے
کنارے پر مکانات کے عقب مین موجود تھین بڑی بہادری سے کام لیا مین اثنار
گفتگو مین لفٹنٹ موصوف کے اس مذاقیہ جواب سے جو انہون نے سنجیدگی سے دیا
تھا متعجب ہوا۔ کہ اونکی وردی کا پھٹ جانا کوئی عجیب بات نہ تھی کیونکہ گیارہ معرکون
مین وہ استعمال کیجا چکی تھی
میدان جنگ کی تکالیف نے جنمین سخت سرد و تر شب بھی شامل تھی مسٹر مانٹیگ
کے قوا پر جنکا نشو و نما نوعمری کے باعث مکمل نہ تھا سخت اثر کیا چنانچہ اونہین
چند ہفتے سوق الدحمہ کے شفاخانہ مین قیام کرنا پڑا تھا اور اسکے بعد نرسی طبی
اسٹاف نے جس نے انکی ہر ایک ممکن خبر گیری مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا
مسٹر موصوف کو عزیزیہ بھیجدیا تھا جہان ایک آرام دہ کمرہ قیام اور دو سپاہی
خدمت گزاری کے لئے مقرر و تعینات کئے گئے تھے جسوقت مین عزیزیہ پہونچا
عین اوسی وقت مسٹر مانٹیگ کو غاریان کے مفید صحت مقام کی جانب روانہ کیا
جارہا تھا تاکہ اس جگہ پہونچکر پوری تندرستی حاصل کرلی جائے مین امید کرتا ہون
کہ مسٹر مانٹیگ پوری طرح اپنے ترکی رفقا کے شکر گذار ہون گے جنہون نے
علاوہ اسکے کہ ایک مرتبہ اپنے زخمی افسرون کو مسٹر مانٹیگ کے آرام کی خاطر
کسقدر تکلیف دینا گوارا کیا تھا اور بھی بہت سی ایسی مہربانیون کی اون پر بوچھاڑ
کی تھی جو دنیا مین اونہین کسی دوسری قوم سے میسر نہین آسکتی تھین وہ گاڑی
جسمین تین گھوڑے جتے ہوے تھے اور جو مسٹر مانٹیگ کو غاریان
لیجانے کے لئے تیار کھڑے تھے اور اس اسباب سے تعلق رکھتی تھی جو اطالویون
سے عثمانی فوج کو بطور مال غنیمت حاصل ہوا تھا اس گاڑی پر یہ الفاظ

تحریر تھے "دو گیارہ جنٹ برسا گلیری البانیہ کی گاڑی" فی الحقیقت البانیہ
کی گاڑی اور شمالی افریقہ کا بیابان باہم دگر عجیب موزونیت رکھتے تھے۔
مسٹر مانٹیگ کو قدرتی طور پر اپنی آئندہ حالت کے متعلق تشویش تھی لیکن مجھے
یہ معلوم ہو کر تعجب ہوا کہ اونہین بظاہر یہ بھی معلوم نہ تھا کہ شاہی یگویشن
افسر اور مسٹر موصوف جیسے ملیشیا کے افسرون کو جنمین کہ سلطنت کے بیرونی حصص
کے افسر بھی شامل ہین نہ صرف ایک غیر ملکی جنگ مین شریک ہونے کی ممانعت
ہے جو ایک کھلی بات ہے بلکہ ایسے ملک مین موجود رہنے کی بھی ممانعت ہے
جہان جنگ جاری ہو گئی ہو یا عنقریب شروع ہونے والی ہو چنانچہ
جنگ اٹلی و ٹرکی کی ابتدا ہی مین ممانعت گردی گئی تھی کہ کوئی افسر ہندوستان
یا مالٹا جاتا ہوا، اٹلی مین قیام نہ کرے مجھے پہلے ہی سے معلوم تھا کہ مسٹر
مانٹیگ کا حق کمیشن ضبط کر لیا گیا تھا لیکن اسوقت صاحب موصوف بہت کمزور
ہو رہے تھے لہذا مین نے یہی مناسب خیال کیا کہ انہین یہ خبر نہ سناؤن
البتہ مین نے ایسی مثالین بیان کین جن مین ممتاز فوجیون نے اپنے ملک کے
فوجی اور انتظامی قوانین کی اجنبی ممالک کی خدمات اختیار کرنے کے باعث
خلاف ورزیان عمل مین لائین تہین اور سزا پانے کے بعد پھر اپنی اصلی خدمات پر
بحال کر دئے گئے تھے حکامان استنبول نے ارادہ ظاہر کیا تھا کہ بصورت انگریزی
فوج سے مسٹر مانٹیگ کا کمیشن خارج کر دئے جانے کے بعد انہین ترکی فوج
مین کمیشن دیا جائیگا اس نوجوان انگریز نے طرابلس کے عثمانی اسٹاف
کی اصلی خدمت یہ انجام دی تھی کہ نخلستان کے کھجور کے درختون مین اپنی
آنکھ سے اکنو برو لے قتل عام کی کارروائی دیکھی تھی چنانچہ ان کی قابل اعتبار اور
صحیح شہادت کی تائید مسٹر مکلاد نامہ نگار لوکل لنڈن گیر جیسے نڈر

نامہ نگاروں نے کی ہے۔ بڑے دن سے تقریباً ایک ہفتہ پیشتر مسٹر مانیٹگ کوہ ناریان سے انگلستان واپس چلے گئے اور جیسا کہ اونہوں نے مجھ سے بیان کیا تھا۔ واپسی کی غرض یہ تھی کہ انگلستان کی عام رائے کو اطالوی مظالم کے برخلاف بھڑکائی جاوے۔ چنانچہ اونہیں بظاہر کامیابی کا یقین تھا۔ لیکن مینے اونہیں جواباً جتا دیا تھا۔ کہ اس قسم کی کوشش کسی قدر کامیابی کے ساتھ مسٹر اسٹیڈ مسٹر مکلا۔ و دیگر اصحاب کے ہاتھ عمل میں آچکی تھی۔ و نیز یہ کہ آجکل تواریخ اپنے آپ کو اس قدر جلد تیار کرتی ہے کہ برطانوی باشندوں کے حافظے سے اکتوبر کے افسوسناک واقعات کبھی کے محک ہو چکے ہونگے مجھے اس امر کا علم نہیں ہے کہ مسٹر مانیٹگ سلطانی فوج مین کمیشن قبول کرینگے یا طرابلس واپس دوبارہ آئینگے۔ بہرحال مسٹر موصوف کے ہاتھ مین کافی مہلت اور وقت موجود ہے۔ چنانچہ مجھے امید ہے کہ وہ کسی دن اپنی دلی خواہش یعنے ایک بڑے جنگجو کی حیثیت سے نام آوری حاصل کرینگے۔

بڑے کونک کے مقابلہ مین ایک عمارت موجود تھی جسکا کچھ حصہ بڑے شفاخانے کے کام مین لایا جاتا تھا۔ اس عمارت کے قریب ہی انجمن ہلال احمر کے ڈاکٹر جنکی آمد عثمانی افواج کے لیئے خداداد امداد تھی۔ سبز خیمون مین فروکش تھے۔ مجھے لبسا اوقات سول اور فوجی ڈاکٹرون سے ملاقات کا موقع ملا چنانچہ مین اُن سے ہمیشہ دلچسپ رفیق کی حیثیت سے ملتا رہا۔ دنیا مین آپ جہان کہیں ہی تشریف لے جائین۔ آپ کو طبیب یا ڈاکٹر سے زیادہ دلچسپ گفتگو کرنے والا کوئی شخص نہ ملے گا۔ کیونکہ ان اصحاب کو اپنی خطرناک تجارت مین ہمیشہ کان دھر کر سننے والے اشخاص سے واسطہ پڑتا ہے۔ مجھکو بہت دلچسپ معلومات جو یاد رکھنے کے قابل

ہین ترکی طبی اسٹاف سے حاصل ہوئی ہین۔ مثال کے طور پر عرض کرتا ہون کہ زخمی عربونکی کیفیت جو بعض حالات مین عمل جراحی کے لئے کلوروفارم سونگھنے سے بالکل انکار کرتے تھے۔ مجھے انہیں ڈاکٹروں سے معلوم ہوئی عرب مرد اپنے بازوؤن اور ٹانگونکی قطع و برید بلا کسی بیہوشی کی دوا کے اطمینان سے برداشت کیا کرتے تھے لیکن یہ واقعہ یورپین لوگون کو مشکل سے باور آئیگا جو جسمانی اور دلی تکالیف مین زیادہ مستقل مزاج ثابت نہیں ہوتے ہین کہ ایک غریب عرب عورت پر جسکے پہلو مین اطالوی گولی نے زخم پیدا کر دیا تھا بغیر کسی بیہوش کن دوا کے دیر تک عمل جراحی ہوتا رہا۔ اور گولی نکالنے کی خاطر زخم کو خوب گہرا کر دیا گیا تھا۔ تاہم اس بیچاری عورت نے ساری تکلیف بغیر کراہے برداشت کی

اس موقعہ پر یہ بات ناظرین کو اپنے ذہن مین محفوظ رکھنی چاہیئے کہ پھٹنے والے گولے اور گولیون سے جو زخم پیدا ہوتا ہے وہ بہت گہرا اور شدید قسم کا ہوتا ہے۔ زمانہ حال کی جدال و قتال مین ان گولے اور گولیون کا استعمال علاج پذیر نہین ہے لیکن اس سے دو باتین ظاہر ہوتی ہین اولاً اطالوی پلٹنون کی بے اثر نشانہ بازی حتی کہ وہ خندقون مین سے اپنے جسمونکو ضرورت کے مطابق اٹھائے بغیر فیر کیا کرتے تھے دوسرے اطالیون کی بحری اور میدانی توپون کی بڑی تعداد جنکو یہ لوگ اپنے ساتھ کام مین لایا کرتے ہین۔

عین زارہ مین آب رسانی کا ذریعہ جیسا کہ اوسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے چشمے تھے۔ لیکن جب سے ہیڈ کوارٹر عزیزیہ کو تبدیل ہو گیا تھا اوسوقت سے ہمین صرف دو کنوؤن پر گذارا کرنا پڑتا تھا۔ جنمین سے ہر ایک دن بھر پانی

دینے کے بعد رات کو خشک ہو جایا کرتا تہا چنانچہ ان سے باری باری پانی حاصل کیا جاتا تہا ان کنوؤں کا پانی اسقدر خراب تہا کہ کیمپ میں کسی بیماری کا زور نہ ہونا داخل تعجب تہا۔ ہماری آمد سے پہلے یہاں چند وارداتین ہیضہ کی ہو چکی تھین لیکن فی الحال بالکل امن تہا۔ ۱۰۔ ڈسمبر کو ایک ترک افسر یعنی عفقت بے کا جنازہ میرے خیمے کے سامنے سے گزرا جسکے ساتہہ افسر اور سپاہ موجود تہے اور جو بغرض تدفین پہاڑ کی چوٹی پر ایک چھوٹے سے قبرستان کی جانب لیجایا جا رہا تہا۔ چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ بخار سے کیمپ میں یہ پہلی موت واقع ہوئی تہی۔ گو اس کے بعد کیمپ مین اس مرض سے کوئی دوسرا سانحہ پیش نہیں آیا تاہم اس کا فوری اثر ہر اس انگیز تہا۔ زمانہ حال کی افواج مین بخار کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ جنوبی افریقہ مین اس مرض کی بھینٹ بہی اوسی قدر آدمی چڑہے۔ کہ جتنے بوئرون کی گولیوں کے نظر ہوئے تہے۔ اس مرض کے جراثیم خاص کر خوراک اور پانی کے ذریعہ سے جسم مین داخل ہوتے ہیں۔ چنانچہ تھوڑی سی خبرداری اور پرہیز سے اسکی سرایت سے محفوظ رہا جا سکتا ہے مین نے اور میرے رفقا نے یہ قاعدہ مقرر کر لیا تہا کہ ایک بوتل پرمنگنیٹ آف پوٹاش کے تیز عرق سے بھر دی جاتی تہی اور اس دوا سے جب بوتل کو خوب صاف کر لیا جاتا تہا تو اسمین ایسا پانی بھر دیا جاتا تہا جسمیں پندرہ منٹ جوش دینے کے بعد ٹھنڈا کر کے سوڈیم ایسڈ آف سلفیٹ شامل کر دیا جاتا تہا یہ دوائی پانی کی تمام برائیون کو دور کر دیتی ہے یہ تقریباً ناممکن تہا کہ جنوبی افریقہ کے کیمپون مین پانی کو جوش دینے کا مناسب انتظام کیا جا سکتا۔ کیونکہ ہمین ایسی حالت میں بہی جبکہ اسکام کے انجام دہی کا موقعہ ملتا تو ہمارے

پاس وہ عجیب وغریب ساز وسامان موجود نہ تھے جو جاپانی فوج کے ساتھ کوریا اور منچوریا مین رہا کرتے تھے۔ علاوہ ازین پانی گرم کرنے کے قواعد کی غیر دلپذیری و نیز بعض سپاہ کا تشنگی سے جلد پریشان ہو جانا بھی ایسی وجوہات تھین۔ جنکی باعث مرض تپ کے روک و تھام مین دقتین واقع ہوتی تھین مین نے ایسے سپاہی بھی دیکھے ہین۔ جو گرمی مین سفر کرنے کے بعد صف بندی کی ترتیب کا خیال نہ کرکے پانی پینے کے لئے دوڑے چلے جاتے تھے اور کسی ندی نالے مین ایسا غلیظ پانی پینے سے ذرا بھی نہ ہچکچاتے تھے۔ جسمین کوئی مرا ہوا اونٹ پڑا ہوا ہو۔ جنوبی افریقہ مین بلاک ہوس کی خطوط مین فرصت کے وقت بھی ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہوا کرتی تھی جو سپاہ پر پانی جوش دینے کے تاکید و نگرانی عمل مین لاتا۔ بہرحال اگر یہ ساری احتیاطین عمل مین لائی بھی جائین تاہم نسل انسانی کی دشمن خانہ زاد مکھی موجود رہیگی جو ایک ایسا خطرہ ہے کہ رات کو اوڑتا اور روز روشن مین بربادی پھیلایا کرتا ہے۔ بعض مقامات مین مکھیون کی ترکی کیمپ مین اسقدر کثرت تھی کہ ایسے خیمے بھی دکھائی دیئے جو مکھیون سے سیاہ ہو رہے تھے۔

ہمارے غلیظ کیمپ مین حفظ صحت کے انتظامات کی اسقدر کمی تھی کہ کیمپ کے بعض حصے بقول ایک تیز مزاج کرنل کے ایجین اصطبل ہو رہے تھے۔ حفظ صحت کے انتظامات جہان تک اون کا تعلق معمولی نگہداشت سے ہے بالکل موجود نہ تھے۔ عرب گروہ جنمین عورتین اور بچے بھی شامل ہوتے ہین میلے کچیلے چیتھڑے لگائے ہوئے وہ بہ تعداد کثیر ایک ہی جگہ جمع رہتے تھے۔ مکھیون کی بڑی کثرت تھی اور پینے کے لئے خراب پانی دستیاب ہوتا تھا۔ ایسی حالت مین کون شخص کہہ سکتا ہے کہ ہیضہ پھیپھڑے

یا سیہادی بخار کے جراثیم کے لئے ہمارے کیمپ سے بہتر پرورش گاہ ملسکتی تہی۔لیکن کوئی مہربان قادرمطلق بہادر محافظان اسلام اور محبان وطن اشخاص پرنظر عنایت رکہتا تہا چنانچہ کسی مرض کے باعث بہت کم اموات واقع ہوئین - ۱۱- دسمبر کو وہی عجیب جرمن شخص جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے۔ بال بکھیرے ہوئے خوش خوش دکہائی دیا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ کوئی سندیافتہ طبیب نہ تہا بلکہ طبی طالب علم طرابلس پہنچنے مین اسکی غرض یہ تہی کہ چار ہزار فرانک ماہوار پر ڈاکٹری خدمت انجام دے لیکن یہ امید سبدل بہ مایوسی ہوگئی - کیونکہ ترکون نے دو ہفتہ بعد کہدیا کہ تمہارا گھر واپس جانا ہی بہتر ہوگا - چنانچہ اس ڈاکٹر نے اپنے وطن کو بناراضی واپسی اختیار کی - اسی اثنار مین عربون کا فوجی شفاخانہ احمد بن سلامہ نے جو ایک ذہین ٹیونسی عرب تہا قایم کیا اور دس عربون کو جو میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تہے صف باندھکر کھڑا کیا گیا اور اُن کا سلسلہ تعلیم اسطرح شروع کیا کہ ایک شخص میدان جنگ مین زخمی ہوکر گر پڑا اُسے اوٹھاکر ایک چارپائی پر رکہا گیا اور عربون کو سمجہایا گیا کہ اوسکو کسطرح اوٹھاکر میدان جنگ سے اپنے کیمپ مین پہنچایا جائے - یہ ساری زیر تعلیم جماعت بلکہ مصنوعی نعش بہی اس طریقہ تعلیم پر کھلے بندون ہنس رہی تھی - اسکے برخلاف سوڈان کے کالے آدمیون کی حالت کچہ اور ہی پائی جاتی ہے جو قواعد کو قابل مضحکہ سمجہنے کے بجائے بڑی دلچسپی اور سنجیدگی سے یہ خدمت انجام دیتے ہین سوڈان مین کالی فوجین نشانہ بازی اور اسکواڈ کے کام مین اسقدر غلو کرتی ہین کہ پریڈ ختم ہوجانے پر وہ ایک جگہ جمع ہوکر کئی کئی آدمی باہم ایکدوسرے سے قواعد لینے لگتے ہین -

۱۰-۹-۱۱ - ڈسمبر یعنی دو دن مین کپتان عفقت بے کے سوا اور چھ عرب پہاڑ کی چوٹی پر جو میرے خیمہ سے پچاس گز بلندی کا فاصلہ رکھتی تھی دفن کئے گئے ان اموات مین زیادہ تعداد ان زخمیون کی تھی جو تازہ ترین معرکہ مین گھائل ہوئے تھے۔ ان آبنوش ترک اور عربونکی مرتے دم تک قوت برداشت کا قائم رہنا۔ حیرت انگیز ہے میدان کارزار سے عزیزیہ تک ایک عرب پورے اٹھائیس میل پیدل سفر طے کر کے آیا تھا اسکے جسم مین گولیون کے سات زخم تھے۔ علاج کے بعد جب او سکو غاریان کے اعلے شفاخانہ مین بھیجا چاہا تو اُسنے واپسی میدان جنگ پر زور دینا شروع کیا۔

اس بیابانی کیمپ مین تکفین و تدفین کا سیدھا سادا طریقہ اون پر اثر ساز و سامان کے ساتھ عمل مین نہیں لایا جاتا۔ جو ایسے موقعون پر ہماری فوجون مین موجود رہتے ہین۔ چنانچہ ترک و عرب صف باندھکر جنازے کے ساتھ نہین چلتے قبر پر بندوقین نہین چلائی جاتی ہین اور نہ الوداعی بگل بجایا جاتا ہے تاہم عفقت بے کے جنازے مین ایک قسم کی عظمت پائی جاتی تھی ایک عرب نے امام کی خدمت انجام دیتے ہوئے قرآن (مجید) کی وہ سادہ اور باموقع آیات پڑھین جو جنازے کے لئے مخصوص ہین۔ افسر مذکور نے اپنے خاندان اور وطن سے دور ہوکر اپنے بادشاہ اور اسلام کی خاطر اُن دشمنون سے جنگ کرتے ہوئے جنہون نے اُسکے ملک پر غیر منصفانہ حملہ کیا تھا۔ داعی اجل کو لبیک کہا تھا۔ یقیناً ایسے ہی آدمیون کے لیے جنت کی برکات اور مسرتین مخصوص ہین۔ عظیم الشان پیغمبر عرب کا حیرتناک مذہب اسلام جو کروڑون بندگان خدا کی موت و زیست مین رہنمائی کیا کرتا اور اونہین حیات جاوید کی امید سے خوش و خرم رکھتا ہے مشرقیونکی

امداد بغیر سال بسال افریقہ مین برابر اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔ صدیان گزر گئین کہ یہ مذہب شمالی صوبجات مین ابتدا کے اشاعت حاصل کر کے ہمیشہ مشرقی اور مغربی حصص برّ اعظم سے تازہ نو مسلم حاصل کر رہا ہے اگر مسئلہ ارتقا کا یہ اصول صحیح ہے کہ صرف افضل ترین شے باقی رہا کرتی ہے تو مذاہب انسانی کی خوبی کا استحان بھی اسی اصول سے ہو سکتا ہے۔ لیکن اس صورت مین شمالی افریقہ اور ایشیا کے بڑے حصّون مین عیسائیت کے دعوے افسوسناک طریقے سے ناقص ثابت ہون گے۔ کارتھیج اور اسکندریہ کے چرچ اور عیسائی زندگی کے وہ شاندار مناظر جو ٹرٹل لین۔ سائپرین۔ آگسٹائن۔ سینٹ سن۔ اور سائیرل تصانیف سے ظاہر ہوتے ہیں وینڈل حملہ آورین اور اُن کے فاتح اور بلساریس افواج یہ سب حرف غلط کی طرح صفحہ دنیا سے مٹگئے ہین۔ جبل زادیہ کی چوٹی پر ایک بزرگ کا مقبرہ تعمیر ہے جہان عثمانی افواج کھڑی ہو کر دشمن سے خواہ وہ آسمان یا زمین پر نمودار ہو مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھین۔ ہوائی جہاز جنھون نے حملہ آورون کی خدمت بے مثل طریقے سے انجام دی ہے۔ عزیزیہ تک پہنچنے کی کبھی جرأت نہ کر سکے تھے۔ لیکن ۲۱۔ ڈسمبر کو ایک ہوائی جہاز ہمارے کیمپ پر وارد ہوا۔ جو دور سے ایک بہت بڑا پرند معلوم ہوتا تھا ہوا باز بآسانی دکھائی دیتا تھا اور سفید دھات جو مشین کی ساخت مین استعمال کی گئی تھی۔ سورج کی روشنی مین خوب دمک رہی تھی۔ جہاز ہمارے مرکز کیمپ سے بہت دور اور زمین سے دو ہزار گز بلندی پر پرواز کرتا رہا اور اگر یہ ہمارے کسی قدر زیادہ قریب ہو جاتا تو اس پر ہم اپنی قسمت آزمائی اسی طریقے سے کرتے جیسے کہ انگلستان مین شکاری پرندونکا شکار کیا کرتے ہین

شکار کی تمثیل اختیار کرتے ہوئے یہ فرض کیجئے کہ ایک پرند اڑا چلا آتا ہے۔ آپ نے اپنی ماؤزر بندوق اوٹھائی اور اُسپر فیر کیا۔ چنانچہ یہ پرند حو دراصل ہوائی جہاز ہو۔ خوفناک آواز سے زمین پر گر پڑا۔ مذہب عیسائیت کا مفسر اور بک آف جاب کا مصنف دونون یہودیون کے خدا یہوواہ کی تفریح کا ذکر کرتے ہوئے ایک بڑی مچھلی کا کانٹے سے شکار کئے جانیکا عجیب حال بیان کرتے ہین۔ پس اسی طرح ہوائی جہاز کو گولی مار کر گرا دینا بھی دیوتاؤن کے نمرہ شکار مین شامل کیا جا سکتا ہے گو ایک مرتبہ اس جنگ مین ہوائی جہاز کے بازوؤن کو گولیون سے چھید ڈالا گیا تھا تاہم اس ترکیب سے کوئی بڑا نقصان نہین پہنچا گیا ہے۔ مجھے خیال آیا ہے کہ اگر ہمارے شوقین اور پیشہ در ہوا بازون مین سے چند اشخاص اپنی مشینون کو سرحد پار پہنچا کر اس بہادر فوج کے شریک حال ہو جائین جو اپنے دشمن کے مقابلہ مین بہت زیادہ مزاحمتون مین گھری ہوئی ہے۔ تو ادن کے لیئے یہ مہم دلچسپی سے خالی ثابت نہ ہوگی۔ بیابان پر پرواز اطراف و جوانب کی عجیب اشیاء مصر و ہند کے ہر ایک مسلمان کا گرمجوشانہ شکریہ اور خطرہ کا وہ ذائقہ جو زندگی کی بہت مہمون اور تجربات مین خفیہ سحر کاری پیدا کر دیا کرتا ہے یہ سب باتین ایسی ہین کہ علاوہ کافی اُجرت کے بہ نسبت اسکے زیادہ دلچسپ ثابت ہونگین کہ وہ برڈک لینڈ یا ہنڈن پر فضول چکر لگایا کرین۔

ان ہوائی جہازون نے اطالویون کو عرب حملہ آورون کے جمع ہونے اور طرابلس کے اطراف ترکی کیمپ کے عام انتظامات کے متعلق فراہمی معلومات کی خدمات بہت اچھے طریقہ سے انجام دی ہین اور گو جنگی غبارے وقتاً فوقتاً

بمب وغیرہ پھینکنے کے کام مین لائے گئے ہین۔ لیکن ابھی تک یہ طریقہ حملہ آوری بالکل ناکارہ ثابت ہوا ہے ایک مرتبہ سوق الدجنہ کے ترکی جنگی اسپتال پر بمب پھینکے گئے جنکے ٹکڑے اگرچہ پھٹنے کے بعد چارون طرف پھیل گئے تھے لیکن جیسا کہ ایک ترکی ڈاکٹر نے بیان کیا کہ بفضل خدا کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ ہوابازون کی یہ دست درازی بالکل ناقابل معافی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا جنگی اسپتال پر ایک بڑا علم ہلال احمر کا لہرا رہا تھا جو ہوابازون کو صاف دکھائی دے رہا تھا۔ پس ایسی حالت مین غلط فہمی کا عذر بیہودہ ہے۔ مین اس مسئلہ پر بدین وجہ زور دینا چاہتا ہون کہ وقتاً فوقتاً سفید علم اور سرخ صلیبی جھنڈے کے قصداً ناجائز استعمال یا ان سے بے پرواہی برتنے کے الزام کے متعلق متعدد لغو و بیہودہ تحریرات شائع کیجاتی ہین۔ چنانچہ جنگ جنوبی افریقہ کے متعلق بعض انگریزی اخبار نویسون نے یہ بہتان باندھا تھا کہ اُن مخصوص حقوق سے جو ان دونون جھنڈون سے وابستہ ہین۔ بوئر لوگ بے پرواہی برتا کرتے تھے۔ مین اس بات سے انکار کرنے کے لئے آمادہ نہین ہون کہ کبھی کبھی ارادتاً فوجی شفاخانون یا سفید جھنڈون پر گولیان برسائی جاتی ہین تاکہ اِس ترکیب سے کچھ فرصت کا وقت ہاتھ آجائے یا کوئی اس سے بھی زیادہ بُرے ارادے سے یہ فعل شنیع عمل مین لایا جاتا ہے اسکا جواب صرف یہی ہوسکتا ہے کہ تمام فوجون مین انسان نما درندے موجود رہا کرتے ہین لیکن بوئرون کے متعلق جو عام اور فیاضانہ الزامات لگائے گئے ہین وہ بالکل بے بنیاد تھے۔ بوئر فوج ایک ایسی فوج تھی جو ہمارے ساتھ باعزت طریقہ پر جنگ کرتی رہی اور جسکے ساتھ مصروف بہ جدال و قتال ہونا ہماری

کوئی ہتک کا باعث نہ تہا۔ مین دریافت کرتا ہون کہ آیا ایک سفید علم یا صلیب سُرخ کا نشان زمانہ حال کی کسی جنگ مین کیا وقعت رکہتا ہے ؟۔

ممکن ہے کہ کوئی شخص بعض منافقانہ بیانات کی بناء پر یہ خیال کرنے لگے کہ یہ علم مکان گرجا یا مینار کی طرح بہت بڑے اور بلند ہوتے ہون لیکن حقیقت کچہہ اور ہی ہے۔ زمانہ حال کے معرکے بڑے وسیع رقبون پر واقع ہوا کرتے ہین۔ اور ایک سفید جھنڈا (چونکہ اس قسم کی چیزین سپاہی اپنے ساتہہ نہین رکہتے ہین) غالباً ایک دستی رومال یا قمیص کی دہجی ہوا کرتی ہے جو رائفل کی نال پر باندھکر بلند کیجاتی ہے۔ پس جوش و خروش و ہوان زمین کی ناہمواری اور فاصلہ کی طوالت جو رائفل یا توپ کی زد کے لئے درکار ہوا کرتی ہے ایسے سوانحات ہین کہ مذکورہ بالا قسم کا جھنڈا نہ دکہائی دیا جانا داخل تعجب نہین ہوسکتا۔ جنگ جنوبی افریقہ کی ان دو مثالون کو لیجئے جنمین امن و اطاعت کا یہ نشان بلند کیا گیا تہا۔ نکلسن نک کے شدید معرکہ مین ایک نن کمیشن افسر نے بظاہر یہ خیال کرکے کہ انکی سپاہ جن کی تعداد بہت تھوڑی رہی محصور ہوگئے تہے اور امداد پہنچنی ناممکن ہورہی تہی۔ سفید جھنڈا بلند کردیا تہا حالانکہ واقعہ یہ تہا کہ اوسکے اطراف و جوانب مین بارہ سو سپاہی چھپے ہوئے تہے۔ دوسری مثال سپیین کاپ کی کیفیت یہ ہے کہ سپیین کاپ مین ہماری سپاہ دلیری سے بوئرون کی صحیح اور جچی ہوئی آتش باری کا گھنٹون مقابلہ کرتے رہے اسی اثنا مین کسی شخص نے سفید جھنڈا علم کردیا۔ چنانچہ بوئرون نے فیر موقوف کردیئے۔ اور انکی ایک جماعت محفوظ مقامات سے نکلکر برٹش سپاہ کی جانب بڑہنے لگی اوسی وقت کرنل تہارنی گرانٹ خندق مین سے کودکر مٹی کے ڈھیر پر جا پہنچا اور چلاکر کہنے لگا "واپس ہوجاؤ تم حرحرا ہو"۔ مین

کبھی ہتیار نہ ڈالونگا،، بوئرون نے اسپر چٹانون کے پیچھے واپسی اختیار کرنی شروع کی لیکن اسی اثنا مین اونپر آتشبازی دوبارہ شروع کی گئی۔ جس سے کسی قدر نقصان پہنچا۔ فوری طور سے یہ واقعہ مکروہ نظر آئے گا اور اگر فی الحقیقت ہماری سپاہ نے ہتیار ڈالنے سے انکار کرنے کے بعد قصداً ان واپس ہونیوالے بوئرون پر گولیان چلائین تو اُن کا یہ طرز عمل ناقابل معافی ہے لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ چھوٹی سی سفید دہجی جو سفید جھنڈے کے بجائے بلند کیگئی تہی ہماری سپاہ کی بڑی تعداد کو دکھائی نہ دے سکی۔ فوجی شفاخانے کی گاڑیون پر ارادتاً گولہ باری کا الزام بدیںوجہ زیادہ قابل گرفت نہیں ہے کہ تین ہزار سے پانچہزار گز تک کوئی جھنڈا خواہ کتنا ہی بڑا کیون نہ ہو زیس کی عمدہ سے عمدہ دوربین میں سے بہی صرف ایک ایسا دہبہ نظر آتا ہے جو ناقابل امتیاز ہوا کرتا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ میرے ایک رفیق نے دارالعوام مین مسٹر ہارکورٹ سے دریافت کیا کہ آیا صاحب موصوف موجودہ جھنڈے کو جو پارلیمنٹ کی عمارت پر نصب ہے ایک ایسے نشان سے تبدیل نہین کرسکتے ہے۔ کہ جسکی جسامت معقول وسیع ہو اس سوال کے جواب مین ہمیں موجودہ نشان کا عرض و طول سنکر جو کوچہ مین سے بہت بے مقدار معلوم ہوتا تہا۔ بڑی حیرت ہوئی۔

انجمن ہلال احمر کے خیمے پہاڑ کے نچلے دامنون مین وسیع قطعات پر پھیلے ہوئے تھے۔ اور اُس عمارت کے بالکل ہی قریب واقع تہے جو شفاخانے کا کام بین لائی جاتی تہی۔ اِس بڑے کیمپ مین جو عربون اور اونٹون سے معمور ہورہا تہا۔ سول ڈاکٹرون اور اُن کے فوجی رفقار کو بلاشبہ کثیر کام درپیش تھا۔

چونکہ کسی شخص کو مجھے ترکون سے ہمدردی ہونے مین شبہ نہیں ہو سکتا ہے لہذا
مین عزیزیہ کے طبی اسٹاف کی کارگزاری کے متعلق بلکتہ چینی کی جرأت کرتا
ہون۔ ان سولین ڈاکٹرون کی ایثار نفسی نے جنمین سے ایک صاحب نے اپنی شادی
کو جو عنقریب ہونے والی تھی غیر محدود زمانہ تک ملتوی کرکے قسطنطنیہ سے
اس خود اختیاری خدمت پر سفر اختیار کیا تھا۔ ونیز دیگر ڈاکٹرون نے اپنا
کثیر المنفعت پیشہ ترک کرکے طرابلس مین اپنی ذاتی خوشی سے سکونت اختیار
کر رکھی تھی۔ گو میرے دلمین نہایت عمیق اثر پیدا کیا تھا۔ تاہم باوجود ان ساری
خوبیون کے مجھے اندیشہ ہے کہ مین ہلال احمر یا فوجی اسٹاف کو کیمپ کی طبی
نگرانی پر کامل مبارکباد نہین دے سکتا ہون۔ اور گو ہمین یہ بات بھی فراموش
نہین کرنی چاہیئے کہ ہمارے کیمپ عزیزیہ مین میلے کچیلے خرقہ پوش
عربون اور غلیظ اونٹون کے داخلہ کا سلسلہ مسلسل جاری تھا۔ پھر بھی کوئی
معقول وجہ کیمپ کی اس حالت اور طبی اسٹاف کی اس ناکامیابی کے متعلق
پیش نہیں کی جا سکتی کہ صفائی اور حفظ صحت کے ابتدائی اور سہل ترین اصول
کے متعلق ذرا بھی توجہ نہیں کی جاتی تھی گو ایسی آسانی سے کھودی جانے
والی زمین مین حفظ صحت کے کام آسانی سے تعمیر کئے جا سکتے تھے۔ تاہم
ایسی کوششون کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی ہے۔ چنانچہ اس بے پرواہی
کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُن وسیع رقبون کے بہت سے حصّون مین جنمین آدمی اور
اونٹ وغیرہ پھیلے ہوئے تھے۔ زمین ناقابل بیان غلیظ تھی اور ہوا مین
بہت بری بدبو پیدا ہو گئی تھی۔ خود طبی خیمون کے بہت قریب اونٹون کے
بال اور جانورون کی آلائش پھیلی ہوئی تھی۔ جو قدرتی طور سے ہر قسم کی مکھیون
کے لیئے بڑی تعداد مین جمع ہونے کا ذریعہ تھی۔ حالانکہ یہ صاف ظاہر ہے

کہ کھیان مرض کے جراثیم لاتی ہین گو یہ ممکن تہا کہ پہاڑ کے داسن مین یورپینون کے واسطے ایک قطعہ زمین مخصوص کردیا جاتا اور عربونکو بازار کے جنوبی سرے میدان مین جگہ دیجاتی۔ لیکن بحالت موجودہ یہ بہادر مگر غلیظ جنگجو بظاہر اس امر کی اجازت رکہتے تہے کہ وہ جہان چاہین بیٹہ جائین اور جس خیمے کے قریب چاہین اپنے بلبلاتے ہوئے اونٹون کے ساتہہ نہایت غیر خوش آیند جماعتین بناکر فروکش ہو جائین۔ صرف یہی نہین بلکہ جہانتک مجہے علم ہے باقاعدہ سپاہیونکو پانی جوش کرنے کے لیے مجبور نہین کیا جاتا تہا۔ حالانکہ ایسا نہونا تندرستی کے لیے خطرہ عظیم کا باعث ہوسکتا تہا۔ مختصر یہ کہ کیمپ ہیضہ۔ بخار۔ اور ورم معدہ وغیرہ کے جراثیم کی مخصوص پرورش گاہ بنا ہوا تہا۔ لیکن مہربان خداطر ابلیس کے ان بہادر محافظین کی حمایت کررہا تہا۔ چنانچہ یہ جانباز اُن خطرناک سختیون سے محفوظ رہے جو ان کی غفلت و نافابلیت کے باعث پیدا ہوسکتی تہین ــــ

اگر کوئی شخص کیمپ کی حفظان صحت کے متعلق عزیزیہ و دیگر مقامات کو زیر نظر رکہکر رائے قائم کرے تو اوسے بلا شبہ معلوم ہوجائیگا کہ عثمانیہ افواج کے طبی اسٹاف نے وہ ترقی نہین کی ہے جسنے سلطان کو دنیا کی بہترین افواج مین سے ایک اعلےٰ فوج کا بادشاہ بنادیا ایک ترکی افسر نے جو مجہ سے اِس مسئلہ پر بحث کررہا تہا۔ اپنے طبی اسٹاف کی پس ماندگی کو تسلیم کرتے ہوئے۔ بیان کیا کہ متمول انگلستان کے وہ شدید نقصانات قابل توجہ نہین جو جنگ جنوبی افریقہ مین امراض کے باعث واقع ہوئے تھے۔ اوسکا یہ خیال بہی صحیح تہا۔ کہ ہمنے اس خوفناک جنگ سے فوجی اور طبی کامونکی بے ڈہنگی آمیزش سے عجیب گڑبڑ پیدا کردی تہی۔ چنانچہ ہمارے نقصانات کی عظیم

تعداد جو معدے کی بیماریون کے باعث ہمین برداشت کرنی پڑی ہی تواریخ
مین ایک ایسا باب بناتی ہی جو سراسر ہماری ذلت اور کمقدری سے پر ہے۔ مجھے
اون مریضون کا حال خوب اچھی طرح یاد ہے جو ترکی مین پر صرف ایک دائر
پروف چادر بچھائے پڑے رہا کرتے تھے۔ اس نامبارک جنگ مین کتنی
ہی خوش وخرم اور آیندہ ترقی کی اُمید سے بھری ہوئی جانون کا رشتہ
حیات منقطع کر دیا گیا لیکن یہ جانین بچائی جا سکتی تھین بشرطیکہ ہمارا بھی
اسٹاف وہی دانائی و قابلیت رکھتا ہوتا جو چند سال بعد جنگ روجاپان مین ظاہر
ہوئی ہے۔ امراض معدہ سے ہمارے نقصانات اسقدر بڑھ گئے تھے کہ
بارہ ہزار اموات مین سے جو مختلف امراض کے باعث واقع ہوئیں تھین
کثیر تعداد معدہ کی شکایتون کی نذر ہوئی تھی حالانکہ جنگ مین زخمیون کی
اموات صرف آٹھ ہزار تھین۔ جاپانی افواج کے اصلی نقصانات مین امراض
معدے کے باعث ایک فیصدی سے بھی کم اموات کا نقصان پہونچا
تھا۔ چنانچہ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ آخر کار جاپانیون نے اس مرض
منحوس کے تباہ کن حملونکو جو ابھی تک زمانہ حال کی فوجون کیساتھ ساتھ چلتا
رہا ہے۔ پسپا کر دیا تھا۔ زمانہ حال کی ساری جنگون مین کثرت امراض کی
افسوسناک شکایت سنی جاتی ہے۔ محاربات فرانس و جرمن۔ روس و ٹرکی
ونیز کیوبا۔ جنوبی افریقہ۔ چین اور وہ معمولی لڑائیان جو فرانس کی جانب
سے مدغاسکر اور ٹانگانگ مین وقوع پذیر ہوئی ہین۔ ان سب مین بخار
اور شکایات معدہ تقریباً ایسے ہی تباہ کن ثابت ہوئے ہین جیسے کہ
گولے اور گولیان۔ پس اس حالت مین کسی فوجی تواریخ نویس سے کوئی
معذرت اس امر کی طلب نہیں جا سکتی کہ بحالت جنگ وہ کیون طبی اسٹاف

کی خصوصیت پر زور دیتا ہے۔ اکثر اشخاص جنہین فن طب سے کوئی مس نہین ہوتا ہے طبی ترقی کی سست رفتاری پر غصہ ظاہر کیا کرتے ہین۔ اور اونکا یہ فعل کسی طرح بھی تحیر کن نہین کہلایا جا سکتا ہے کیونکہ جو نتایج ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے ہین وہ اسقدر اہم اور ہمارے اعزہ و اقربا کی زندگیان اس قدر پیش قیمت ہین کہ ہم بمشکل اپنے بے صبری ضبط کر سکتے ہین۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ ہمارے آنکھون کے سامنے تحقیقات جراثیم نہایت سست رفتاری کے ساتھہ ترقی کر رہی ہو۔ سیماوی بخار کے لیئے آج سے چوبیس سال پیشتر ٹیکے کا مادہ تیار کرکے جانورون پر تجربہ کیا گیا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ ایسے جراثیم کی روز افزون ترقی کن تعداد اس ٹیکے کی گرمی سے مر جاتی ہے۔ اور جانور جنپر تجربہ کیا گیا تھا۔ امراض سے محفوظ رہ سکتے ہین۔ لیکن ۱۸۹۶ء تک یہ مادہ کسی انسان پر استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ برلن کے دارالعمل مین پروفیسر فیفر اور کاتی نے اسی سال ایک ملازم لڑکے پر اس ٹیکے کا تجربہ کیا۔ بعد ازان ۱۸۹۹ء مین ڈاکٹر رائٹ کی توجہ سے کسی قدر آزمائشی کوششین انگلستان کی اوس فوج مین اس ٹیکہ کو رواج دینے کے متعلق عمل مین لائی گئین جو جنوبی افریقہ روانہ ہونیوالی تھین تاکہ وہان پہنچنے کے بعد شکایت معدہ لاحق نہ ہونے پائے جس فوجی جہاز پر مین سوار تھا اوسکے ہر ایک افسر نے اپنے جلد مین یہ مادہ داخل کرانا منظور کیا۔ لیکن ہمین سب سے بڑی دقت لوگون عام سپاہیون کی تھوڑی ہی سی تعداد فراہم کرنے مین پیش آئی جنھیں ہم ٹیکہ لگانا چاہتے تھے۔ اس قسم کے گاہے ماہے وقوع پذیر ہونے والے کامون کے صحیح نتایج معلوم کرنا ایک مشکل امر ہے لیکن عام حالت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ٹیکے

کا نتیجہ نہایت قابل اطمینان تہا۔ اُسوقت سے لیکر ابتک اس مادّے کا جبریہ استعمال وسیع پیمانہ پر عمل مین لایا گیا ہے اوس سے عجیب وغریب فوائد حاصل ہوچکے ہین۔ جاپانیون نے اپنی سپاہ کے لئے اس ٹیکہ کا جبریہ قانون مقرر کررکہا تہا۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کرچکا ہون جاپانیون مین معدے کی شکایت وتپ سے اسقدر کم اموات واقع ہوئیں کہ جو تقریباً نہ ہونے ہی کے برابر ہین۔ روسی فوجونمیں جہان جاپانیون جیسی اعلےٰ درجہ کی احتیاطون کا پتہ بھی نہ تہا۔ میعادی بخار کی بڑی کثرت تہی۔ جاپانی طبّی اسٹاف کی غیر معمولی قابلیت سے ہر ایک سپاہی کو ایک ڈبیہ کری اوسوٹ گولیون کی پہنچا دی گئی تہی جسپر یہ عجیب جملہ درج تہا کہ روسیون کو پسپا کرنے کی خاطر ان مین سے روزانہ تین گولیان استعمال کی جایا کرین ——

حال ہی مین پیچش اور خرابی معدے کے بخار کے واسطے جلد مین ٹیکہ لگانے کے عجیب وغریب نتائج وکامیابی حاصل کئے گئے ہین۔ فرانسیسی ماہران جراثیم مانشیر ویلارڈ اور ڈاپٹر کے تیار کردہ مادّے کے عام استعمال نے فرانس مین پیچش کی اموات کو سینتالیس فیصدی گھٹا دیا ہے۔ فرانس کے سب سے بڑے ماہر فن پروفیسر شان ٹیمیز بعض ملاحظہ طلب مثالین اس ٹیکہ کی کامیابی کی اسطرح بیان کرتے ہین کہ اوو جدہ مین جہان خرابیٔ معدے کا بخار بشدت ترقی پذیر تہا۔ پروفیسر موصوف نے پچاس سپاہیونکو ٹیکہ لگایا چنانچہ ان میں سے ایک آدمی کو بھی میعادی بخار لاحق نہیں ہوا۔ اور اُن تیس زدوداد سپاہیون مین جنہون نے ٹیکے سے انکار کردیا تہا۔ اور جو مذکورہ بالا پچاس آدمیون کے پہلو بہ پہلو مقیم تہے۔ دس آدمی معدے کی شکایت مین مبتلا ہوکر دو کو میعادی بخار لاحق ہوگیا تہا۔ پروفیسر موصوف کے بیان کو قطع نظر کرکے امریکہ کے

تعداد و شمار جو بڑے خوش آیند ہین ملاحظہ کیجئے۔ ممالک متحدہ امریکہ مین فوجی طبی اسٹاف جبریہ ٹیکہ زنی کے معاملہ مین کسی بہبودگی مین شریک نہین ہے۔ تمام فوجون کو سیدھے بازو پر چیچک اور الٹے بازو پر معدے کی بیماریون کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ اسکا نتیجہ صرف ڈھائی سال مین یہ ظاہر ہوا کہ پینتالیس ہزار فوج مین صرف گیارہ آدمی ان شکایات مین مبتلا ہونے کے بعد بخیر و خوبی تندرست ہو گئے۔ اب وقت آگیا ہے کہ دنیا کی تمام مہذب فوجین خطرناک میعادی بخار سے اپنے نوعمر سپاہیون کی حفاظت کا پورا اہتمام عمل مین لائین ——

عثمانی کیمپ مین ایک دوسرا ہر وقت موجود رہنے والا خطرہ یہ تہا کہ عرب لگاتار بندوقین چلاتے رہتے تہے۔ اور گو اس قیمتی گولی بارود کی بربادی کسی طرح بہی مستحسن نہ تہی۔ لیکن جسم و جان کو جو خطرہ بے پرواہی سے ہر وقت گولی چلانے کے باعث رہتا تہا وہ اس سے بہی زیادہ خطرناک تہا۔ ۱۱۔ دسمبر کو مین نے بنی غشیر سے واپس آکر دو آدمیون کو اتفاقیہ مارے الفل چل جانے سے زخمی پایا۔ ایک تو عرب کی ران مین گہرا زخم پیدا ہو گیا تہا اور دوسرے باقاعدہ فوج کے ایک ترک کے پیٹ مین گولی لگی تہی۔ غریب ترک کی حالت زخم کے ابتداہی سے خراب ہو گئی تہی۔ کیونکہ گولی پیٹ کے نچلے حصے مین سے نکلکر انتڑیون کو پہاڑتی ہوئی پار ہو گئی تہی۔ چنانچہ یہ بیچارا اسی دن شام کے وقت مر گیا۔ ہم سب کو اس موت کا بہت افسوس ہوا۔ کیونکہ علاوہ اون لوگون کے اصلی رنج کے جو اس سے واقف تہے ایک باقاعدہ ترکی جوان کی وفات موجودہ زمانہ مین ناقابل تلافی نقصان ہی۔

مجروح عرب کی ہلاکت جو اپنی اور اپنے فرقے کے ممبرون کی سخت غفلت و حماقت

شکار ہو چکا تہا۔ کسی قدر عجیب انصاف پر مبنی ہوتی لیکن بحالت موجودہ ایسا نہین ہوا۔ یہ عرب بچگیا اور نوجوان و بدقسمت ترک ایک غیر ضروری اور خلاف وقت موت کے پنجے مین پھنس کر رہی بقا ہوا۔ یہ عرب لوگ گو دن بھر گولی چلاتے ہتے لیکن اونہیں اسبات کا بہت کم خیال تہا۔ کہ بندوق کو تر چھا رکہنا ایک عمدہ احتیاطی تدبیر ہے۔ یہ لوگ اپنی مأذر بندوقونکو ایسے ہی استعمال کرتے تھے جیسے کہ نئے کھلونون کے ساتہہ بچے کھیلا کرتے ہین۔ بار بار بندوقون کو صاف کرتے اور پھر نالی خشک کرنے کی غرض سے کارتوس چلایا کرتے تھے۔ مین نے کئی مرتبہ اپنے سر کے قریب سے گولی کے گزرنے کی آواز سُنی ہے ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہین کہ ایسی حالت مین جبکہ کسی شخص نے عربون کی غفلت اور بے پرواہی استعمال اسلحہ کے متعلق دیکہی ہو اپنے خیمے مین بیٹہا ہوا دفعتاً گولی چلنے کی آواز پر کس قدر پریشان ہو جائیگا؟ مین نے اس طریقہ عمل کی شکایت طبی اسٹاف و دیگر حاکمون سے کی۔ لیکن ان اصحاب نے جواباً بالکل مایوسی ظاہر کی اور کہا کہ عربون پر حکومت کرنا یا اونہیں تعلیم دینا امر محال تہا۔ میرے زیادہ چوکنا ہو جانے کی وجہ غالباً یہ تہی کہ مین سرمان مین ریوالور کی گولی سے بال بال بچگیا تہا۔ مین اقرار کرتا ہون کہ سفر کی تمام تکالیف برداشت کرنے اور مختلف قسم کے جراثیم سے محفوظ رہنے کے بعد یہ خیال کہ کسی بیوقوف کی گولی سے مارا جاؤن کچہہ ہی خوش آیند نہ تہا۔ لیکن حقیقت صرف یہی تہی کہ یہ خطرہ جو ہم اپنے وسیع کیمپ مین برداشت کر رہے ہتے۔ بمشکل ہی اوس خطرہ سے زیادہ خوفناک تہا جو انگلستان مین تمام شکاریون کو ہر ایک موسم شکار مین پیش آتا ہے یہ صرف مستثنےٰ صورتون مین ممکن ہے کہ آپ کسی ایسے چالیس سالہ شکاری سے واقف ہون جس کے

کسی نہ کسی حصہ جسم مین چھروں کے نشان موجود نہ ہون۔ مین نے اپنی زندگی مین بغیر بیمہ زندگی مختلف قسم کے شکار کھیلے ہین چنانچہ مین اپنے تجربے کی بنا پر کہہ سکتا ہون کہ انڈر گراجو ئیٹون کے ساتھ چھپکر شکار کھیلنا سب سے زیادہ خطرناک قسم کی تفریح ہے۔

۱۲۔ دسمبر کو مین نے شہر طرابلس کے اطراف ترکی خطوط مدافعت کا معائنہ کیا۔ طاہر پاشا نے براہ مہربانی توپخانہ کا ایک اچھا گھوڑا سفر کے لیے دیا۔ علاوہ ازین مجھے ہر قسم کی معاونت کپتان ٹیلہم سے پہونچی جو شہر بابل کا شاگرد سقراط معلوم ہوتا تھا۔ کپتان موصوف علاوہ اور زبانون کے فصیح ترکی مین گفتگو کیا کرتا تھا اور بے مثل جنگی نامہ نگار تھا۔ یہ شخص ٹھنڈے دل اور عمدہ دماغ سے مسلح اور عثمانی قوم اور اُس کی بہادر فوج کی سچی عظمت اپنے دل مین پنہان رکھتا تھا۔ ہمارا چھوٹا قافلہ ایسی تاخیر کے بعد روانہ ہوا جو غیر یورپین زندگی سے ناقابل قطع تعلق رکھتی ہے۔ اِس قافلہ مین دو شخص پولس کے سپاہی تھے جو نیلے کوٹ پہنے ہوئے تھے اور دو آدمی باقاعدہ ترکی فوج کے سپاہی تھے۔ کپتان ٹیلہم اور عبد اللہ بے بھی جو توپخانے کے ایک خوبصورت افسر ہین میرے شریک سفر ہوگئے۔ عزیزیہ سے جو راستہ جنگل مین سے گزرتا ہے اُس کا نشان ٹھیک ٹھیک ملتا جاتا تھا اور یکے بعد دیگر عربون کے چھوٹے چھوٹے گاؤن شاداب باغات جو کنوؤن کے قریب واقع تھے ہمین دکھائی دیتے رہے۔ ہمارے گھوڑے چار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر رہے تھے کیونکہ بیابان کے سخت حصہ سرزمین مین بھی ہر قدم پر گھوڑون کے سُم دو یا تین انچ زمین مین دھنسے جاتے تھے۔ اور ایسے مقام پر گزرنا جہان حال ہی مین ہوا نے ریت کا ٹیلہ جمع کر دیا ہو بہت ہی دشوار تھا

گھوڑون کو پانی پلانا یا۔ ڈولکی چلانا تقریباً ناممکن تھا کیونکہ ریتیلی راستون پر گھوڑیکے گرجانیکا بہت زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ ترک لوگ اپنے گھوڑون کو بیابان کے طولانی اور گرم سفرون سے بچاتے ہین۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہمارا سفر اور بھی زیادہ سُست رفتاری سے طے ہوا۔ اور ہم معمولی قدم چال سے تقریباً تمام راستہ طے کرتے رہے ہمین وقتاً فوقتاً عربون کی جماعتین ملتی رہین۔ اور ایک جگہ سات ترکی سپاہی دکھائی دیے۔ جہان یہ لوگ آرام کی غرض سے ٹھہرے ہوئے تھے۔ عبداللہ بے کے دریافت کرنے پر کہ یہ ننگے پاؤن کیون ہو رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ ریت مین آسانی سے پیدل چلنے کی خاطر ان لوگون نے بوٹ اُتار لیے تھے یہ کپتان بھی مثل اپنے اور ساتھیون کے ایک دل خوش کن رفیق تھا۔ اور حال ہی مین فرانسیسی فوج سے واپس آیا تھا۔ جہان وہ جنگ مصنوعی دیکھنے کے لیے گیا تھا یہ جنٹلمین پیرس واہل پیرس کی تعریف مین بڑا سرگرم تھا۔ گو عبداللہ بے نے انگلستان کبھی نہین دیکھا تھا۔ لیکن ہماری فوج کے تمام قواعد و قوانین سے بڑی دلچسپی ظاہر کرتا رہا۔ اور سپاہیون کی بھرتی مدت ملازمت وغیرہ وغیرہ کے متعلق سوال کرتا رہا۔ بظاہر اُس کا یہ خیال کہ برگیڈ آف گارڈس کا ہر ایک افسر شریف خاندان ہوا کرتا ہے۔ لیکن مین نے اُسے بتلایا کہ شاذ و نادر استثنا سے انگلستان مین روپیہ بہ نسبت شرافت نسل کے حقوق اور اختیارات دلانے مین زیادہ کامیاب ثابت ہوا کرتا ہے جنگ روس و ترکی کے زمانہ مین ترکی افسرون کی بُرائی کے ساتھہ ساتھہ سلیمان و مختار و عثمان کی سپاہ کی منصفانہ تعریف کی جاتی تھی لیکن ۱۸۷۸ء مین ناقابلیت اور تمام خرابی کا الزام اگر صحیح طریقہ سے عام طور پر عائد کیا

جاسکتا تھا۔ تو یہ صاف ظاہر ہے کہ آجکل کے ترکی افسر یعنی وہ لوگ جنہوں نے ہار بائی کالج مین تعلیم پائی ہے۔ اور تھسلی۔ کریٹ۔ مقدونیہ اور یمن کے متواتر محاذ پر اپنی آنکھ سے دیکھ چکے ہین۔ فی الحقیقت قابل فوجی افسر ہین یہ اشخاص اپنے کام مین مستعد اور اپنی سپاہ سے پوری ہمدردی رکھتے ہین اور ان کی اخلاقی صفات کے متعلق میں یہ کہہ سکتا ہون کہ وسیع دنیا مین آپ جہان کہین بھی چلے جائین لیکن آپ کو کہیں بھی کوئی شخص ایسا متواضع اور آپ کے آرام کا خیال رکھنے والا دستیاب نہ ہوگا کہ جیسا کہ ایک ترکی افسر۔ اور کوئی شخص اس افسر سے زیادہ لفظ جنٹلمین کا مستحق و موزون نہیں ہے۔ چنانچہ میرا شکریہ ان عمدہ دوستون اور حمیدہ صفات رفیقون کیلئے حقیقت مین نہایت عمیق ہے۔ اب مین سچے دل سے خواہشمند ہون کہ پُرامن و آسائش کے حالات مین مجھے ان لوگون سے دوبارہ ملاقات کا موقع ملے۔

جب ہم تینون پہلو بہ پہلو سولہ میل دہ بیابانی سرزمین طے کر رہے تھے۔ جو ہمین ترکی خطوط مدافعت سے جدا کئے ہوئے تھی۔ اوسوقت ہم ختم جنگ کے بعد لندن مین دوبارہ ملاقات کی امیدین ظاہر کرتے چلے جارہے تھے۔ چنانچہ اسی سلسلہ گفتگو مین عوز باشی نے کہا "رحیم خدا ہماری تجاویز کو کامیاب کرے۔ اور جنگ کے بعد ہمین پھر ملاقات کا موقع عطا فرمائے۔ لیکن طرابلس کی موجودہ حالت پہ نظر ہی ہے کہ کل کی نسبت کوئی خیال ظاہر کرنا ناممکن ہے" چار گھنٹے سفر کے بعد ہمین ایک چھوٹا سا خوبصورت نخلستان اچھی طرح دکھائی دینے لگا۔ جسمین مخروطی خیمے نصب ہو رہے تھے۔ یہ جگہ ترکی خطوط مدافعت کے

داہنی جانب واقع تھی اور اس خوشنما مقام کا نام "سنت بنی آدم" یعنی مردون کے بیٹون کا باغ تھا۔ ہماری آمد نے عربون کے ایک بڑے مجمع مین جو اس کیمپ مین موجود تھا۔ مسرت آمیز جذبہ پیدا کیا۔ کپتان بٹلمہ کا فوٹوگراف کیمرا دیکھ کر ان لوگون نے ہلالی شکل کے دو دائرون مین اپنی صف بندی کی۔ ان کے سردار وسط مین اپنے شاندار گھوڑون پر سوار اور علم بردار بڑے بڑے علم ہاتھون مین لئے ہوئے صفون کے کناروں پر کھڑے ہو گئے۔

یہ نظارہ بڑا شاندار تھا دلی جوش کے ساتھ ساتھ ظاہری قوت بھی نمایان کر رہا تھا۔ اسی اثنا مین ایک عرب نے بہادری اور گونجدار آواز مین یہ گانا شروع کیا "ہم لوگ جو جنگجو ہین اپنے ملک کی خاطر موت سے نہیں ڈرتے" اس کے بعد سارے مجمع نے تلوارین اور بندوقین علم کر کے ایک ساتھ گرجنا شروع کیا۔ اس گرج کا ایک جملہ یہ بھی تھا "ہم اپنے باپ کے اصلی بیٹے ہین" اس موقع پر عربون کا جوش بہت بڑھ گیا تھا چنانچہ۔ بٹلمہ نے اس بے مثل نظارے کے بہت سے فوٹو لئے۔ لیکن میرے خیال مین ہر شخص کی یہ رائے ہو سکتی ہے کہ یہ تصویرین کسی شہرۂ آفاق دستی مصور کے نوک قلم کی خواہان تھین اور غالباً ہال من ہنٹ یہ خدمت بخوبی انجام دے سکتا تھا۔ سُرخ۔ سفید اور بھورے علم یہ عجیب مجمع چارو نطرف زرد ریتلا میدان اور اُسپر سورج کی چمکدار کرنین یہ ساری خصوصیات ہال من ہنٹ کے لئے مخصوص ہو سکتی تھین۔

بنی آدم مین میجر نسیم بے جو اڑتیسوین کیولری رجمنٹ سے وابستہ تھے اعلےٰ افسر کی خدمات انجام دے رہے تھے۔ یہ شخص کشیدہ قامت اور

خوبصورت جوان تہا۔ بہت خوش مزاج ہونے کے علاوہ اپنی طبیعت
مین سادگی کی وہ لطافت رکہتا تھا جو عثمانی قوم کی خصوصیات مین داخل ہی
میجر نسیم بے اپنی فوجی ملازمت کے تقریباً پچیس سال ارض روم مین گزار
چکا تھا۔ کیونکہ کسی وجہ سے جابر سلطان[1] عبدالحمید خان میجر مذکور سے ناراض
ہوگیا تھا۔ اس پریشان کن جنگ مین گو بہت سی جسمانی تکالیف موجود تہین
تاہم ترکی سینئر افسر بہ نسبت ہمارے انگریزی افسرون کے زیادہ آرام دہ خیمون مین
رہائش رکہتے تھے نسیم بے کا مخروطی خیمہ معمولی انگریزی خیمے سے دگنا وسیع تھا۔
مین اور ٹیلہم اپنے ساتھ مچھلی وغیرہ سامان خوراک جو ٹین کے ڈبون
مین بند تہا لیتے آئے تھے۔ کیونکہ ہمین گمان غالب تھا کہ ایسی خوراک پہ
گزارہ کرنا پڑے گا۔ لیکن یہان پہونچکر ہمین بہت خوشی اور حیرت ہوئی
کہ رسالے کا پے ماسٹر جو ایک توانا اور ملنسار شخص تھا۔ باوجود فوجی
ملازم ہونے کے کھانا پکانے مین پورا ماہر تھا۔ چنانچہ اس شخص نے
بہت تھوڑی دیر مین بہندے مرغ کے کباب اور پلاؤ یہ سب چیزین
نہایت اعلیٰ درجہ کی ہمارے لیے تیار کین۔ اور قہوہ تو ایسا اچھا بنایا کہ اس
سے بہتر کسی اول درجہ کے ہوٹل مین بھی نہین ملسکتا۔

سنت نبی آدم مین جسے بطور اختصار بنی آدم بھی کہا جاتا ہے
بہت افسر جن مین کمانڈنگ بھی شامل تھا فرانسیسی زبان سے آشنا
تھے۔ علاوہ ازین ٹیلہم نے براہ مہربانی اُن کی ترکی گفتگو کا بہت
سا حصہ مجہے ترجمہ کرکے سُنایا۔ چنانچہ یہ شام بڑی مسرت سے

[1] سلطان عبدالحمید خان کی رحم دلی کی متعدد مثالین موجود ہین اور جمہور مسلمین سلطان معزول کے متعلق
ایسی عمدہ رائے رکہتے ہین کہ جابر کا لفظ سلطان محمود کیلئے استعمال کیا جانا یقینی دلخراش کا باعث ہوتا ہے۔ ۱۲

گزری بعدازان مین بستر پر جاکر لیٹ گیا۔ جہان سے بو میلیانہ کی سرچ لائٹ کی مدھم روشنی نہ صرف دکھائی دے رہی تھی بلکہ میرے خیمہ پر بھی پھیلی ہوئی تھی۔ مجھے اُمید تھی کہ چند گھنٹے بلا کھٹکے سوتا رہونگا۔ لیکن آدہی رات کے وقت عارف بے آدہمکا۔ یہ شخص ابھی تک سُرخ کوٹ اور سویلین پتلون پہنے ہوئے معہ ایک اورافسر کے وارد ہوا اوربہت خوش نظر آتا تہا۔ اسوقت عارف بے اپنے ساتھ چارآدمی لیکر عین زارہ اور اطالوی خطوط کے بڑے حصے مین گشت لگانے کے بعد یہان وارد ہوا تہا۔ اور اطالیون کے جنگی طریقون کو حقارت کی نظر سے دیکہتا ہوا ظاہر کیا کہ دشمن کی فوج کو بغیر پترول کی حفاظت کے سوتا ہوا دیکھ آیا تھا۔ یہ بھی بیان کیا کہ بو میلیانہ کی خندقون کی حفاظت بڑے مستحکم طریقے سے دو سرچ لائٹون اور تار کے جال کے ذریعہ سے جس مین تیز نوکدار میخین لگی ہوئی ہوتی ہین۔ عمل مین آرہی تہی۔ عین زارہ کی جانب ایک بلندی پر دو باٹریان توپخانے کی موجود تھین اور تمام خطوط پر ہر ایک جگہ سپاہیون۔ گھوڑون اور توپون کی بڑی بہرمار تھی۔ عین زارہ کے قریب تختون کی بڑی تعداد ریت پر اس غرض سے بچھادی گئی تھی کہ توپون کا بہ آسانی کھینچ لیجانا ممکن ہوسکے لیکن باوجود ان تمام معلومات کے جنہین افسر مذکور بچشم خود ملاحظہ کرآیا تہا اُس پر بظاہر ہراس و یاسی کے کوئی علامات ظاہر نہین ہوتے تھے بلکہ برخلاف اس کے وہ اور اُس کے رفیق اُمید سے بھرے ہوئے تھے ان لوگون مین غلبہ آرا یہ تہی کہ ابتدار جنگ مین شہر ابلس کا خالی کر دینا حقیقت مین ایک غلطی تھی لیکن میرے خیال مین کسی سانحہ کے بعد محفوظ رہنا

بہتر ہے۔ بہ نسبت اسکے کہ حفاظت کی کوئی تدبیر نہ کیجائے یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ عربون کی بڑی بڑی جماعتون کی کمک جو فی الحال اندرون ملک سے دستیاب ہو رہی ہے۔ خلوئے شہر کے زمانہ مین میسر نہ تھی یعنی اُس وقت جبکہ اعلان جنگ کی مدت ختم ہو چکی تھی تاہم ابتدا ہی مین کم از کم تین ہزار جنگجو عرب نخلستان اور شہر مین موجود تھے اور اگر یہ لوگ باقاعدہ ترکی فوج کے ساتھ عمدہ خندقون مین پناہ لے لیتے توان کا صرف گولہ باری سے پسپا کیا جانا بہت دشوار ہوتا اور اطالیون کو خشکی پر قدم رکھنے مین بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ قریباً تین بجے رات کے ہم پھر دوبارہ سو گئے بعد ازان صبح آٹھ بجے بیدار ہو کر مزیدار چائے پی اور ایک دفعہ پھر معہ اپنے ساتھیون کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ اسوقت کپتان عبداللہ بے کی ڈاڑھی جو تین ہفتون سے اُسترے کی نظر نہین ہوئی تھی۔ منڈھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور کپتان مذکور اپنی پوری وضع مین بہت خوبصورت معلوم ہو رہا تھا۔ مین نے اِس جنگ مین صرف چند ہی افسرون کے پاس پوری وردی دیکھی تھی اس کپتان کے پاس وردی کی موجودگی کی وجہ یہ تھی کہ اِس نے اپنا اسباب خفیفہ طریقے سے سرحد پار بھیجدیا تھا۔ چنانچہ اسی کے ساتھ یہ وردی بھی چلی آئی تھی۔ ایک گندمی رنگ کے خوبصورت ترک کپتان محمد بے بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ اون کے سر پر ایک ہلکے نیلے رنگ کی ٹوپی رکھی ہوئی تھی جسے وہ کسی اطالوی افسر سے چھین لائے تھے۔ اون کے پاس ایک مازر بندوق بھی موجود تھی۔ محمد بے نے مجھے بیان کیا کہ اون کا ایک بھائی انگریزی فوج مین بحیثیت افسری ماموہے

ہم دو گھنٹے تک وسیع میدانون مین سفر کرتے رہے اسی اثنار مین مجھے یہ معلوم ہونے لگا کہ گویا ان میدانون مین اسفوڈل کے پھول کھلے ہوئے ہین اور اکلیز غصہ مین بھرا ہوا اِدہر اُدہر پھر رہا ہے اس زمانہ قدیم کے سلسلہ خیالات نے مجھے یونانیون کے محبوب درخت آرم کے جھنڈ دکھلانے شروع کئے اور مجھے اس پیلی و بھونسلی ریت مین بالکل سبز قطعات نظر آنے لگے۔ ترکی مرکزی لائن کے اخیر مین سیدھی جانب خندق بنی غشیر تقریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر سخت بنی آدم سے واقع ہے ہم نے یہان چند نظام فوج کے آدمی اور عربونکی ایک تعداد موجود دیکھی۔ وہ عمارت جسکے نام سے یہ مقام موسوم کیا جاتا ہے۔ ہمارے واسطے جائے قیام بنی۔ دوپہر کی تیز دھوپ سے بچکر مین نے اس عمارت مین چائے پی۔ اور ایک فوجی ڈاکٹر سے دلچسپ گفتگو کرتا رہا۔ جسکی اثنار مین ڈاکٹر مذکور سے معلوم ہوا کہ ترکون اور عربون مین نزلہ کی شکایت پھیلی ہوئی تھی۔ نیز اسبات پر اُس نے زور دیا کہ ہر شخص کو جوش دیا ہوا پانی پینا چاہیئے۔ اس ڈاکٹر نے مجھسے مشتاقانہ لہجہ مین دریافت کیا کہ روہے دیگر امراض چشم سے محفوظ رہنے کی خاطر مین کس قسم کا عرق استعمال کیا کرتا ہون۔ چنانچہ مین نے سلوشن آف کارروزیو سیلی میٹ کا نسخہ بتلادیا اسکا کمپونڈر جو ایک بوڑھا یونانی شخص تھا۔ اسوقت یہیں موجود تھا۔ مجھسے یونانی زبان مین دریافت کرنے لگا کہ میرے خیال کے مطابق جنگ کب تک جاری رہے گی۔ یہ بیچارہ جنگ سے بہت پریشان نظر آتا تھا۔ اور اپنے اہل وعیال سے جو شہر طرابلس مین موجود تھے جلد ملنے کا بڑا خواہشمند ہو رہا تھا۔ یہان بھی مثل اور مقامات کے مختلف اشیا جو

دشمن سے چھین لی گئی تھین موجود تھین جنگ کے بعد ہر قسم کی چیزین نہایت ہی ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہین۔ چنانچہ ہم نے ایک جوڑی زیس دور بین کساختہ جینا دیکھی جو صرف پانچ پیاسٹر پر فروخت ہوئی لیکن مین نے کچھ عرصہ بعد وہ دروغ بیانی جو اطالیون نے سرکاری طور پر شائع کی تھی پڑھی۔ جسمین درج تھا۔ کہ" ابھی تک اطالوی گولہ بارود کی کوئی مقدار دشمن کے ہتے نہیں چڑھی ہے۔ مگر اسکے برخلاف مین نے یہان بنی غشیر مین مشل اور مقامات کے عام بازارمین اطالوی فتحیابیون کے باوجود اُن کے کارتوس سات پنس جیسی ادنے قیمت پر اسّی عدد فروخت ہوتے دیکھے اور اُن کی رائفلیں و قرابینیں فی عدد تین فرانک کی حقیر قیمت پر فروخت ہو رہی تھین۔ ۲۹۔ ڈسمبر کی جنگ کے بعد اطالوی گولی بارود بلا قیمت صرف سوال کرنے پر دستیاب ہو سکتی تھی۔ سپاہیون کے چوبی بوتل جو آبنوشی کے کام مین لائے جاتے ہین۔ خیمون کی میخین پراوزیان تھے۔ اوران کی پیٹیون مین اطالوی سپاہیون کے نام کندہ ہونے کے باعث خیال ہوتا تھا کہ یہ بوتل بھی مال غنیمت کا ایک حصہ تھے۔ جس بھونڈے رنگ کے خیمے مین مین لیٹا ہوا تھا اوسمین بھی اطالین حروف کی تحریر سابق مالکون کی نشاندہی کرتی تھی ان دنیاوی سازو سامان کو دیکھکر اون کے مالکون کے انجام کے متعلق حسرت آمیز خیالات پیدا ہوتے تھے۔

ترکی و دیان جنگ کے موقع پر عجیب مختلف الوضع ہوا کرتی ہیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ۱۸۹۸ء مین بغاوت کریٹ کے موقع پر سلطان کی فوج کا سازو سامان کس قسم کا تھا گو یہ صحیح ہے کہ ایک خاص قسم کی طربوس کا استعمال اوسوقت فوج مین عام طور پر رواج پذیر تھا تاہم دردی کا

باقی حصہ عجیب ہی اختلاف رکھتا تہا۔ مثلاً ایک شخص وردی کا پتلون خاکی کوٹ کے ساتھہ زیب تن کئے ہوئے ہے لیکن اوسوقت لباس کی خرابی بالکل فراموش کردی جاتی ہی۔ جبکہ بہادر فوج آفتاب غروب ہونے پر پر بڈکرتی ہی اپنے بادشاہ کے لیے جو ان کے حال سے بے پرواہ نہا نعرۂ مسرت بلند کیا کرتی ہی۔ کریٹ کے میدان مین ترکی فوجونکی ظاہری حالت خواہ کیسی ہی خراب کیون نہو لیکن مین خیال کرتا ہون کہ طرابلسی ترکی افواج اُن سے بہی زیادہ عجیب منظر پیش کرتی ہین کیونکہ ان فوجون مین سپاہ کی تعداد کثیر خاکی سرج اور زین کے ایسے بوٹ پہنے ہوئے تھے جو خشک اور ترمٹی مین بالکل میلے ہو گئے تہے۔ بہتون کے پاس ہلکے نیلے رنگ کے لبادے تہے۔ لیکن ان سب کے کپڑے چاک چاک تہے بٹن ندارد اور پتلونون کے گمیسون کا کوئی پتہ نہ تہا۔ بعض کے پاس صرف بوٹون کا تلا ہی رہگیا تہا تاہم کوئی شخص تمام دنیا کا سفر کرنے پر بہی ان خرقہ پوش رجمٹون سے بہتر کوئی فوج نہیں دیکھہ سکتا۔

دنیا کے مختلف حصون مین مجھے عثمانی فوج سے جسقدر زیادہ سابقہ ہوتا جاتا ہے مین اوتنا ہی زیادہ اس فوج کا گرویدہ ہوتا جاتا ہون اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ اصلاح پذیر حالات مین دنیا مین چندہی فوجین اسکے ہم پلہ ہین گو فرانسیسی عمدہ جنگجو ہین تاہم بعض اوقات وہ فتح کی خوشی مین آپے سے باہر اور ناکامیابی کی حالت مین بری طرح جی چھوڑ بیٹہتے ہین لیکن ترک ان دونون انتہائی حالتون مین خیر الامور اوسطہا کے مصداق ہین کیونکہ یہ لوگ غرور سے پاک ہوا کرتے ہین اور موجودہ جنگ مین تو ترکی باقاعدہ سپاہ اور افسرون نے یکسان اپنے کثیر التعداد دشمن کے مقابلہ مین شجاعت و بسالت کے وہ

جوہر دکھائے ہین کہ دنیا کو اُن پر مشکل سے اعتبار آئیگا۔ اِس شیر دل فوج سے یہ خصوصیت بھی وابستہ ہے کہ وہ ہر ایک چھوٹی بڑی ہزیمت قابل تعریف حوصلے سے برداشت کیا کرتی ہے۔ جنرل پکوری کی پندرہ ہزار فوج اپنے ایک پہلو پر موجود دیکھکر ترکون کی قلیل التعداد فوج نے عین زارہ سے ہٹ جانے مین مصلحت دیکھی۔ چنانچہ یہ فوج عین زارہ سے نہایت بے پرواہی کے ساتھہ روانہ ہوئی اور بظاہر اُسے اس خطرہ سے کوئی ہراس محسوس نہین ہوتا تہا کہ دشمن کا اپنے رسالہ سے اُسپر حملہ کر دینا داخل امکان تہا۔ غالباً اسوقت تک ترکی فوج کو اطالوی افواج کی جرأت کا پورا اندازہ ہو گیا تھا۔ اور وہ خوب سمجھنے لگی تہی۔ کہ جنگ کے بازار مین عموماً اون کے دشمن کی کیا قیمت ہوا کرتی تھی۔ ترکی فوج کی بہترین خوبیون مین ایک یہ بات بہی شامل ہے کہ تمام افسرون اور سپاہ مین خوب اتحاد موجود ہے فوج کی تربیت قابل تعریف ہے اور گو غیر مناسب جانب دارانہ برتاؤ کا مین نے کوئی نشان بہی نہین دیکہا ہے۔ تاہم افسر اور سپاہی آپس مین سچی محبت کے رشتے مین منسلک اور باہم ایکدوسرے کی عزت کیا کرتے ہین۔ رسالہ لیک ڈو کا لائق نامہ نگار جس نے اپنا مصنوعی نام کیپی تحریر کیا ہے ترکی فوج کی مدح و ثنا مندرجہ ذیل فرزانہ جملون مین اسطرح کرتا ہے "ترک جس امر کے خواہشمند ہین وہ صرف یہ ہے کہ اٹلی اپنی فوج ایشیائے کوچک یا مقدونیہ مین خشکی پر اتار دے تاکہ اٹلی کی ہزیمت کے باعث ترکون کو تاوان جنگ حاصل ہو جائے"

افسرون کی وردیون میں بھی ایسا ہی اختلاف تہا جیسا کہ سپاہیون کے متعلق بیان کیا جا چکا ہے۔ بعض افسر جو ٹیونس وغیرہ کے

مشکل اور زیادہ طولانی راستون سے اعلان جنگ کے بعد داخل ہوئے
تھے۔ معمولی سولین کپڑے پہنے ہوئے تھے چنانچہ انہی مین سے ایک
دلچسپ افسر جو بنی غشیر مین تعینات تہا اور کچھہ دیر ہمارا ہمسفر رہا تہا سولین
پیٹی باندہے ہوئے اور ایک ایسا سیاہ بوٹ پہن رہا تہا جسمین بجائے
تسمون کے ربر کام دیتا تہا۔ خود کمانڈنٹ صاحب کے ہاتہہ مین ایک
نقانہ چرمی بیگ موجود تہا یہ ایک خوشنما خصوصیت غیر یورپین
زندگی مین عام طور سے پائی جاتی ہے۔ خصوصاً موجودہ حالت مین
تو اس سے چھٹکارا نہین ہو سکتا تہا گو جنگ کا باضابطہ اعلان اور اسکے
چوبیس گھنٹے کی میعاد کی اطلاع ترکی حکامان طرابلس کو اٹلی کے قونصل نے
دیدی تہی۔ تاہم قسطنطنیہ سے احکام آئے بغیر کوئی کارروائی
نہین کی جا سکتی تہی۔ اور یہ احکام شہر طرابلس مین صرف چہہ گھنٹے پیشتر
گولہ باری سے موصول ہوئے۔ پس ناظرین خیال کر سکتے ہین کہ کسقدر
پریشانی اور شتابی ان چہہ گھنٹون مین واقع ہوئی ہوگی۔ میدانی توپون کے
لیئے گھوڑے مہیا کرنا باربرداری کیلئے اونٹ اور خچر دن کا جمع کرنا خوراک
کا انتظام اور گولہ بارود کا لادنا علاوہ ازین اور چھوٹے چھوٹے ہزارون کام
جو ایک چھوٹی سے چھوٹی فوج کے بہی جمع کرنے اور اسے کسی محفوظ مقام
پر پہنچا دینے مین پیش آتے ہین۔ نشات بے کی وقتون کا باعث ہو رہے
تہے ان تمام امور پر سوچ و بچار و نیز عمل درآمد صرف تین سو ساٹہہ منٹون
مین کرنا تہا۔ نشات بے اور اسکے اسٹاف نے یہ عظیم الشان قابلیت و دانائی
ظاہر کی کہ اپنی زیر کمان ساری فوجکو بہ استثنائے چند توپچیون کے
جو بغرض دہوکا دہی قلعہ سطانیہ و حمیدیہ مین تقریباً ناکارہ توپخانے کے ساتہہ

چھوڑ دیئے گئے تھے بڑی کامیابی سے اُس عظیم پریشانی سے بچا لیا۔
جو شہر مین پھیلی ہوئی تھی۔ اِس قابل یادگار موقعہ کی شام کیوقت اِس بات کی
فرصت نہین تھی۔ کہ دوستون اور رشتہ دارون کو الوداع کہی جا سکے
ایک فوجی ڈاکٹر نے جس نے کہ ایک کیتھولک لیڈی سے شادی کر لی تھی
مجھسے بیان کیا کہ وہ پریشانی کی حالت مین اپنے مکان کو دوڑا گیا جسے اُسنے
بالکل خالی پایا وینیز یہ کہ خلوئے شہر سے اِسوقت تک اُسے بالکل نہین
معلوم تھا کہ اُسکی بیوی اور چھ بچون کا کیا انجام ہوا۔ الغرض شہر طرابلس
کی ساری فوج آہستہ خرامی سے نواح عزیزیہ کی جانب روانہ ہو گئی
اور چند دن بعد ہی عین زارہ کے خطوط پر پھیل گئی۔ ہمین اپنے زمانہ
قیام مین ترکی فوج سے دشمن کی سرچ لائٹ جو سمندر کے قریب بارہ
میل فاصلہ پر واقع تھی۔ صاف منظر آیا کرتی تھی اور اس سے تمام
کھجور کے درخت اور ریتلے ٹیلے منور دکھائی دیتے تھے مشرقی جانب سے
ہماری توپون کے چلنے کی آواز ہمارے کانون مین اُن جنگی جہازون سے
پہنچا کرتی تھی جو تجدورہ کے ساحل پر لنگر انداز تھے۔ اور گو یہ چھوٹا سا
قصبہ باشندون سے بالکل خالی ہو رہا تھا۔ تاہم ملاح اپنے قیمتی
گولے متواتر اینٹ اور مٹی پر ضائع کرتے رہے۔

بنی غشیر سے عزیزیہ واپس آگئے لیکن ہم نے اس عرصہ مین ترکی وسیع
لائنون کے صرف مرکزی حصون کو دیکھا تھا۔ حالانکہ یہ خطوط مسافت
سات میل طویل تھے۔ عربی اور ترکی دستے داہنے اور بائین دونون جانب
تمام فاصلے پر قابض تھے اور اطالویون کے اطراف ہلالی شکل مین پھیلے
ہوئے تھے ان کی چوکیان ایک اندرونی حلقے کی شکل مین تقریباً چھ میل

سمندر کی جانب پھیلی ہوئی تھین متخاصمین کے عمل اور اصول مین جو ایک دوسرے
کے مقابلہ مین فروکش ہو رہے تھے۔ کسقدر عجیب اختلاف موجود تھا۔
یہان ایک حملہ آور فوج موجود تھی جسکے ذرائع آمدورفت غیر منقطع تھے
اور جس کے پاس گولے بارود کے لاتعداد ذخیرے اور توپخانے بڑی کثرت
سے موجود تھے۔ اور کثرت تعداد کی یہ حالت تھی کہ صرف شہر طرابلس
مین ستر ہزار ایسی سپاہ موجود تھی کہ جسکی مدد کے لیئے اتواپ برج لائٹ
اور مضبوط بحری بیڑہ ہر وقت موجود رہا کرتے تھے لیکن باینہمہ ساز
وسامان یہہ اصولی حملہ آور اپنی عمیق خندقون مین حفاظت کے لیئے
تار کا جال پھیلائے پڑے ہوئے تھے۔ اور پیش قدمی خواہ پسند
نہ کرتے تھے۔ یا اپنے آپ کو اس کام کے قابل نہ پاتے تھے۔ برخلاف
ان کے ان سے صرف چند میل کے فاصلہ پر مدافعت کنندہ موجود تھے
جنکی تعداد گو قلیل تھی تاہم اطالوی فوجکو پوری حقارت سے دیکھا
کرتے تھے۔ یہ لوگ اپنے واسطے خندقین کھودنے کی ذرا بھی کوشش
نہ کرتے تھے بلکہ ایک ایسے موقع کے منتظر تھے جسے اللہ تعالے جلد
یا بدیر ان کے لیئے پیدا کریگا۔ مجھے اپنے تمام جنگی تجربات مین ایسا
شاندارانہ اخلاقی اثر کبھی دیکھنا میسر نہین ہوا ہے جیسا کہ ان چھوٹی
چھوٹی ترکی بٹالیونون مین پایا جاتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان لوگون
کا اعتماد بالذات پوری معقول وجوہات پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔ ترکی افسرون
مین شیخی اور غرور کا پتہ بھی نہین ہے اور نہ انہون نے کبھی احمقانہ یا
نامعقول دعاوے پیش کیئے ہین بلکہ کشادہ دلی سے اطالوی افسرون
کی ذاتی بہادری کے معترف ہین جو اپنے سپاہیون سے آگے

ہوکر بے دھڑک طریقے سے خود کو خطرے مین ڈالدیتے ہین۔ اگر اس امر کے متعلق کسی شخص کو ترکی شہادت درکار ہو تو اُسے اموات کے نقشے پر نظر ڈالکر جسے ترکی افسرون نے شائع کیا ہو۔ اطالوی افسرونکی نقصانات کی بڑی تعداد دیکھنی چاہیئے۔ جو نسبتاً سپاہیون کے مقابلہ مین بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ مین نے بارہا ایسے ترکی نن کمیشن اور کمیشن یافتہ افسروں کے پر مدح وثنا بیانات سنے ہین۔ جنھیں اطالیون کے قریب ہوکر جدال وقتال کے مواقع میسر آچکے تھے۔ چنانچہ اسی سلسلہ مین رویف فوج کے ایک سارجنٹ میجر نے مجھسے اپنا مندرجہ ذیل تجربہ بیان کیا "ایک موقع پر ہم صرف پندرہ ہی آدمی موجود تھے۔ کہ ہم سے فاصلہ پر ہمارے مقابلہ میں ایک پوری اطالوی بٹالین آموجود ہوئی۔ اور جب ہمارے سارے کارتوس ختم ہوگئے ہم نے اُسوقت اپنے سامنے تیس میٹر کے فاصلہ پر کارتوسون کا ایک بندکس پڑا ہوا دیکھا چنانچہ ہمارا ایک آدمی کود کر کس لینے کو لپکا۔ بیچارہ آدھے راستے پر بھی نہ پہنچا تھا کہ ایک گولی اوسکا پھیپھڑا چیرتی ہوئی پار ہوگئی وہ گر پڑا لیکن ہمت کرکے پھر کھڑا ہوگیا۔ مگر دوبارہ پھر گر پڑا۔ میں نے یہ حالت دیکھہ کر حکم دیا کہ سنگین چڑھاکر حملہ کردیا جائے۔ چنانچہ ہم سب نعرے لگاتے ہوئے اپنی گھات سے نکلے۔ اطالیون نے یہ حالت دیکھہ کر۔ خندقون اور درختون کی جانب دُم دباکر فوراً ہی واپسی اختیار کی وہ زخمی شہید نہیں ہوا بلکہ تندرست اور فی الحال عزیزیہ مین موجود ہے۔" تمام ترک متفقہ اعلان کرتے ہین کہ اطالوی افسر اپنی سپاہ کو تلوار کی ضرب اور پستول کی گولیون سے مرعوب کرکے آگے کی جانب بڑھایا کرتے ہین۔ کپتان محمد بے کا مندرجہ ذیل بیان ملاحظہ طلب ہے۔ "ہم نے ایک مرتبہ ایک اطالوی دستہ اپنی جانب آتا دیکھا اسی اثنا مین

میری سپاہ نے چلاکر کہا۔ کپتان صاحب دیکھیے اطالوی ابھی ہمارے اور زیادہ قریب آ جینگے۔ کیونکہ اون کا افسر ہاتھہ مین ریوالور لئے اُنہین دھمکا رہا ہے"۔ عبداللہ بے نے جو ترکی توپخانے کے ایک افسر ہین مجھسے بیان کیا کہ ایک مرتبہ انہون نے ایک اطالوی صف پیدل پلٹن کی اپنی فیر کنندہ جماعت کے مقابلہ مین جو صرف چند نظام اور عربون پر مشتمل تھی باین ہیئت دیکھی تھی کہ دو اطالوی افسر جو اپنی سپاہ کے آگے تلوار اور پستول سے اُنہیں ڈرا رہے تھے۔ لیکن دھمکی کا اون پر کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ اسی اثنار مین ایک عرب کی گولی سے ان دو افسرون مین سے ایک افسر زخم کھاکر زمین پر گر پڑا یہ حالت دیکھکر ساری سپاہ دُم دباکر بھاگ نکلی۔ ترکون سے زیادہ عرب لوگ شاہ اٹلی کی فوج کو بنظر حقارت و ذلت دیکھا کرتے ہین اور عرب بعض اوقات ۔ تیلے ٹیلون سے نکلکر اُس دشمن کی خندقون پر بڑی حقارت سے حملہ کرتے ہین۔ جو باوجود کثرتِ تعداد میدان مین نکلکر مصروف پیکار ہونے کی جرأت نہین رکھتا ہے۔ چنانچہ ایسی حالت مین اون لوگونکو مبالغہ کی اجازت دینی چاہیئے جو اپنے ملک کے حملہ آورون پر بہ شدت غضبناک ہو رہے ہین لیکن جیسا کہ مین پہلے بیان کر چکا ہون کہ ترک شیخی اور غرور سے بالکل پاک ہین۔ پس ایک غیر جانب دار نقاد کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ ابھی تک جنگ کی رفتار نے اطالوی فوج کے متعلق خواہ بحیثیت فوجی جوانمردی یا قابلیت کے بہت کم اعتماد حاصل کیا ہے۔ حقیقت مین قدیم رومیون کے جنگجویانہ صفات نے اون کے ورثار کو توارنج حال مین کہیں بھی قابل امتیاز نہیں ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ افواج اٹلی کی دو بہیان تقریباً ہر ایک جنگ مین اڑائی گئی ہین فرانسیسی۔ آسٹروی اور اہل حبش انکی خوب درگت بنا چکے ہین اور فی الحال

مذہبی مجنون عربون کے ہاتھون جو تعداد مین برابر ترقی پذیر ہین آخری بیخ کنی کا موقع آن پہنچا ہے۔ اس عجیب وغریب جنگ کی مفصل اور صحیح تواریخ لکھے جانے کے بعد دنیا پر وہ متحیر کُن فرق ظاہر ہوگا۔ جو متخاصمین کی فوجی صفات سے وابستہ ہے۔

اِن بیابانون مین ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچنے مین کتنا وسیع فاصلہ طے کرنا ہوتا ہے؟ ہم چار آدمیون کی پارٹی اکثر اشخاص سے کئی کئی مرتبہ ہاتھہ ملاکر الوداع کہتے ہوئی خندق بنی غشیر سے عزیزیہ روانہ ہوگئی۔ ترکی افسرون نے فاصلہ کا غلط اندازہ کیا تہا جو بعد ازان معلوم ہوا کہ ٹھیک پندرہ میل تہا۔ سفر کرتے ہوئے دو گھنٹے گذر گئے۔ لیکن جیل زاویہ کا کہین نشان بہی نہ دکہائی دیتا تہا۔ آفتاب اپنے تمام سرخ وسنہری شاندار رنگ اپنے ساتہہ لیئے ہوئے پہاڑون کے پیچہے جا چہپا تہا اور شام کی سردی اسقدر بڑہ گئی تہی کہ مین کپتان ٹہلہم کا اُوَر کوٹ لینے سے انکار نہ کرسکا جو اونہون نے خود ہی مجہے اسوقت پہننے کے لیئے دیا تہا۔ ہمارا رہنما پولس کا سپاہی ہمارے آگے آگے بلا کہٹکے سفر کر رہا تہا۔ حالانکہ جس راستے پر سے ہم گزر رہے تہے اوسکے نشانات ذرا بہی نمایان نہ تہے۔ ساڑہے چہ بجے کے قریب بہت سے کتون کے بہونکنے سے قربت آبادی کا اطمینان حاصل ہوا۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر بعد ہمین کیمپ کی روشنی نظر آنے لگی۔ جس کے باعث کھانے اور سونے کے اہتمام کی امیدون نے ہمین بہت کچہہ مسرتین بخشین۔ ہمارے کیمپ کی سرحدین ڈسمبر مین متواتر بڑہ رہی تھین۔ کیونکہ عربی لکمین تقریباً روزانہ پہونچایا کرتی تھین۔ طبل جنگ کی آواز دور سے سنائی دئے جانے کے بعد ایک جماعت تبدریج ریتلے اونچے اور نیچے میدانون مین بڑہتی

نظر اور عرب سپاہیون کیطرح بلند آوازی سے گفتگو کرتے ہوئے بغیر معقول صف بندی کے چار چار آدمیونکی ایک ایک جماعت بنائے ہوئے پیش قدمی کرتے ہوئے دیکھائی دیا کرتے تھے۔ ان کمکون کے اگلے کنارے پر عموماً دو خاموش ترکی سپاہی جو انہین قواعد سکھایا کرتے تھے موجود ہوا کرتے تھے۔ اور ان کے شیوخ شاندار گھوڑون پر سوار ہلالی پرچم جسپر قرآن شریف کی آیات تحریر ہوا کرتی ہین۔ ہاتھون مین لئے ہوئے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ استقبال کی گرمجوشانہ نعرون مزمون اور عورتونکی پرمسرت صداؤن کی اثناء مین وارد ہوکر۔ یہ نووارد کیمپ کے اطراف ایک چکر لگاکر کوئی جگہ اپنے قیام کے لیئے پسند کرلیا کرتے تھے۔ اور ایک باغ کی کیاریون کے مانند جسمین رنگ برنگ کے پھول موجود ہون۔ اقامت پذیر ہوجایا کرتے تھے۔ یہ کمکین عام طور پر طیبہ اور دور دراز فیزان سے دستیاب ہوا کرتی تھیں۔ علاوہ ان کے مشرق۔ جنوب اور مغرب کے قریبی حصون مین سے بھی برابر کمکین پہونچ رہی تھیں۔ فیزانیوں کو چھیالیس دن اس بیابانی سفر کے نذر کرنا ہوتے تھے علاوہ ازین صحرا کے غضبناک فرقہ توارق کا دمبدم انتظار تھا۔ ایکدن شام کے وقت پانچسو اونٹونکا کاروان جو خرمہ سے لدا ہوا تھا وارد ہوا۔ یہ تحفہ بعض قبائل کے آدمیون نے اندرون ملک سے بھیجا تھا۔

۱۰۔ دسمبر کو ایک افسر میرے خیمہ مین آیا۔ اور مجھ سے کہنے لگا کہ عرب لوگ ایک اپیل انگلستان بھیجنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ جسمین انہون نے بیان کیا ہے کہ ہم اٹلی کی اطاعت کبھی قبول نہ کرینگے اور نہ اوسے کبھی اپنے ملک پر قبضہ پانے دینگے۔ لیکن ہم لوگ انگریزونکی مصر جیسے حکومت کے خواہشمند ہین۔ مین نے جواباً مشورہ دیا کہ اپیل مین اس بات پر زور دیا جاوے کہ انگلستان

کروڑون وفادار مسلمان رعایا پر حکمران اور اون کے مذہبی معتقدات یا فرائض
مین پوری رواداری گوارا کرتا ہے۔ اور یہی خصوصیت اپنے تمام مختلف
المذاہب رعایا کو عنایت کر رکھی ہے۔ اسی سلسلہ گفتگو مین میرے ملاقاتی نے
بیان کیا کہ عرب یہ دونون نکات اپنے اپیل مین شامل کر چکے ہین مجھے یہ
معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ یہ غریب آدمی جو طرابلس کے بیابانون مین زندگی
بسر کرتے ہین۔ علاوہ مذہبی آزادی کی برکتون کے اوس کارآمد ترقی سے
بھی واقف ہین۔ جو مصر مین ہماری زیر نگرانی عمل مین آئی ہے۔ مین نے اپنا
چھوٹا سا سبز خیمہ جسمین بی رات کیوقت سویا کرتا تہا۔ اور مین دن کے وقت
کھلا کیا کرتا تہا۔ میدان مین نصب کیا۔ یہ خیمہ اسقدر کمزور قسم کا تہا کہ اگر
ہم نے اوسکے پہلوؤن مین میخین جڑ نہ دی ہوتین تو صاف ہوا مین اڑ جاتا۔
ہماری زندگی یہان بڑی خوش گذران تہی۔ چھوٹے چھوٹے بچے اور بوڑھی
گداگر عورتین اور فاقہ کش کتے ہمارے آس پاس موجود رہا کرتے تھے۔
ترک اور ہم لوگ ان کتونکو خوراک دیا کرتے تھے۔ لیکن عرب لوگ معمولاً بجائے
خوراک کے ان بچارون پر پتھر پھینکا کرتے تھے۔ مین نے متعجب ہو کر خیال
کیا کہ آیا ہمارے پیغمبر نے انہین عاجز کتون کے متعلق جو ایشیائی کوچک
مین بکثرت پائے جاتے ہین۔ مندرجہ ذیل سوال کیا تہا۔ "کیا روٹی مانگنے
پر پتھر دیا جاویگا؟" ہر ایک باپ کو ہدایت کیجاتی ہے کہ کتون سے اپنی اولاد
جیسا برتاؤ کرے۔ لیکن اس حسن سلوک کے بجائے روٹی مانگنے پر اونہین
پتھر مارے جاتے ہین۔ گو مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ آیا کلام پاک کی تفسیر
صحیح اور کچھ وقعت بھی رکھتی ہے؟ تاہم مین صرف ضمناً نقل کرتا ہون۔
۱۵۔ دسمبر کو بعض علامات سے ظاہر ہوتا تہا کہ عنقریب ترکون کی جانب سے

کوئی حملہ آورانہ حرکت عمل میں آئیگی۔ کیونکہ دہ تین ہزار عرب جو عزیزیہ مین جمع تھے خفیہ اور عجیب طریقون سے غائب ہونے شروع ہو گئے۔ جسکے متعلق قیاس چاہتا ہے کہ غالباً یہ لوگ دشمن کی ٹوہ مین روانہ ہوا کرتے تھے کیونکہ رات کے وقت معمول کے مطابق کیمپ مین برابر روشنی ہوا کرتی تھی اور آدمیون اور اونٹونکی کثرت بدستور پائی جاتی تھی۔ لیکن صبح ہوتے ہی میدان صاف نظر آتا تہا۔ عرب اور اون کے جانورون کا کہیں پتہ نہین لگتا تہا۔ چنانچہ تجارت مین کساد بازاری پیدا ہونے لگی اور گاہک جیسے جیسے غائب ہونے لگے ویسے ویسے دوکاندار بہی اپنا اسباب باندھکر خریدارون کے پیچھے پیچھے چلدیئے۔ دنیا کی جنگ جو اقوام مین عرب سب سے زیادہ چست و چالاک قوم ہے چنانچہ ایک عرب اپنے کندھے سے بندوق لٹکائے اور کارتوس جیب مین چھپائے ہوئے تھوڑیسی جو کی روٹی چند کھجورون اور ذرا سے پانی پر باطمینان تمام زندگی بسر کرسکتا ہے اور بغیر ظاہری تکان کے اسقدر طولانی سفر پیدل طے کرسکتا ہے کہ کوئی مشکل سے باور کریگا۔

۱۷۔ تاریخ کو دن کے دس بجے سرکاری طور پر عزیزیہ مین یہ خبر پہونچی کہ اطالیون نے اپنی جانب میسرہ پیش قدمی شروع کی ہے اور اون کی ایک بڑی فوج جسمین پیدل اور رسالہ دونون شامل ہین معہ توپخانہ کے شہر طرابلس کے جنوب و مغرب مین حرکت کر رہی ہے۔ اس خبر کے پہونچتے ہی تمام افسر اور انجمن ہلال احمر کی پوری پارٹی باستثنا لطفی بے فوراً روانہ ہو گئے۔ کیمپ مین مذکورہ بالا رپورٹ پہونچنے کے وقت مین خود موجود نہ تہا۔ لیکن ٹیلہم اور اوسلر فوراً اپنے گھوڑونپر سوار ہو کر جو اونہیں اپنی خوش قسمتی سے پہلے ہی سے دستیاب تھے۔ روانہ ہو گئے۔

میرے کانونمین دور سے میدانی توپون کے چلنے کی آواز پہونچی تہی۔ چنانچہ مین اور بی تھوڑی دیر تک ایک لدّو اونٹ تلاش کرتے رہے۔ جبکی دستیابی پر اپنا اسباب جانور پر لاد کے خود بنی آدم کی جانب پیدل سفر شروع کیا۔ گو مین ایک مرتبہ پہلے بنی آدم کے راستہ سے واقف ہوچکا تہا۔ تاہم اوقت پیدل سفر کے خاطر ایکدوسرا ہی راستہ اختیار کیا جسمیں جابجا اونچے نیچے ٹیلے موجود تہے اور کل سفر سوا میل کا تہا۔ ہم چار گھنٹہ مین یہ فاصلہ طے کرکے قریب مغرب نخلستان جا پہونچے۔ یہ مقام جسمین ایک مرتبہ پہلے بھی میرا گزر ہوچکا تھا۔ بہ نسبت اپنی سابقہ حالت کے کچہ اور ہی دکھائی دیتا تہا۔ وہ چھوٹا سا قطعہ جسمین گذشتہ اثنار قیام مین مینے صرف چند پیدل اور اڑتیسوین رسالے کے دو اسکواڈرن خیمہ زن دیکھے تہے فی الحال تین ہزار عربونکی چہل پہل سے معمور ہورہا تہا جنمین سے دو جنگجویون نے کیمپ کے باہر بی اور مجہ سے مشتاقانہ وارد یافت کیا کہ ہم کون تہے۔ اور کہان سے وارد ہوئے تھے جواباً اپنے ملک کا نام بتلانے پر انہون نے فوراً ہی ہمارا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ اور داخلہ کیمپ کی اجازت دیدی۔ ہم تھوڑی دور آگے بڑہے ہتے کہ فتحی بے ملگئے۔ جنہین یہ معلوم ہوکر تعجب ہوا کہ ہمنے عزیزیہ سے بنی آدم تک پیدل سفر کیا تہا۔ صاحب موصوف نے ہمارے خیمہ کے لئے جگہ تجویز کی جسے چندر کی سپاہیون نے براہ مہربانی مرد دیکر جلد ہی نصب کردیا۔ بعدازان ہم ناشتہ کھانے بیٹھ گئے۔ جسمین نارنگیان اور قہوہ ہی موجود تہا۔ دوران طعام مین نسیم بے کی دو سپاہی ہمین کھانے کے لئے دعوکرنے آئے۔ مین اس ملنسار افسر کے پاس خود گیا اور اوس سے کہا کہ اس تکلیف کی کوئی ضرورت نہ تہی۔ تاہم اوس نے براہ مہربانی ایک کشتی مین چاول۔ مرغ کے کباب اور تازہ روٹی ہمارے لیئے

بھیجدی - چونکہ ہم پیدل سفر کے باعث بہت تھکے ہوئے تھے - لہذا جلدی بستروں پر لیٹ گئے - لیکن کیمپ کے شور و غل کی وجہ سے نیند آنی مشکل ہوگئی تھی بعض اوقات یہ سمجھنا مشکل ہے کہ عرب لوگ کس وقت سویا کرتے ہین کیونکہ یہ پہلے مانس ساری رات چھوٹے اور بڑے گروہ بنائے ہوئے آگ تاپتے ہوئے - کہانیان سنا کرتے ہین - عرب بڑے داستان گو ہوتے ہین - یا تو کہانیان کہا اور سنا کرتے ہین یا انمین سے ایک شخص قرآن شریف کی آیات قرأت سے پڑہا کرتا ہے یا یہ لوگ باری باری حمدیہ گیت جو رات کی خاموشی مین بہت بھلے معلوم ہوا کرتے ہین - گایا کرتے ہین - میرے خیال مین موسیقی کا یہ سادہ اور بے نمک طریقہ زمانہ قدیم کے چرچ کی راگ راگنی کی بنیاد پر قائم ہے -

دوسرے دن تمام سپاہ اوس معرکہ مین مصروف رہی جسے اطالوی لوگ جنگ بیر طبروس کے نام سے مشہور کرتے ہین - اور جسکا ذکر کسی دوسرے باب مین کیا گیا ہے - اس جنگ کے بعد مین اور بی دور سالونکی گھوڑ دوڑ پر سوار ہوکر جو نیسم بے ہمین دئے تھے ایک دفعہ اور عزیز یہ واپس آگئے اس مرتبہ ہمنے بیس میل سفر صرف ڈھائی گھنٹہ مین طے کیا تہا - ہمارے اسباب کے اونٹ دوسرے دن صبح کے ۹ بجے تک واپس نہین آئے پس ہمنے رات بہت بری طرح گزاری - دوسرے دن شتربان سے کہا کہ وہ رات کے وقت خوف کی وجہ سے واپس نہ ہوسکا تہا - گو ہمارے پاس خوراک کی کوئی کمی نہ تھی لیکن رات کے سخت سردی سے ہمین خوراک کسطرح بچا سکتی تہی ؟ - اگرچہ اوسلر نے اپنا اوورکوٹ مجھے دیدیا تہا تاہم میرا جسم اسقدر سرد ہورہا تہا کہ نیند آنی بالکل محال تھی - خدا خدا کرکے

سورج طلوع ہوا چنانچہ اوسکی تمازت اور قہوہ کی حرارت نے مجھے بڑی مسرت بخشی۔ اسکے کچھ دیر بعد ہمارا اسباب جسمین ایک عجیب شکل کا خرگوش بندھا ہوا تہا پہونچگیا۔ خرگوش میں نے سنت بنی آدم مین ایک فرانک قیمت پر خریدکر بی کے حوالے کر دیا تھا۔ جس نے بجائے ذبح کروانے کے معمولی انگریزی طریقہ کے بموجب سر پر لکڑی مارکر اوسے مار ڈالا تہا۔ بی کی اس کارروائی نے عربون اور ترکون مین جنکا چھوٹا سا مجمع ہمارے طریقہ ذبیح معلوم کرنیکے شوق میں جمع ہوگیا تہا ایک عجیب تحریک پیدا کر دی تھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود بی کی تمام خوشامد اور اصرار کے کسی عرب نے خرگوش کی کھال اوتارنا بلکہ اوسے ہاتھ لگانا بھی منظور نہ کیا۔ میرا ارادہ اس جانور کو گاجر اور پیاز مین دم پخت پکوانے کا تہا۔ لیکن وقت اب پیش آئی کہ بی کو جو غصہ مین بھرا ہوا تہا۔ کیں طرح سمجھایا جاتا کہ مسلمان کیون اس غیر ذبیحہ سے اس قدر نفرت کرتے ہین۔ آخر کار بی نے ہوشیاری سے خرگوش کی کھال اوتار لی۔ غیر ذبیحہ سے ترک یا عرب یا یہودی سخت نفرت رکھتے ہین۔ ایسے مردہ جانورون سے جنکے جسم سے خون نہ بہایا گیا ہو قدیم مذاہب اور انسانون کا نفرت رکھنا ایک قسم کی خصوصیت ہے۔ چنانچہ عہد عتیق مین اس قسم کے کھانا کی ممانعت ہے۔ کیونکہ "خون زندگی ہوا کرتا ہے" بعض مفسرون نے قیاس سے کام لیکر اوس رواج سے منسوب کیا ہے جو زندہ جانورون کے گوشت سے پارچہ کاٹ لینے کی عام اجازت دیتا تہا۔ بروس کا بیان ہے کہ یہ رواج حبشیون سے تعلق رکھتا تہا۔ اور اگرچہ کہ اس بیان کا ایک وقت مین بطلان کیا گیا تہا تاہم بعد مین اسکی صحت تسلیم کر لی گئی تہی۔ حقیقت یہ ہے کہ غیر ذبیحہ کی ممانعت اس پرانے خیال کی بنا پر قائم ہے کہ خون دراصل زندگی کا دوسرا نام ہے

چنانچہ ایسا ہی خیال متعدد مرتبہ مقدس راگونمین ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً "میرے خون مین کیا فائدہ ہے جبکہ مین قبر مین جاؤنگا" اس عجیب قدیم اعتقاد کا مخرج اوڈیسی کی گیارہوین کتاب سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ جسمین بیان کیا گیا ہے کہ اوڈیسی مناسب وقت ہدایت پاکر عام طور سے نزدیکہائی دینے والی دنیا کے نزدیک پہونچ جاتا ہے۔ اور ایسے مردون کی روحین جو کسی زمانہ مین بہت قوی تھے۔ کمزور ہوکر اسکے قریب پہونچ جاتے ہین اور اونمین خون کا نام و نشان بھی نہین پایا جاتا۔ چنانچہ اوڈیسی اپنی ایک ہرن کے سیاہ خون سے ایک خندق بھر دیتا ہے۔ اور تمام روحین اوس خون سے اپنی پیاس بجھانے کے لیئے جمع ہوجاتی ہین۔ اس موقعہ پر اوڈیسی بھی انمین خوف زدہ ہوکر ان ارواح کو اپنی تلوار کے ذریعہ سے خندق سے دور رکھتا ہے۔ اور اونمین سے صرف چند کو اجازت دیتا ہے کہ خون پیکر قوت حاصل کریں۔ غالباً یہان ہمارے بیابانی باورچیخانہ مین بھی اسقسم کے خیالات پیدا ہورہے تھے کہ خرگوش کا لہو نہ بہنے کے باعث اوسکی جان مردہ جسم مین موجود تھی پس اوسکا جسم قابل نفرت اور قابل پرہیز بلکہ بالکل ممنوع تھا۔

میرا خیمہ اسقدر تنہا جگہ مین نصب تھا کہ ایک سنتری کی تعیناتی ضروری خیال کرکے عمل مین لائی گئی۔ فوجی حکام صرف معمولی اونی قسم کی چوریون کے خیال سے خوف زدہ نہین ہورہے تھے بلکہ اونہین مینے اپنے تمام اثنار قیام طرابلس مین اس خیال سے مرعوب پایا کہ سبا دا زیادہ جاہل اور زیادہ متعصب عربون کے ہاتھون کوئی احمقانہ غلطیان سرزد نہوجائین۔ چنانچہ مجھے زوارہ پہونچے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ میرا عمدہ دوست کپتان حسن آفندی ایکدن تین طربوش لئے ہوئے اپنے ساتھہ میرے پاس آیا اور باصرار

درخواست کی کہ ہم ان ٹوپیون کو ضرور پہنین کیونکہ ہلمٹ قسم کی ہر ایک ٹوپی خصوصیت سے اطالوی علامت سمجھی جاتی تہی۔ جرمن ڈاکٹر کو جو ہمیشہ چوکنا رہا کرتا تہا۔ شوشہ سے زوارہ تک سفر کی اثنا مین دو مرتبہ مسلح عربون کے ہاتھون خطرہ پیش آیا تہا حقیقت یہ ہے کہ اطالوی افواج مین دہوپ کی سفید ہلمٹ کے رواج کے باعث اس ٹوپی کا استعمال ہر ایک یورپین کے لیے جسکے ساتہہ ترک یا عرب موجود نہون پر خطر بلکہ اس بدرقہ کی موجودگی مین بھی خطرہ کا کچہہ زیادہ وقیعہ نہین کرسکتی ہے۔ نظر برین حالات مینے طربوش جو سلطانی فوج کی وردی کا ایک حصّہ ہے فخر کے ساتہہ استعمال کرنی شروع کردی۔ اس ٹوپی کے سوراخ جو ہوا کی آمدورفت کا ذریعہ ہوتے ہین عمدہ موسم کی حالت مین سر کے آرام کا باعث ہوتے ہین۔ علاوہ ازین دہوپ اور گرمی مین اس ٹوپی پر ایک خشک یا تر تولیہ جو بہ نسبت خشک کے زیادہ آرام دہ ثابت ہوا کرتا ہے اوڑہ لینا سر کی پوری حفاظت کرسکتا ہے۔

اطالیونکی جانب سے بہت سے بیہودہ بیانات عربون پر نکتہ چینی اور انکی عیب جوئی و نیز ترکون اور عربونکی باہمی دشمنی کے متعلق شائع ہوچکے ہین ان دروغ باف مجرمون مین نامہ نگار اخبار نیویارک ہیرالڈ تمام اور نامہ نگارون سے بڑہا چڑہا ہے۔ جسے اطالیون کے خوش رکہنے کا بڑا پختہ خبط دامنگیر معلوم ہوتا ہے۔ اطالیون کو غیر دانشمندانہ طریقہ سے نقصان اٹہانے کے بعد معلوم ہوا کہ "عربی وفاداری" کی اصلی قدر و قیمت اور اوسکی صحیح مقدار کیا ہے۔ نیز یہ کہ عام دیسی باشندون کے دلی جذبات کا اندازہ حسونہ پاشا جیسے دغاباز کی نمکحرامی سے کرنا فضل عبث ہے۔ موجودہ حالات مین عرب ترکون سے اسقدر خوش اور راضی ہین کہ ابہی تک اس اتحاد

کی کوئی مثال موجود نہین ہے - وہ عرب جو بندوقچیون کے خطوط مدافعت مین
مامور ہین روزانہ چالیس اسان ٹیم پاتے ہین اور رسالہ مین بحالت کارگزاری
اونہین یومیہ اسی سان ٹیم دیئے جاتے ہین - علاوہ ازین اونہین عمدہ غذا
دیجاتی ہے اور سب پر طرہ یہ ہے کہ رائیفلیں اور کارتوس بکثرت اون کے
قبضہ مین موجود ہین - یہ لوگ جنگ نہ صرف جنگ کی خاطر پسند کرتے
ہین بلکہ مال غنیمت کے لئے بھی جو بسا اوقات اطالویون سے لڑنے کے
بعد ہاتھ لگتا ہے - عرب لوٹ کے اسدرجہ شایق ہین کہ ترکی فوج کے عین
زارہ خالی کر دینے پر یہ لوگ گھنٹون اون چیزون کے اٹھالیجانیکا انتظار
کرتے رہے جو ان کے ترکی رفقا اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہون - جیساکہ ایسی حالتون
مین کیمپ کا فرنیچر وغیرہ رہ جایا کرتا ہے شہید ہونے کی حالت مین اونہین جنت
کی راحتون اور مسرتون کا پورا اعتقاد ہوتا ہے - عربون کی ضروریات زندگی
جو عموماً محدود ہوا کرتی ہین ترکون کے ہاتھون بوجہ احسن پوری ہو رہی ہین
جنگ سے قبل عربونکو سال بھر جَو کی روٹی کھانی ہوتی ہے - لیکن موجودہ
وقت مین اونہین فرینہ یعنی سفید گیہون کا آٹا دیا جاتا ہے جسے دیکھکر عرب
وجد مین آجاتے ہین - جنگ سے پیشتر شاید ہی کسی عرب کو بڑی خوشقسمتی سے اپنا اونٹ تین فرانک یومیہ پر چلانے کا موقعہ ملتا ہوگا - لیکن آجکل
ترکی گورنمنٹ سے اونہین فی شتر یومیہ آٹھ سے دس فرانک تک کرایہ
دیا جا رہا ہے - عربونکو زمانہ حال کی رائیفلون سے مسلح کرنے کی شاندار
ومناسب وقت کارروائی کو عثمانی افسرون نے جرأت سے انجام دیکر
فائدہ بخش نتائج حاصل کئے ہین - ہر ایک شخص کو یقین کرنا چاہیئے کہ جنگ
کا آخری نتیجہ خواہ کچھ ہی نکلے لیکن دنیا کی کوئی قوت مارمنی اور مازر بندوقون

موجودہ عرب مالکون سے واپس نہیں لے سکتی ہے کیونکہ عرب ہر قسم کی بیکار و
باکار بندوق تہ دل سے پسند کرتے ہین۔ خصوصاً زمانہ حال کی رائیفل کا میگزین
اور اوس کے پر زونکی دریافت کا شوق عرب کو متوالا بنا دیتا ہے۔ چنانچہ وہ
مفلوک الحال شتربان بھی جو نہ ختم ہونیوالے بیابان کے میلہا میل طے کیا کرتا ہے
عموماً ایک پرانی بندوق سے ضرور مسلح ہوا کرتا ہے۔ آتشبار اسلحہ کی ملکیت سے
جوانمردی اور شان ہمت ظاہر ہوتی ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ متوفی تھیوڈور بنٹ
اور مینے کسطرح سقوطرہ کے غیر معروف حصون کا سفر کرنے کے بعد عدن پہنچکر
چھ قرابینین بہت کم قیمت پر خرید کر کے سلطان کی نذر کی تھیں بعد اس کے
کہ ہمنے سنکی برینڈ صابن سے اونہین خوب صاف کر لیا تہا۔ سلطان نے
بڑی خوشی سے یہ تحفہ قبول کیا تہا۔ اور اوسکی مستقل فوج کے تین اشخاص
نے یکے بعد دیگرے ان قرابینون کا ملاحظہ کرنے کے بعد اظہار مسرت کیا
تہا۔ ترکی خطوط مدافعت مین ایک عرب کے پاس ایک بیش قیمت تحفہ یعنی
اطالوی پلٹن نمبر ۵۲ کا علم موجود تہا۔ جسکی فروخت سے یہ شخص بالکل انکار
کرتا تہا۔ تاہم اس نشان کا عکس جو فی الحال بمقام عزیزیہ نشاط بے کے کمرہ
مین موجود ہے۔ ایک ترکی سپاہی نے کسی ترکیب سے حاصل کر لیا۔ یہ
اطالوی نشان عرب مذکور کی بیوی کو دیا گیا جو اپنے شوہر کے امتیاز کے
باعث پھولی نہیں سماتی تہی۔ غالباً اس عرب کے خاندان مین یہ جھنڈا
بطور خاص امتیاز کی علامت کے نسلاً بعد نسلاً ورثا کو ملتا رہیگا۔

رسالہ جات کے نامہ نگار اور دوسرے اور اشخاص جنہون نے ترکون اور عربون
کے درمیان سخت دشمنی کی حکایات گڑھ کر اپنی بیوقوفی کا اظہار کیا ہے۔
بظاہر اسلامی اتحاد کی مضبوطی سے ناواقف معلوم ہوتے ہین۔ حالانکہ اٹلی کا

بلاوجہ معقول سلطان کے ایک صوبہ پر حملہ کر دینا ایک ایسا امر ہے جس سے
ساری دنیا کے مسلمان متاثر ہو گئے ہین۔ ایسے مقامات سے بھی جو عام حالات
مین غافل نظر آتے ہین ترکون سے سچی ہمدردی ظاہر کیجارہی ہے۔ چنانچہ
مثال کے طور پر یمن کو لیجئے جہان گذشتہ ایام مین متواتر شدید معرکے واقع
ہو چکے ہین۔ صنعا کا محاصرہ باغی عربون نے کیا تہا۔ اور جنگ اپنی پوری
رفتار سے جاری تہی کہ اسی اثنار مین اٹلی نے اعلان جنگ کا غلغلہ تمام دنیا
مین مچا دیا۔ جسکا اثر یمن کے باغی سردارون پر یہ ہوا کہ انہون نے سلطان
کی خدمت مین خطوط بہیجکر عرض کیا کہ اسلام کو عام خطرہ کی حالت مین دیکھکر
رسول عربی کے تمام پیرو متحد ہو جانے اور تنازعات یمن فی الحال ملتوی کر دئے
جانے چاہئیں۔ جنکا فیصلہ اطالیہ سے اختتام جنگ کے بعد کیا جا سکتا ہے
اور فی الحال یہ ہی بہتر ہے کہ سارے جہگڑے طاق نسیان پر رکھدئے جاوین
چنانچہ ان باغیون نے ایک لاکھ عرب جنگ طرابلس کے لئے پیش کیے
اور صنعا سے محاصرہ اوٹہا لیا وہ بہادر ترک جنہون نے ایک مدت کثیر التعداد
دشمن کے مقابلہ مین اس شہر کی حفاظت کی تہی تمام جنگی اعزاز کے ساتہہ
باہر نکلے۔ انکی تعداد ایکہزار سے بہی کم تہی اور یہ بیچارے فاقہ کشی سے لاغر
ہو رہے تہے۔ یمن کے سردارونکی اس درخواست مین کہ اندرونی تنازعات
ایک مناسب وقت تک ملتوی کر دئے جاوین۔ قرون وسطی کی بہترین
بہادری جہلکتی ہے۔ غریب ٹرکی جو بحری بیڑہ نہونے کی وجہ سے مجبور
ہو رہی ہے۔ ایسی حالت مین جبکہ اوسکی بہادر فوجین دشمن تک نہ
پہونچنے سے خون کے گھونٹ پی رہی ہین۔ اگر اپنی غضبناک سپاہ کو
یمن سے نکالکر کسی ترکیب سے بحر احمر کی دوسری جانب آبنائے پر یا یمن خشکی پر

اوتار سکے تو صرف ایک ہفتہ مین یہ واحد اطالین نوآبادی بہ نسبت الحاق طرابلس کے سلطنت عثمانیہ سے زیادہ با اثر طریقہ پر ملحق کیجا سکتی ہے۔ اگر اطالوی۔ ترکون اور عربون کے درمیان نفاق پیدا کرنا چاہتے تھے تو انہین کسی قدر کامیابی زم رویہ استعمال کرنے سے ممکن الحصول ہوسکتی تھی اونہین دریافت کرنا چاہیے تھا کہ عربونکی بدترین خلقت اونکا لالچ ہے۔ چنانچہ بجائے اسکے کے زوارہ وغیرہ مقامات پر فضول گولہ باری مین پانی کی طرح روپیہ برباد کیا گیا ہے۔ یہ زیادہ بہتر ہوتا کہ چند ہزار لائیر عام رشوت پر صرف کئے جاتے لیکن اسمین کوئی شبہ نہین ہے کہ اطالیون نے یہ طریقہ عمل کسی حدتک جاری کر رکھا ہے۔ چنانچہ طرابلس مین حسونہ پاشاہ اور اوسکے حوالی موالی اطالیونکی زرخرید غلام ہین۔ اور ان لوگون نے بے انتہا کوشش شہر طرابلس کے اطراف غرغریش اور صنصور وغیرہ کے باشندگان دیہات کو ورغلانے کی کی اور اس سے بھی زیادہ بڑا یہ نقص موجود تھا کہ عزیلات سے سرحد تک تمام ساحل سمندر پر بعض مقامی عربون کے ایمان مین رشوت کے ذریعے خلل اندازی کردی تھی۔ زوارہ کے کسی سابق کمانڈینٹ احمد بن منصور کو اس وجہ سے رشوت دیگئی تھی کہ وہ اطالیونکی فوجکو بآسانی خشکی پر اوترنے کا اہتمام کردیے لیکن ترکونکی خوش قسمتی سے اس حرامزادہ کے بے ایمانی قبل از وقت ظاہر ہوگئی۔ چنانچہ اب وہ غداریان کے جیلخانہ مین سخت سزا جسکا وہ پورا مستحق ہے۔ بھگت رہا تھا اور گو اُس کا جرم اظہر من الشمس ہو رہا تھا تاہم میری سمجھ مین نہین آتا کہ نشاطبے نے ایسے خطرناک دغاباز شخص کو ابھی تک پھانسی پر کیون نہین لٹکایا ہے۔

باوجود ان کوششون کے جو اطالیون سے عربون کو وقتاً فوقتاً

رشوت کے ذریعہ سے ورغلانے کی عمل مین لائی ہین اسکے ساتھہ ہی یہ بڑی حماقت ظاہر کی ہے کہ جنگ کے ابتدا صلیبی جنگ کی حیثیت سے ظاہر کی ہے حالانکہ طرابلس افریقہ مین وہ آخری جگہ ہے جہان اسلام کے آزاد فوجین بلا مداخلت جمع ہوتی ہین۔ نیز ان لوگون کے مذہبی اصول شدید بلکہ مجنونانہ ہین۔ تاہم احمق اطالیون نے بظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلیم فراموش کرکے عوام مین کافر مسلمانون کے مقابلہ مین دوسری صلیبی جنگ کا جوش پیدا کرنا شروع کیا۔ اٹلی مین بعض با تصویر پوسٹ کارڈ شائع ہوئے ہین جن پر ایک برساگ سپاہی کی تصویر دکھائی گئی ہے۔ جو ایک مسجد پر صلیبی نشان نصب کر رہا ہے۔ چنانچہ مین نے ان جوش آور پوسٹ کارڈ مین سے ایک کارڈ فتحی بے کے پاس دیکھا تھا۔ اطالوی بحری بیڑے نے اپنی مخبوط الحواسی سے ساحل طرابلس پر عربون کے غریبانہ مکانات کے تباہی پر مطمئن نہ ہوکر مسجدونکی دیوارون اور چھتونمین بھی گولہ باری سے سوراخ پیدا کردئے۔ جنرل کینوا کی خوف زدہ پیدل سپاہ نے خون کی پیاس مین بلا سوچے سمجھے عورتون بچونکو بھی علاوہ ہزارون بے گناہ آدمیون کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ جسکی شہادت مختلف ذرائع سے پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے۔ ایک جنگی نامہ نگار ایک عرب کا حال بیان کرتے ہوئے۔ تحریر کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے بھائی کے اطالوی سپاہ کے ہاتھون مقتول ہونے کی خبر پاتے ہی بندوق اٹھاکر اون لوگون سے جا ملا جو اپنی وطن اور مذہب کی حمایت مین سرگرم ہو رہے تھے لیکن وہ شریف آدمی جو اخبار نیو یارک ہیرالڈ کو جھوٹی سچی خبرین بھیجا کرتا ہے۔ بیان کرتا ہے کہ ترکون اور عربونکے درمیان سخت نفرت موجود ہے

بلکہ اخباری بیوقوفی کے سب سے اونچے کنگورے پر پہنچکر جدت طرازیون پر اتر آتا ہے کہ گو عرب لوگ لڑنا نہین چاہتے ہین۔ تاہم ترک اونہین جنگ کے واسطے مجبور کر رہے ہین۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اس شخص کو ذرا بھی واقفیت اوس تفاوت سے ہوتی جو ترکی باقاعدہ سپاہ اور عربونکی تعداد مین موجود ہے تو وہ ہرگز اس بیوقوفانہ خیال کا اظہار نہ کرتا۔

عرب اون خائنان ملک سے جو دشمن کے جانب دار ہوگئے ہین ایسی صعب ترین دشمنی رکھتے ہین کہ خطرناک تادیب کے بہت سے افعال سرزد ہوچکے ہین۔

یکم جنوری کے پردہ شب مین عربونکی ایک جماعت غرغریش پہونچی اور بعض ویسی باشندونکو جہانتک معلوم ہوسکا ہے تکلیف اور ایذارسانی مین انہون نے کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا۔ جن لوگونکی ساتھہ یہ بُرا برتاؤ روا رکھا گیا تھا وہ دراصل اطالویون کے جانب دار تھی ان تادیب کنندہ عربونکو اطالویون نے ڈاکو بیان کیا ہے اور اخبار گیورڈی اطالیہ بغیر ذرا سی شہادت کے بیان کرتا ہے کہ یہ سزا وہی بعض بقاعدہ ترکون سے جنکے ہمراہ بدوی بھی تھے۔ سرزد ہوئی تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسو باقاعدہ ترکون کی موجودگی جو غرغریش کے آس پاس پہلی جنوری کو بیان کی جاتی ہے۔ بالکل جھوٹ ہے یہ بیان کرنا غیر ضروری ہے کہ اخبار نیویارک ہرالڈ نے مشتاقانہ طریقہ سے اس موقعہ کو ہاتھہ سے نہ دیکر ترکی باقاعدہ سپاہ کو بدنام کرنا شروع کیا۔ لیکن اوسکی لغو بیانون کا اندازہ اس واقع سے ہوسکتا ہے کہ وہ اس قتل اور ظلم کو بجائے غرغریش کے صنصورین واقعہ ہونا بیان کرتا ہے اور صنصورین پچاس باقاعدہ سپاہ کی موجودگی بتلاتا ہے۔

حالانکہ مین اپنے علم کے مطابق کہہ سکتا ہون کہ اس جگہ صرف چار آدمی موجود تھے۔ اطالوی یہ بھی بیان کرتے ہین کہ کم از کم ایک عورت اور ایک بچہ اس رات کے حادثہ مین مارڈالے گئے تھے گو کوئی شخص اس قسم کے ظالمانہ افعال کی حمایت نہین کرسکتا ہے تاہم یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ عرب جنہون نے بیدردانہ طریقہ سے اُن لوگون کو سزا دی تھی جو بڑی بے ایمانی سے دشمن کے شریک حال ہوگئے تھے زیادہ قابل معافی ہین بہ نسبت اُس عیسائی سپاہ کے جو اکتوبر گذشتہ مین نخلستان والی خونریزی کی مرتکب ہوچکی ہے۔ اطالوی سخت بیوقوفی مین مبتلا ہین۔ اگر وہ یہ خیال کرتے ہین کہ طرابلسی عربون نے کچھہ بھی قابل لحاظ دستی یا طاعت قبول کرلی ہے۔ اطالویون کی بعض کوششین اس حصول مطلب مین مضحکہ خیز ہین چنانچہ مین مثال کے طور پر ستارہ دسمبر کا ایک واقعہ بیان کرنا چاہتا ہون۔ اور وہ یہ ہے کہ اس تاریخ مین ایک بڑی فوج جو دشمن کی ٹوہ مین روانہ ہوئی تھی صنصور پہونچے اور سلسلہ تار منقطع کرنے کے بعد بڑی عقلمندی سے اپنی خندقون مین واپس آگئی۔ بعد ازان اطالویون نے بیان کیا کہ انہون نے باشندگان صنصور سے اطاعت قبول کروالی تھی۔ لیکن اگر انہین نواح طرابلس مین اطاعت قبول کرنے والے باشندے دستیاب ہوگئے تھے تو انہین کم از کم ان نے دوستون کو عربون کے قدرتی انتقام سے محفوظ رکھنے مین اظہار جرات سے کام کرنا چاہیے تھا اور اگر غریش مین اطالین گورنمنٹ کے باضابطہ اطاعت قبول کردہ دیسی باشندے موجود تھے۔ تو اس حالت مین جنرل فرگونی کا انھین بالکل غیر محفوظ چھوڑدینا ایک ظالمانہ اور پاجی پن کی حرکت تھی۔ اس حادثہ کے بعد

اطالویون کا قتل و غارت پر شور مچانا جسکے واسطے خود انکا اپنا جنرل بالواسطہ ذمہ دار ہے ایک فعل عبث ہے غرغریش جو ایک نخلستانی گانون ہے شہر طرابلس سے صرف چند کیلو میٹر کے فاصلہ پر واقعہ ہے پس ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہین کہ ابھی تک اطالوی کس حد تک محصور ہو رہے ہین حالانکہ جنگ جاری ہوئے تین ماہ گزر چکے ہین ورنہ کسی ایک اطالوی سپاہی کے خط سے جو گیارہوین پیدل رجمنٹ مین سارجنٹ ہے اور جس نے یہ خط اپنے ایک دوست کو تحریر کیا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ اون کہانیون پر جو عربونکی اطاعت اور وفاداری کے متعلق گڑھے گئین ہین۔ کس قدر کم اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

شہر طرابلس اور ساحل سمندر کے قصبات پر قبضہ پانے کے بعد سے اطالویون نے یہ عجیب و غریب اصول اپنے ذہن نشین کر لیا ہے کہ اس ولایت کی آبادی عام طور پر اطالوی رعایا ہے۔ چنانچہ جو عرب اُن کے مقابلہ مین ہتھیار اوٹھاتا ہے۔ اوسی باغی قرار دیکر گرفتاری کے بعد جلدہی قتل کر دیا جاتا ہے۔ خواہ تحقیقات کے بعد یا بلا تحقیقات بعض اطالوی افسرون نے الزام بغاوت کو صرف اون عربون تک محدود کرنا چاہا ہے۔ جو اس تھوڑے سے حصہ زمین پر آباد ہین جہان حقیقت مین باثر طریقہ پر اطالوی افواج قابض ہین۔ مثلاً شہر طرابلس کے تمام عرب خاندان جو اطالوی خندقون کے اوس فاصلہ کے اندر سکونت رکھتے ہین جہانتک اطالوی گولیان کام دے سکتے ہین۔ اطالوی رعایا خیال کئے جاتے ہین۔ لیکن یہ طریقہ عمل صرف بعض اطالوی افسرون تک محدود ہے ورنہ لفظ باغی عام اور وسیع طریقہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ دور دراز

فزان کے باشندے بھی جو بیودہ اعلان الحاق کے وقت سے جنگ مین برابر
شریک ہو رہے ہین۔ لفظ باغی کی شرح مین داخل کئے جاتے ہین اس
الحاق طرابلس کے متعلق ایک ترکی افسر نے کیا خوب فقرہ کہا ہے کہ بادشاہ
اموناکو ٹھیک ایسی طرح الحاق چین عمل مین لا سکتا ہے لیکن جیسا کہ مسٹر
لیوسن ولفنے اخبار نیشن صفحہ ۱۱۔ نومبر مین صاف طور سے ظاہر کردیا
ہے کہ لفظ باغی کی زیادہ سے زیادہ وسیع تشریح بھی اون دیسیون
کو شامل کرنے مین جو حملہ آور فوج کے بالکل قریب رہتے ہون۔
جنگ کے قواعد اور رواج کے مطابق بالکل ناواجب ہے غالباً مسٹر ڈی
ایم۔ میسن کے سوال کا جو جواب دارالعوام مین دیا گیا ہے وہ لفظ باغی کی
غلط تشریح پر مبنی تھا اور اس قابل نہیں تھا کہ ہمارے یا کسی اور پُرمعلومات
فارن آفس سے دیا جاتا اون مباحثون کو ذہن نشین رکھتے ہوئے جو
مختلف بین القوامی کانفرنسون مین اس مسئلہ پر ہو چکے ہین۔ لفظ باغی
کی تشریح دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ یعنی یہ مسئلہ کہ ایک مدافعت کنندہ
ملک کی عام آبادی کی کیا حیثیت ہوا کرتی ہے ۱۸۷۰ء کی جنگ مین جیسا کہ
عام طور پر معلوم ہے جرمنی نے اون فرانسیسی کاشتکارون کو جو حملہ آور
جرمن کے مقابلہ مین حب وطن کے باعث آمادہ پیکار ہو رہے تھے جنگ جو
تسلیم کرنے سے انکار کیا اور ایسی حالت مین جبکہ وہ ایک وردی پہنے
ہوئے دشمن سے جنگ کر رہے تھے کاشتکار حملہ آورین کے جنگی حقوق اور
مراعات کو بالکل تسلیم نہین کیا کیونکہ یہ بیچارے بجائے وردی کے معمولی
غریبانہ کپڑون مین ملبوس تھے۔ چنانچہ انہیں گرفتاری کے بعد قتل کر دیا
جاتا تھا۔ لیکن کاشتکارونکی بھی یہی حالت تھی کہ جرمنی سنتریون کو چاقو یا

بندوق سے قتل کیے بغیر چھین نہ لیتے تھے اور عام طور سے افسرون اور سپاہ کو بہت دق کیا کرتے تھے۔ مختصراً جرمنی کے پاس بظاہر ایک معقول وجہ اس سخت برتاؤ کی جو اُس نے ان بلادردی فوجون کے ساتھ روا رکھا تھا موجود تھی۔ اس پر بھی عام رائے اِس شدید طرز عمل کے برخلاف بھڑک اٹھی جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دول یورپ کے نائب ۱۸۷۴ء کی ایک کانفرنس مین جو فوجی جنگ کے قوانین کے متعلق برسلز مین منعقد ہوئی تھی شریک ہوئے چنانچہ اس کانفرنس کے خاص مسائل مین وہ مسئلہ بھی موجود تھا جو اکتوبر کی خونریزی پر عاید کیا جا سکتا ہے کانفرنس مذکور مین بلااختلاف تسلیم کر لیا گیا تھا۔ کہ ایک محصور آبادی کے تمام قابل جنگ باشندے باضابطہ جنگ جو تسلیم کیے جائین لیکن دو سلطنتون یعنی روس اور جرمنی نے اس بات کے تسلیم کرنے سے انکار کیا کہ اس سرزمین کے باشندے جس پر پورے طرح قبضہ کر لیا گیا ہو فوجی حقوق و مراعات حاصل کرلین۔ ان دو بڑی فوجی طاقتون کے وکلا نے مندرجہ ذیل تحریک کی تائید چاہی "ایسی آبادی سے تعلق رکھنے والے اشخاص جس کے ملک مین کسی فریق جنگ کی قوت قائم ہو چکی ہے۔ اُس کے مقابلہ مین مصروف پیکار ہونے کے باعث جنگی قیدی نہ سمجھے جاکر انصاف کے حوالے کیے جا سکتے ہین"۔ انگلستان فرانس اور اٹلی کی سرکردگی مین تمام دوسری طاقتون اور چھوٹے چھوٹے ممالک نے اس تجویز کی سختی سے مخالفت کی اور یہ عجیب بات ہے کہ خود اٹلی کے نائب کونٹ لنزانے اس تحریک کے رد کی تجویز پیش کی تھی۔ اِس موقعہ پر فرانسیسی نمایندہ نے مندرجہ ذیل تقریر کی تھی۔ "دو قبضہ کے باعث حق ملکیت پیدا نہین ہوتا ہے۔ جب تک صلحنامے کے ذریعے سے قابض کے

مقبوضہ ملک حوالہ نہ کیا جائے اوس وقت تک اگر عمدگی نہین تو بخیال انصاف اونہین قانون کے تابع فرمان ہونے ہین جو قبضہ سے قبل نفاذ پذیر ہوا کرتے ہین اور یہ ظاہر طور سے ایک سخت تدبیر ہوگی کہ اونہین مذکورہ بالا قوانین سے خارج کردیا جائے۔ پس ایسی حالت مین اگر وہ بغاوت اختیار کرین تو اون سے بزور شمشیر مقابلہ کیا جائے اور اگر اسکے بعد مفتوح ہو جائین تو اُن سے باضابطہ جنگ جو کی حیثیت کے سوا اور کسی قسم کا برتاؤ نہین کیا جا سکتا ہے۔ لارڈ ڈربی نے بہ حیثیت ایلچی انگلستان مختصراً و مدبرانہ وضع سے بیان کیا کہ "ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کسی ایسے عہد نامے مین شریک ہونے سے انکار کرتی ہے جس کے نتیجہ سے دست دراز جنگون مین آسانی پیدا ہو جائے اور محصور باشندون کے مدافعتانہ حب الوطنی کے حملون مین کمی آجائے"۔ مقام حیرت ہے کہ گذشتہ موسم سرما مین ہمارے ذمہ دار وزیر سے اس قسم کا سوال کیے جانے پر جس کا مسئلہ مذکور سے تعلق تھا۔ دارالعوام کو کنایۃً جتلایا گیا ہے کہ اطالوی تادیب کسی نہ کسی طرح مہذب قوانین جنگ کے برخلاف نہ تھی۔

مسٹر لیوسین ولف دریافت کرتے ہین کہ کسی مقبوضہ سرزمین مین بغاوت کا ظاہر ہونا گو قوانین جنگ کی خلاف ورزی فرض کرلیا جائے تاہم ایسی سزائین جو ملکی قوانین سے امتیاز رکھتی ہون۔ آیا جائز کہی جا سکتی ہین؟ یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ تین دن جن مین خوف اور خونریزی کا بھوت اطالویون کے سر پر سوار اور بدنامی کا کبھی بھی نہ مٹنے والا دھبہ اپنی سیاہی اور وسعت برابر بڑھا رہا تھا۔ ایسے رستخیز کا زمانہ تھے۔ کہ مختصر تحقیقات کے لیے بھی بمشکل ہی کوئی بہانہ پیش کیا جاتا تھا۔ چنانچہ بوڑھون، بچون۔ عورتون

عمر مون اور بیگنا ہونکا قتل اور ہلاکت ایک بالکل من مانی کارروائی تھی۔
اس قسم کی تادیب یا سرکوبی کی اجازت کسی زمانہ یا کسی منظور شدہ قانونچہ
رسم ورواج جنگ مین نہیں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۸۱۱ء مین اطالوی
کونٹ لنزا کا خیال تھا۔ کہ صرف جرمانہ باضابطہ طور پر قوانین جنگ کی خلاف
ورزی کی سزا قرار دیا جانا چاہیئے۔ مذکورہ بالا طرز عمل کے متعلق نکتہ چینی
کا یہ مروجہ اطالوی جو اب کہ عرب رسم ورواج جنگ کے پابند نہیں ہین۔
(حالانکہ قتل عام کے وقت یہ رائے بالکل مفروضہ تھی) لہذا اپنے طرز عمل
مین ہم بھی آزاد ہین۔ نقص سے پاک نہین ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اسپر خود
اطالوی کونٹ لنزا کی رائے جو بصورت اعتراض بہترین معقولیت
سے وارد ہو سکتی ہے یہ ہے کہ "قوانین جنگ کی کسی ایک فریق سے خلاف
ورزی ظاہر ہونے پر فریق ثانی ان قوانین کی پابندی سے آزاد نہین
ہو سکتا ہے"

مین دریافت کرنیکا خواہشمند ہون کہ اس اطالوی بیان کی کیا وقعت ہو سکتی
ہے کہ طرابلس کے عربون نے جنرل کناوا کے کسی اعلان یا کسی اور تدبیر
کے باعث متاثر ہو کر سلطان سے وفاداری ترک اور اٹلی کی پرامن رعایا
بنجانا قبول کر لیا تھا۔ گو بعض بڑے آدمیون نے جنین حسونہ پاشا بھی شامل
ہے اطالیون سے رشوت لیکر طرابلس مین نئے دور سلطنت کو تسلیم کر لیا
تاہم یہ ممکن نہ تھا۔ کہ ان حرامزادونکی بے ایمانی اون ہزارون عربون پر
بھی اثر کر جاتی جو کھجور کے درختون کے زیر سایہ اپنی جھونپڑیون مین مسکن
گزین تھے۔ یہ غریب آدمی "اعلان" پڑھ نہین سکتے ہین۔ چنانچہ
اسبات سے بالکل مطلع نہین تھے کہ ادہنین اطالوی رعایا تصور کیا جاتا تھا

علاوہ ازین ایک عرب تقریباً اپنی ہر ایک چیز دنیاوی املاک مین سے
ہاتھ سے دے بیٹھنا زیادہ پسند کرتا ہے بہ نسبت اسکے کہ اوسکی بندوق
خواہ وہ کیسی ہی بیکار یا بیکار کیون نہو۔ اوسکے قبضہ سے نکلجائے۔ قصہ مختصر
عربون نے اپنے ہتھیار چھپا دئے تھے۔ جنہین موقعہ پاکر دشمن کے خلاف
اسی طرح علم کیا جیسا کہ فرانسیسی کاشتکار کرچکے ہین یا انگلستانی اہل دیہات
اپنے ملک مین بحالت مدافعت عمل مین لائینگے واقعات گذشتہ کی پوری
رفتار ہر ایک جنرل اسٹاف جو خبط اور خود پسندی سے پاک ہو وقوع
پذیر ہونے سے پیشتر ہی قیاس کرسکتا تھا۔ اطالوی اخبارات کے جلد بھڑک
اوٹھنے والے نامہ نگار بھی اپنی سپاہ کی طرح حواس باختہ ہوگئے چنانچہ
مین بطور مثال اخبار اسٹامپا کے نامہ نگار کی تحریر کا ایک حصہ درج
ذیل کرتا ہون "مین دوبارہ نخلستان مین تیغ زنی پر زور دینا چاہتا ہون
تاکہ عربون سے یہ مقام بالکل پاک کردیا جائے اور کسی دیسی باشندے کو
کسی عذر پر بھی خندقون اور شہر کے درمیان باقی نہ چھوڑا جائے بلکہ جو شخص
انجگہ پایا جاوے خواہ وہ غیر مسلح ہی کیون نہو دغاباز کی موت مار ڈالا
جائے" اسی قسم کا مصالحہ ہمارے بہادر مگر فرسا اعصاب نے بھی افواج
جنوبی افریقہ کے متعلق وقتاً فوقتاً اخبارات کو ارسال کیا تھا۔ جسمین بوروں سے
۲۵ میل فاصلہ پر ایک غیر آباد کھیت مین "اعلان" نصب کئے جانے
کے بعد جس کے ذریعہ سے اصولی طور پر پورے لوگ انگریزی رعایا فرض کرلئے
گئے تھے۔ اون کے انگریزی فوج سے مصروف کارزار ہونے کے متعلق
کینہ توز خیالات کا اظہار کیا گیا تھا۔

بڑے دن سے دو ہفتہ پیشتر ایک اور زیادتی فوجی قانون کے لباس

مین اطالیون کے ہاتھون سرزد ہوئی جس کی مفصل کیفیت یہ ہے کہ اون حملون کی اثنار مین جو اینڈ اجنگ سے اطالوی خطوط پر ۲۶ نومبر تک متواتر عربون کے ہاتھون واقع ہوے تھے۔ ایک مزنبہ حملہ آورین کی ایک بڑی تعداد دشمن کی صفین چیرتی ہوئی نخلستان اور شہر مین پہونچ گئی۔ چنانچہ ایک یہودی نے جو ان واقعات اور بعض ایسے حملہ آورون کے نامون سے واقف تھا جنہون نے دوبارہ اپنے سابق مکانات مین رہائش اختیار کرلی تھی۔ اطالویون کو خبر پہونچادی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چودہ آدمی گرفتار کر لیے گئے اور انھین مختصر تحقیقات کے بعد بغاوت اور جاسوسی کے الزام مین ایک میدان مین پھانسی پر چڑھایا گیا۔ جب عزیزیہ مین باقاعدہ عربون کو اس سانحہ کی خبر پہونچی تو وہ غصہ مین آپے سے باہر ہوگئے ان چودہ آدمیون کے منصفانہ قتل نے سینٹر ڈی فلس پر بھی گہرا اثر پیدا کیا جو سسلی کے فرقہ اشتراکیہ کی جانب سے پارلیمنٹ کا ممبر ہے۔ اس شخص نے اپنے سیاسی اور اخلاقی ضمیر کی خوب منظر بندی کی تھی۔ تاکہ جنگ کے متعلق فرقہ اشتراکیہ کا جوش ظاہر کرسکے واضح رہے کہ یہ کام کچھ زیادہ آسان نہ تھا۔ اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کو شبہ پیدا ہوگیا تھا کہ آیندہ کے برخلاف بلاخون بہائے اور روپیہ صرف کرکے جنگ جاری نہین رکھی جاسکتی ہے۔ تاہم اس کا عجیب اخلاقی اشتراکی سانگ اثر پذیر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور آخرکار اُس نے اخبار گیورنیل ڈی میٹینو مین اقرار کیا کہ ہم طرابلس کے لیے اُس کا جوش وخروش بہت کچھ ٹھنڈا ہوگیا تھا۔

جیسا کہ مین پہلے بیان کرچکا ہون۔ نہ صرف عزیزیہ مین بلکہ ہر ایک ترکی

چوکی میں جسے میں دیکھ چکا ہوں سامان خوراک کی بڑی کثرت تھی اور مجھے
اس علم سے خوشی ہوئی کہ نئی فوجی انتظامات کے زیر اثر فوج کو بہت اچھی
غذا دیجاتی ہے۔ جس سے بہتر کسی یورپین فوج کو بھی غالباً بہ استثنا انگریزی
فوج کے میسر نہیں ہوتی ہے گو ترکی فوج کی ظاہری حالت خوشنما نہیں ہے
کیونکہ اون کی وردی اور جوتے پھٹے ہوے اور میلے دیکھے گئے تاہم ان
لوگو کو روزانہ تین قسم کا کھانا۔ مثلاً بھونا ہوا گوشت عمدہ ترکاری اور نہایت
مزیدار پلاؤ۔ دیا جاتا تھا۔ بشاطبے اور دیگر افسر بھی وہ ہی کھانا کھایا کرتے تھے
جو عام سپاہ کو میسر ہوا کرتا تھا۔ افسر اور سپاہی سب کے کھانا کھانے کا طریقہ
ایک ہی تھا یعنی کئی کئی آدمی حلقہ باندھ کر بیٹھ جایا کرتے تھے اور اون کے
بیچ میں ایک بڑی رکابی جسمیں کھانا بھرا ہوا رہتا تھا رکھدی جاتی تھی اور حاضرین
اپنی انگلیون سے اس رکابی میں سے کھانا نکالکر کھایا کرتے تھے۔ افسرون
کے پاس سپاہی خدمتگار تعینات تھے۔ جو کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ
دھونے کے لئے لوٹا پیالہ اور صابن اور سلفچی لایا کرتے تھے یہ حالات دیکھکر مینے
عبدالحمید کے بُرے عہد کو یاد کیا جس میں سپاہ کے ساتھ بُری طرح
بے پرواہی برتی جاتی تھی۔ فی الحال نئی وضع کی ترکی فوج کا اہتمام خوراک
اسقدر عمدہ نگرانی کے زیر عمل موجود ہے کہ ایک جرمنی افسر بھی معترف ہے کہ
ترکی فوج کو نہایت اچھی غذا دیجاتی ہے میرا ایک مسلمان دوست جو فرانسیسی
فوج میں ملازم رہ چکا ہے مجھسے بیان کرتا تھا کہ عثمانی فوج کا راشن ہر طرح
اوس راشن سے نہایت ہی بہتر ہوتا ہے جو اس شخص کو فرانسیسی فوج
مین ملا کرتا تھا۔ طرابلس میں قہوہ کی نایابی پر تعجب ہوا۔
اون چھوٹے چھوٹے قہوہ خانون کے سوا جو عزیلات

اور زوایہ مین موجود ہین دوسری جگہ مشکل سے قہوہ پایا جاتا ہے ترک اور عرب چائے پسند کرتے ہین - جسکو اسقدر جوش دیتے ہین کہ بالکل تلخ ہوجاتی ہے - اِس تلخی کو کم کرنے کے لئے آدہی پیالی شکر ڈالی جاتی ہے - چونکہ آجکل شکر کی قیمت تقریباً چھہ فرانک فی کیلو ہے اسوجہ سے ترکونکی چائے نوشی مہنگی ہورہی ہے - جب کبھی مین ایک عمدہ چائے کی پیالی اپنے سنتری یا کسی اور مستحق ترک یا عرب کو پلا دیتا تو یہ لوگ شکر گزاری کے ساتھہ میری شکر کی ٹکیون کے متعلق اپنا تعجب ظاہر کرتے - چونکہ یہ اکیسٹو قرص جنہین عرب لوگ انگریزی شکر کہا کرتے ہین چھہ پنس پر خریدے جاسکتے ہین - پس یہ ظاہر ہے کہ یہ قرص طرابلس مین چائے یا قہوے کے ساتھہ بہت کم لاگت پر استعمال کئے جاسکتے ہین - علاوہ ازین سفر مین بہت آسانی کے ساتھہ ایک جگہ سے دوسری جگہ ہمراہ جاسکتے ہین عرب لوگ شکر کو بڑے بڑے ٹوکرون مین لیجانے کے عادی ہین - جسکی وجہ سے بہت نقصان ہوتا ہے - کیونکہ اسکا تو لکڑی سے توڑنے کے باعث اس کا کچھہ حصہ زمین پر گر جاتا ہے دوسرے بحالت سفر ٹوکرون مین سے زمین پر گرتا رہتا ہے -

بظاہر روٹی اور کھجور بے قاعدہ فوج کی معین خوراک معلوم ہوتے تھے - جسکے خاتمہ پر تھوڑی سی چاء بھی پلائی جاتی تھی بشرطیکہ کیمپ قیام کی حالت مین ہو - کھجور ونکی گٹھلیان اونٹون کے لئے جمع کرلی جاتی تھین - کیونکہ یہ کسی قدر خطرناک غذا اونٹ کے معدے کے لئے مفید خیال کیجاتی ہے اور گو یہ عجیب جانور گٹھلیون کے کھلائے جانے کے وقت بری طرح بلبلایا کرتا ہے تاہم اوسکا مالک زبردستی منہ چیر کر حلق مین پہونچائے بغیر باز

نہین رہتا جیسا کہ لندن مین سفر بجیٹ عورتونکو بہ مشکل کھانا کھلایا جاتا ہے
دوران عمل مین شتربان اونٹ کے نرخرے پر ہاتھہ پھیرتا رہتا ہے تاکہ
مذکورہ بالا غیر مرغوب خوراک جلد جلد پیٹ مین پہونچ جائے۔ حکیم سقراط
ایک بسیار خور کا حال بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ دیوتاؤن کے
ذریعے سے اپنی گردن کی درازی کا بدین خیال بہت خواہشمند تہا۔ کہ غذا کو زیادہ
فاصلہ طے کرنے کے باعث اوسے زیادہ مسرت حاصل ہوگی۔ یہی حالت
ارتقا کی اس عجیب مخلوق یعنے اونٹ پر منطبق کی جاسکتی ہے جسے قادر مطلق
نے لمبی گردن عطا کرکے فراہمی خوراک مین مخصوص آسانی پیدا کردی ہے
بظاہر ناممکن الاختتام سفر کی اثنا مین تو ہر یا کسی اور درخت پر کبھی کبھی اونٹ
کے چپکے سے منہ مارنے پر سوا خیال کیا کرتا ہے کہ اس قسم کی بے تکلفانہ
مسرتیں اس غریب جانور کے بیڈول جسم کی ساخت کے باعث جس میں
چستی یا خوبصورتی کی کوئی علامت ہویدا نہیں ہوتی ہے۔ اور بھی بڑہ سکتی
ہین۔ عربون کے پاس خیمون کی تعداد کم تہی۔ پس اکثر عرب جہان جی چاہتا
تہا بیٹھ جاتے تھے اور تمازت آفتاب وغیرہ سے پناہ پانے کے
لیئے گھوڑون کے چھپر دیوارون کے سائے وغیرہ ان لوگون کے لیئے
کافی تھے۔ اکثر عرب اپنے بیوی بچے بہی ساتہہ لیتے آئے تہے جو ایک
ایک یا کئی کئی خاندانون کا مجمع بنائے ہوئے ادہر ادہر چھوٹے چھوٹے
غارون مین ٹھیرے ہوئے تہے جنپر ٹاٹ یا خیمے کے ٹکڑے اپنی موجودگی
کے باعث باد و باران سے کسی قدر امن کا ذریعہ ہو رہے تھے۔ پہاڑ
کی مشرقی جانب جو چند غار قدرت نے بنا رکھے ہین۔ اون کے مکین زیادہ
آرام دہ حالت مین رہائش رکھتے تہے۔ ایسے آدمی جنہیں پناہ کی کوئی

جگہ بھی مل نہیں سکتی تھی آسمان کے نیچے بڑے بڑے گروہ بنا کر جن میں مرد بچے عورتیں اور اونٹ شامل تھے۔ ساری رات آگ تاپتے گزار دیتے تھے حالانکہ برودت شب بشدت محسوس ہوا کرتی تھی۔ میں خوش قسمتی سے اپنے تمام زمانہ قیام طرابلس میں ایسی شدید بارش کے شاہدہ سے محفوظ رہا جو ہمارے عزیزیہ جیسے کیمپ کے لئے انتہائی تکلیف کا باعث ثابت ہوتی اور گو مجھے کبھی کبھی مینہ برستے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا تاہم ایسی خوفناک بارش جو صرف ایک یا دو گھنٹوں میں پہاڑ کے دامنوں میں زمین کاٹ کر نالے جاری کر دیتی ہے واقع نہیں ہوئی ورنہ میرا چھوٹا سا نازک خیمہ معہ تمام اسباب کے شب کو ہر کبھی کا بہ گیا ہوتا۔

ہر ایک نامہ نگار کو روزانہ دو عمدہ قسم کے نان فوجی تنور خانہ سے دئے جاتے تھے۔ علاوہ ازیں ضرورت کے مطابق ہمنے اپنے کھانے کا علیحدہ اہتمام بھی کر رکھا تھا جسکی صورت یہ تھی کہ سپنگ رائٹ اور اوسلر جو باہم شریک طعام تھے۔ اپنا کھانا سلیم سے پکوایا کرتے تھے میں اور بی۔ ہلال احمر کے اسٹاف کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے جنگ اور ایسے مقامات میں سفر کرنیسے جہاں انسانی گذر بہت کم ہوا کرتا ہے آدمی کو تجربہ ہو جاتا ہے کہ اپنے ساتھ کیا ضروری سامان لانا اور کس غیر ضروری بار سے بچا رہنا چاہئے چنانچہ میں اپنی تجربات سے مدد لیکر مچھلی شوربہ گوشت اور کراس اینڈ بیکول کے تیار کردہ مربون وغیرہ کی ایک معقول تعداد و مقدار اپنے ہمراہ لیتا آیا تھا۔ علاوہ ازیں بی جسکے سپرد میرا انتظام خانہ داری تھا۔ اشاروں کے ذریعہ سے سستی قسم کے گوشت۔ پرند۔ انڈے۔ آلو۔ گاجر اور سرخ مرچ وغیرہ کھانا پکانے

کے لئے خرید لایا کرتا تھا مختصر یہ ہے کہ میں اور میرا رفیق سفر بحالت قیام بڑے آرام سے زندگی بسر کرتے تھے۔ پھٹے ہوئے انڈے دم بخت مرغ روٹی۔ میوہ عمدہ قہوہ یا چاء یہ سب اشیاء خورد و نوش ہمیں ایک بیابان میں میسر تھیں جہاں کوئی شخص معقولیت کے ساتھ اور زیادہ سامان خوراک کا طالب نہیں ہو سکتا ہے۔ میں اور بی حفظ صحت کے اور احتیاطوں کے علاوہ جنکا بخت و پز طعام سادہ میں خیال رکھا جاتا تھا۔ طولانی سفر پیدل طے کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم دونوں نے چار دن میں ایک سو میل پیدل سفر طے کیا اور بحالت سواری میں کامل تیرہ گھنٹے گھوڑے کی پشت سے جدا نہیں ہوا تھا۔ الغرض طرابلس سے روانگی کے وقت میں اور بی ہر دو وحشیوں جیسی عمدہ تندرستی سے مزیں ہو رہے تھے ہمنے اصول حفظ صحت کا اس درجہ خیال رکھا تھا کہ بغیر جوش دئے پانی نہیں پیا کرتے تھے۔ اور کھانے کے تمام برتن پر من گینٹ آف پوٹاش سے دھوئے جاتے تھے۔ جو کیمپ میں تندرستی کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ اسکے حفظ صحت کے دوسرے عام قاعدے جنکی پابندی فائدہ سے خالی نہیں ہے درج ذیل کرتا ہوں۔ فلالین کی پیٹی جو ہیضہ سے محفوظ رکھنے میں مفید ثابت ہو چکی ہے۔ اگر تمام دن نہ ہو سکے تو سورج غروب ہونے کے بعد ضرور باندھ لینی چاہئے کھانا کھانے کے بعد تھوڑی سی بھوک ضرور باقی رہنی چاہئے۔ رات کی سردی میں غسل سے بالکل پرہیز کرنا چاہئے جو کچھ غذا کھائی جائے وہ ریت وغیرہ کی وجہ سے کرکری نہونی چاہئے ورزش کی وجہ سے جسم گرم ہو جانے کے بعد بستر پر لیٹ جانا چاہئے۔ یا ایک دبیز تولیہ سے جسم صاف کرنیکے بعد

دھلا ہوا قمیص یا واسکٹ پہن لینی چاہیئے واضح رہے کہ ٹھنڈا پسینہ ہمیشہ پرخطر ہوا کرتا ہے علاوہ ازین ہر ایک قسم کی شراب سے پرہیز کرنا چاہیئے اور جوش دیئے ہوئے پانی کا بکثرت استعمال رکھنا چاہیئے۔ اور اگر برتن دھونے کے لیئے کھولتا ہوا پانی میسر نہ ہو سکے تو تھوڑا سا پرمین گنیش کا تیز عرق پانی کے اندر ڈالکر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ذہن نشین رکھنے کے لایق ہے۔ کہ پانی کے جراثیم ہلاک کرنے اور برتنونکو اچھی طرح دھلوانے سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر کا بیان پیالیان۔ چھری اور کانٹے ہیضہ کے لاکھون جراثیم سے متاثر ہونے کے لیئے کھلے ہوئے چھوڑ دیئے جائین۔

ہماری تمام احتیاطون کے باوجود بھی سرائیت مرض کا ایک راستہ کھلا ہوا تھا۔ جسے بند کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ کیونکہ کیڑون کی نیش زنی جسم مین جراثیم پہونچانے کا ایک لاعلاج وقت ہی گو یہ سُرخی دلچسپی سے بالکل خالی بلکہ سکروہ ہے۔ تاہم اسکا بیان اسوجہ سے ضروری خیال کیا گیا کہ صوبہ طرابلس مین امیر اور غریب بوڑھا اور بچہ کوئی بھی اس تکلیف سے نہ بچ سکا۔ اور یہ تکلیف اس درجہ سخت تھی کہ اوسکا اظہار میرے لئے قابل معافی تصور کیا جائیگا۔ علاوہ مکھیون کے جو بہت دق کیا کرتی تھیں اون سے بھی زیادہ سخت دشمن مچھر تھے جنھون نے ہماری زندگی کو نا قابل برداشت بوجھ بنا دیا تھا۔ مچھرون کا پہلا حملہ جبرطرین مین محسوس ہوا جسوقت کہ مین زمین پر لیٹا ہوا تھا اور مین سچ عرض کرتا ہون کہ اوسوقت سے واپسی ٹیونس تک دن یا رات میں کسی وقت بھی ان سے

چین نہیں ملا اور ہم سب لوگ ان ایذا رسان کیڑون کی موجودگی سے
بالکل بے بس دکھائی دیتے تھے ہمارے تمام جسم سر سے پیر تک
نیشنزنی کے باعث گدے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ جس سے اس
قدر تکلیف ہوتی تھی کہ مین نے مختلف چھ مرتبہ پانچ گرین
وروئل خواب آوری کے لیئے استعمال کی تھی گو ہمین نوشادر کے
استعمال کرنے سے کسی قدر چھٹکارہ میسر ہو جایا کرتا تھا۔ تاہم کیڑونکی
اس قدر کثرت تھی کہ اس علاج سے زیادہ تسکین نہین ہوتی
تھی۔ اور نہ گندھک ہی کا مرہم کوئی معقول علاج کا کام دیتا تھا۔
ترکی حمام مین پہنچکر جسم کو اچھی طرح ملکر نہانے کے وقت تک
سوائے زبانی شکایت اور برداشت کے کوئی دوسرا چارہ نہین
تھا علاوہ اوس جسمانی تکلیف کے جو نیشنزنی سے پہونچتی تھی اور
بعض اوقات ناقابل برداشت ہوا کرتی تھی یہ پریشان کن خیال
بھی ستاتا رہتا تھا کہ یہ خوفناک ملاقاتی کہان سے آتے ہین اور
اپنے ڈنک کے ذریعہ سے کیا چیز میری نسون اور پٹھون
مین پہونچا جاتے ہین۔ جب کوئی شخص ہیضہ کی نعشیں اوس
مقام سے چند گز فاصلہ پر دیکھتا ہے۔ جہان اوسکے کپڑے
رات کے وقت رکھے رہا کرتے ہون تو ان چیزون سے
اوسے غصہ اور تشویش آور خیالات پیدا ہونے لگتے ہین۔
انگلستان کے سب سے بڑے جدت طراز زندہ ناول نویس نے
متعدد مرتبہ بڑی فصاحت سے کیڑون کی روز افزون کثرت
اور خطرناک زندگی کا ذکر اور اون کے حملہ کا بیان کتاب موسومہ

دیوتاؤں کی غذا میں دلچسپ طریقہ سے کیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ دریافت کرنا چاہے کہ کیڑوں کی تکلیف بہ حیثیت قومی سزا کے کیا چیز ہے تو اُسی پہلطرا البس جانا چاہئے

تمام شد

باب پنجم

کوہ غاریان

اطالویون نے نہ صرف مغربی جانب پیش قدمی میں منہ کی کھائی بلکہ مشرق کی طرف بھی اُنکی دُرگت تباہ کن وڈراؤنی شکل میں ظاہر ہوئی پس یہ صاف ظاہر تھا کہ حملہ آورین کسیقدر زیادہ عرصہ تک کوئی جارحانہ کارروائی اپنی جانب سے عمل میں نہ لائینگے۔ نیز یہہ کہ حقیقی جنگ کے نقطۂ خیال کے مطابق فی الحال کوئی نیا واقعہ اثنائے قیام عزیزیہ میں مشاہدہ نہ کیا جائیگا چنانچہ مینے سلسلہ غاریاں اور اسی نام کے ایک موضع کو دیکھنے کیلئے جس میں ایک بڑا شفاخانہ مخصوص روبہ اصلاح مریضوں کے لئے موجود ہے موجودہ حالات کو معاون پاکر روانگی کا تہیہ کیا۔ ۲۰ر دسمبر کو مینے ایک درجن اونٹوں کا رسالہ جنمیں ہر ایک اونٹ پر ایک ترکی مجروح یا بیمار فوجی سوار تھا۔ غاریاں روانہ ہوتا دیکھا۔ گو زخمی یا مریض پیش کے لئے سواری شتر خالی از کلفت و کوفت نہیں ہوسکتی تاہم مجبوراً اسی سے کام لیا جاتا ہے کیونکہ طرابلس کے راستے کسی اور سواری کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ سفر غاریاں کے لئے مسٹر مانٹنگ کو اطالوی باربرداری گاڑی کا ایسے زمانہ میں دیا جانا جبکہ اعلےٰ ترکی افسر جنکی جسمانی حالت مسٹر موصوف کے مقابلہ میں بہت زیادہ خراب ہو رہی تھی اور بیابانوں میں اونٹ پر تکلیف دہ سفر

کر رہے تھے ترکوں کی ہمدردی کو جو وہ غیروں سے رکھتے ہیں ظاہر کرتا تھا۔

شام کے وقت میں بازار پہونچا تاکہ ایک جاندار اونٹ سفر کے لئے کرایہ کروں فتحی بے نے براہ مہربانی پیشتر ہی سے ایک گھوڑا دینے کا وعدہ کیا تھا موجودہ جنگ کے زمانہ میں گھوڑے یا اونٹوں کا ملنا عزیزیہ میں بہت مشکل ہو رہا تھا کیونکہ گھوڑوں کی وہ محدود تعداد جو نشاط بے شہر طرابلس سے آپنے ساتھ لایا تھا یا عربوں سے خرید لیگئے تھے فوجی خدمات کی کشش کے مقابلہ میں بہت کم تھی علاوہ ازیں تمام عمدہ قسم کے گھوڑے رسالوں اور چوکیوں میں درکار تھے پس عزیزیہ میں جو جانور موجود تھے وہ حراب حالت میں پائے جاتے تھے آجکل اونٹوں کے مالکوں کو معقول آمدنی ہو رہی تھی کیونکہ فوج کو ہر ایک قابل دستیاب اونٹ درکار ہو رہا تھا گورنمنٹ بہت گراں کرایوں پر اونٹ حاصل کر رہی تھی اور آخیر سال پر تو یہ حالت ہو گئی تھی کہ فوجی ضروریات کے لئے چھ سے آٹھ فرانک تک یومیہ کرایہ اونٹوں کے لئے دیا جاتا تھا حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی چیز عربوں میں اس جنگ کو ہر دلعزیز بنانیکے لئے درکار تھی تو وہ عجیب مالی فائدہ تھا جو تمام تجارت کو موجودہ حالت میں پہونچ رہا ہے شتربان اور اونٹوں کے مالک اپنی خوش قسمتی سے پورا فائدہ اوٹھا رہے ہیں چنانچہ طرابلس کے اندرونِ ملک میں ہر جگہ بیابانی راستوں پر چھوٹے بڑے کاروانِ مال و اسباب سے لدے ہوئے مختلف چوکیوں کو جاتے ہوئے دیکھائی دیتے ہیں عمدہ گھوڑے بڑے شوق سے بہت گراں قیمت پر خریدے جاتے ہیں جنکی دستیابی بہ مشکل عمل میں آتی ہے کپتان ٹیلیہم نے

ایک تندرست گھوڑا چھبیس پونڈ قیمت پر خریدا تھا یہ ہی ایک مینے سب سے اچھا گھوڑا اپنے تمام زمانہ قیام طرابلس میں دیکھا تھا غاریان میں ایک ترکی افسر نے جو عرصہ تک جنوبی ٹیونس میں آوارہ گرد رہا اور آخر کار سرحد کو کسیطرح عبور کر گیا تھا مجھسے بیان کیا کہ اوس نے ایک گھوڑا چالیس پونڈ قیمت پر خریدا جو مثل کپتان ہٹیلیم کے گھوڑے کے مضبوط اور توانا نہیں تھا طرابلس میں آجکل تجارت خوب چمک رہی ہے بڑے بڑے دیہات اور قصبات میں خریداروں سے بازار بھرے ہوئے ہیں گوشت ترکاری میوہ شکر چار کوئلہ وغیرہ وغیرہ بکثرت فروخت کئے جاتے ہیں چنانچہ آجکل تاجر منفعت کثیر کے باعث بہت خوش ہو رہے ہیں اکثر مقامات میں عورتیں اور بچے ایندھن کا ڈھیر لگائے ہوئے بیٹھے پائے جاتے ہیں۔ اور ایک چھوٹا سا مٹھ ایک پیسہ میں فروخت کیا جاتا ہے یہ ایندھن مزیدار غلاظ پکانے کے کام میں آتا ہے یا عرب جنگ جو یونکے جورات کو سردی سے بچنے کے لئے آگ تاپتے ہیں اونٹوں کی اسقدر کثرت ہے کہ تقریباً ہر ایک جگہ بھونسلے اور زرد رنگ کے اونٹ دیکھائی دیتے ہیں جنکے ساتھ ہلکے سفید رنگ کے بچے بھی پائے جاتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ جنگ ہر طرح طرابلس کے اندرونی ملک کی بڑی آبادی کے حصہ کو دولت مند بنا رہی ہے برخلاف اسکے اطالویوں کی کثیر اخراجات اطالوی ٹیکس دہندوں کے لئے ناقابل برداشت بوجھ ثابت ہو رہے ہیں اگر فرقہ انتشرا کیہ کا کوئی ممبر افلاس کی سب سے بری حالت دیکھنا چاہے تو اسے اپولیا اور کالیبریا کے دیہات اور قصبات مین سفر کرنا چاہیے

مجھے بڑی جستجو کے بعد آخر کار ایک اُنٹ ملگیا جو فوجی ضروریات سے

کسیطرح بچ رہا تھا اس کے مالک نے بچاس فرانک کرایہ برائے
غاریاں زوراہ تک کی واپسی کا طلب کیا حالانکہ سفر واپسی میں میں نے صرف
پندرہ فرانگ کرایہ پر ایک اونٹ حاصل کر لیا تھا موقعہ پرست شتربان
رعایت کے پاس نہیں پھٹکتے ہیں۔ میرے صاف انکار کرنے کے بعد
شتربان نے کئے آدمیوں کی موجودگی میں دوسرے دن علی الصباح چالیس
فرانک کرایہ پر میرا اسباب لیجانا منظور کیا چنانچہ دوسرے دن صبح ناشتہ
کے بعد میرا سامان باندھا گیا اور میں اپنے خیمہ میں دیر تک اونٹ کا انتظار
کرتا رہا حتیٰ کے دس بج گئے اور ہمارا بار بردار اونٹ یا اُس کا مالک کہیں
بھی نہیں دیکھائی دیا میں خیال کرتا ہوں کہ شتربان نے کچھ زیادہ نفع کا کام پاکر
بے ایمانی اور بے شرمی سے اپنا وعدہ توڑ دیا ہوگا اور مجکو بالکل دھوکہ میں رکھا
چنانچہ اِس طرح دِن کے تین گھنٹے یونہیں ضائع ہو گئے میں دل سے چاہتا تھا
کہ اِس آدمی نما جانور کو جس نے مرے ساتھ ایسا بُرا برتاؤ کیا تھا پولیس کے کمانڈنٹ
کے سامنے پیش کر کے اُسے سزا دلواتا لیکن کسی شخص کو عربوں میں رہ کر غضبناک
ہونے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا سوائے اِس کے کہ غصہ کے باعث
جسم اور قلب کمزور ہو جائیں اور طولانی و تکلیف دہ سفر کے اثنا میں آوارہ
گرد جراثیم کو جسم میں داخل ہونے کا موقعہ ملجائے۔ مجھے یہ سننے سے ہمیشہ تعجب
ہوتا رہتا ہے کہ بعض مغرور نامہ نگار کس طرح عربوں کی تربیت اور اُنہیں اُنکی
حیثیت کے مطابق رہنے پر گفت و شنید کیا کرتے ہیں حالانکہ زیادہ تجربہ کار
سیاح خوب جانتا ہے کہ اِن لوگوں سے برتاؤ میں سرد مستقل مزاجی اور تکلیف
یا خوشی سے متاثر نہ ہونے کی عادت کا اظہار سب سے زیادہ بہتر ذریعہ ان
لوگوں سے برتاؤ قائم رکھنے کا ہوتا ہے خواہ کیسی ہی فیاضی سے سلوک نہ کیا جائے

پھر بھی کوئی عام قاعدہ مقررہ وقت میں کسی کام کے انجام دہی کے متعلق طے کرنا بالکل فضول ہے اور کسی قرارداد کی خواہ کوئی صورت ہی کیوں نہو سب سے بہتر ترکیب یہ ہو سکتی ہے کہ معاملہ باہمی رضامندی سے طے کیا جائے اوسط درجہ کے عرب کے لئے وعدہ کی پابندی کوئی چیز نہیں ہوا کرتی ہے گو مجھے ذاتی طور پر دنیا کی بہت سی اقوام سے سابقہ رہا ہے تاہم میں ایمانداری سے کہہ سکتا ہوں کہ صرف عرب ہی ایسی قوم ہے جسے میں معمولاً ناپسند کرنیکے علاوہ اون پر اعتبار بھی نہیں کرتا ہوں بہ استثنار اُن کی ناممکن التردید بہادری اور قوت برداشت کے بہت کم خوبیاں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں یہ لوگ چند مستثنیات کے سوائے عموماً ناخوش زود رنج ناشکر گذار اور ظالم ہوا کرتے ہیں اور طرہ یہ ہے کہ بچپن سے بوڑھا پے تک حرص وہوا میں گرفتار رہتے ہیں پری لائیگس اپنی مشہور تقریر میں بیان کرتا ہے کہ عزت کی محبت انسان کے دل میں ساری محسوسات پر غالب رہتی ہے لیکن میں کہونگا کہ عربوں میں بجائے اسکے روپیہ کی محبت جاگزیں ہے عالم عرب کے محسوسات فضول اور بخشش وغیرہ فقروں سے ظاہر ہوتی ہیں اور بعض اوقات ذرا سے نفع کی خاطر وہ درندوں جیسی وحشت بلکہ قتل پر بھی آمادہ ہو جایا کرتا ہے چنانچہ موجودہ جنگ کی اثنار میں ایک ترکی باقاعدہ جوان صرف تین فرانک کی رقم اپنی جیب میں ڈالے ہوئے کسی چوکی سے روانہ ہو گیا تھا بعد ازاں معلوم ہوا کہ یہ رقم لوٹ لیگئی تھی اور اُس بیچارہ کو گلا اور پیٹ ایک عربی چاقو کے ذریعہ سے کاٹ ڈالا گیا تھا اُس سنگین جائے قیام سے روانہ ہونے پر جہاں میں ۲۲ دسمبر کو شب باش رہا تھا وہ غاروں میں رہنے والا خاندان جس نے مجھے پانی دیا تھا بخشش کے لئے چلانے لگا چنانچہ میں نے ایک بوڑھے آدمی کو اُسکے

بیٹے داماد اور بچوں کو جن پر یہ خاندان مشتمل تھا آپس میں تقسیم کرنیکے لئے تین پاسٹر دیدے لیکن اُوس بوڑھے بدبخت نے بجائے تقسیم کرنیکے ساری رقم اپنی مکروہ چیتھڑوں میں چھپالی اور تقسیم سے صاف انکار کر گیا جسپر آپسمیں گالی گلوچ کی خوفناک شور و پکار پیدا ہوئی اور دُور تک میرے کانوں میں آتی رہی اور لالچ کی وجہ سے اُس بوڑھے آدمی کے چہرہ پر وہ تمام مکروہ علامات نمودار ہوگئیں جو انسان کی اس مذموم خواہش سے منسوب کیجاتی ہیں۔ اگرچہ بقراط کا یہ خیال صحیح ہے کہ چہرہ روح کا آئینہ ہوا کرتا ہے تو اِس صورت میں خدا کے صفات کسقدر کم اور درندے کے صفات کسقدر زیادہ ایک عام عرب کے چہرہ سے ظاہر ہوتے ہیں جو اپنے جانوروں سے ایسا ہی سخت برتاؤ کرتا ہے جیسا کہ اپنے ہم جنس انسان سے برخلاف اِسکے ترک لوگ بچّوں اور جانوروں سے ہمیشہ مہربانی کا برتاؤ کیا کرتے ہیں اور عربوں کی تو یہ حالت ہے کہ جانوروں کی تکلیف سے بے پرواہی اور اُنکی سنگ دلی کی اور کسی سے مثال نہیں دیجاسکتی اور اُسکی محبت جو گھوڑے کے لئے مشہور ہے ایک داستان سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اگر اسکا گھوڑا یا اونٹ یا گدھا ایک منزل سے دوسری منزل تک سفر کرسکتا ہے تو وہ اپنے آپکو شاذونادر ہی راستہ میں اپنے جانور کو پانی پلانے کی تکلیف دیسکتا ہے خواہ پانی آسانی ہی سے کیوں نہ دستیاب ہوسکے اور اگر بچارے جانور کو عرب کی بیدردی یا بے پرواہی کے باعث کوئی شدید زخم پیدا ہوگیا ہو تو اِس حالت میں بھی بیدرد مالک اُسکی تکلیف کا کچھ خیال نہیں کرتا ہے بلکہ زخموں کو یوں ہی بے علاج چھوڑ دیتا ہے بشرطیکہ جانور ایک منزل سے دوسری منزل تک سفر طے کرسکے شوشہ

سے روانہ ہوتے وقت مینے اپنے کرایہ کردہ گھوڑے کے پہلو میں
ایک بڑا زخم دیکھا جو اصوجہ سے پیدا ہو گیا تھا کہ اُسکے عرب سوار نے
بید روی سے اسٹرار کر رکاب کے ذریعہ سے زخم پیدا کر دیا تھا جس کے
باعث گھوڑے کی پسلیاں نظر آنے لگی تھیں چنانچہ مینے اپنے عرب
ملازم کو بلا کر یہ زخم دیکھا یا لیکن وہ بہت حیران ہوا کہ مجھے اِس معاملہ سے
کیا تعلق تھا اور بہت دیر تک اُسکی سمجھ میں نہیں آیا کہ میں کیوں ایسے بے
درد انہ برتاؤ کی مخالفت کر رہا تھا آخر کار میرے منشا سے آگاہ ہونے پر
وہ بڑے زور سے ہنسا اور دریافت کرنے لگا کہ میں کیوں اِس زخم کے
باعث پریشان ہو رہا تھا حالانکہ یہ زخم ایسا نہیں تھا جو گھوڑے کے تیز
چلنے میں حارج ہوتا بلکہ برخلاف اِس کے وہ میری ضرورت یعنی منزل مقصود
تک اسباب پہونچانا یقینی طور پر پوری کر سکتا تھا کسی عرب سے بیرحمی
کے متعلق گفتگو کرنا بالکل فضول ہے کیونکہ وہ بیرحمی کو اوس وقت تک کوئی
بُرائی نہیں خیال کرتا ہے جبتک کہ مالی نقصان کا باعث نہو عزیز یہ
میں میرے خیمہ کے قریب ہی ایک اونٹ پڑا ہوا تھا جس کا کوہان بے
پرواہی سے اسباب لادنیکی وجہ سے زخمی اور ہڈی ٹوٹ گئی تھی جس کے
باعث اِس غریب جانور کو غالباً بہت تکلیف ہو رہی تھی چنانچہ مینے اُسکے
مالک کو شفا خانہ بھیجا تاکہ کوئی مرہم یا عرق اُسکے لئے لیتا آئے لیکن مالک
مذکور کو ہسپتال کے نوکر نے یہہ لکھا سا جواب سنا دیا کہ دوائیاں آدمی
کے واسطے ہیں نہ کہ اُونٹوں کے واسطے یہ جواب سُنکر مینے سلوسیفن
آف برمن گینٹ آف پوٹاس اپنے پاس سے دیا کہ اور ہدایت کی
کہ زخم کو اِس سے خوب دھوئے بعد ازاں مینے تیلیوں کی ایک انگریزی

پوٹلی زخم پر باندہ دی اِس موقعہ پر عرب مالک نے جو کچھ توجہ اپنے جانور کے زخم کی جانب ظاہر کی تھی اسکی وجہ جیسا کہ اُسنے مجھسے خود بیان کیا یہ تھی کہ جبتک زخم اچھا نہ ہو جائے اوس کا اونٹ روزانہ چھ فرانک کرایہ نہ پاسکیگا لالچ جس سے مغربی محسوسات بالکل ناواقف اور متنفر ہوا کرتے ہیں کم وبیش مشرقی چال وچلن کا ایک جز ہے۔ جہانتک میرا حافظہ کام دیتا ہے عہد عتیق میں جانوروں سے عمدہ سلوک کی کوئی ہدایت موجودہ نہیں ہے۔ باستثنار اِس عجیب ممانعت کے کہ ایسے بیلوں کا مُنہ جو غلّہ روندا کرتے ہوں نہ باندہا جائے اور یہ واحد ممانعت بھی حواری پولس کی نظروں میں صرف مثال کے طور پر بیان کی گئی ہے اور اُس سے منشار یہ ہے کہ عوام الناس کو اپنے پادریوں کی امداد پر آمادہ کیا جائے چنانچہ حواری موصوف ایک ایسے سوال کی صورت سے ہیں جسے وہ خود حل نہ کر سکتے ہوں دریافت کرتے ہیں کہ کیا خدا کو بیلوں کا کوئی خیال ہے۔

عرب شتربان کی عہد شکنی نے مجھے دوبارہ تلاش اونٹ پر مجبور کیا لیکن اِس مرتبہ خوش قسمتی سے جلد ہی کامیابی نصیب ہوئی کیونکہ مجھے وہ اونٹ مل گیا جو سپنگ رائٹ کا اسباب غاریان سے لایا تھا چنانچہ آخر کار دوپہر تک روانگی کا اہتمام پورا ہو گیا۔ اگرچہ فتحی بے کی موجودہ مشکلات کا خیال کرتے ہوئے مینے اُس سے صاف صاف کہدیا تھا کہ میرے لئے گھوڑے کے اہتمام کی کوئی تکلیف نہ اُٹھائی جائے اِس ممانعت کے باوجود افسر مذکور نے بی کے لئے ایک گھوڑا بھیجدیا۔ چنانچہ بی کو بھی میرے ہمراہ غاریاں روانہ ہونے کے لئے تیار تھا سواری مل گئی۔

ہمارے ساتھ ایک خچر بھی تھا جسکی سواری بہ نسبت مذکورہ بالا گھوڑے کے

زیادہ آرام دہ اور عمدہ چال تھی۔ سپنگز ایٹ نے براہ مہربانی ٹیلہم داوسلر میری اور خود اپنی بینے چاروں نامہ نگاروں کی جو ترکی فوج کے ساتھ موجود تھے یکجائی تصویر کھینچی ہم چاروں بیٹھے رہے اور بی نے بٹن دبانے کی خدمت انجام دی بینے تینوں ساتھیوں کو الوداع کہی اور اپنا طولانی سفر دامن کوہ میں شروع کیا جہاں ہمیں دوسرے دن غاریاں پہونچنے سے پیشتر رات گذارنی تھی عزیزیہ سے رخصت کیا ہوے گویا اُسکے زندہ دل ترکوں مہربان انگریزوں بہادر لیکن لالچی عربوں اور کینہ ور جراثیم ان سب کو الوداع کہنی پڑی روانہ ہونیکے بعد جب ہم تھوڑی دیر کے لئے راستہ میں ایک مقام پر ٹھیرے تو بینے دوربین سے عزیزیہ کے کنمپ کو دیکھا جہاں ایک دوسرے عرب کا جنازہ آہستہ آہستہ جبل زاویہ کے قبرستان کو جو ایک چوٹی پر واقعہ ہے جا رہا تھا چوٹی سی فندق جو کھجور کے درختوں میں واقعہ ہے اور جہاں غاریاں جاتے ہوئے رفع کسل کے لئے سفر توڑا جاتا ہے عزیزیہ سے بیس میل سے کم فاصلہ پر واقع ہے جسمیں سے سترہ میل کا راستہ طرابلس کے عام حالات کا لحاظ کرتے ہوئے اچھی طرح قابل گزر کہا جاسکتا ہے لیکن آخری تین میل جو پہاڑ کے بالکل زیریں حصہ میں واقعہ ہیں کنکروں غاروں اور بڑی بڑی چٹانوں میں سے گذرتے ہیں چنانچہ ہمارے لئے یہ فاصلہ بوجہ تاریکی کے اور بھی زیادہ دشوار گذار ہوگیا تھا اگر ہم عزیزیہ سے جلد روانہ ہوجاتے تو بہ مشکل پیش نہ آتی سقوطرہ کے غیر مشہور حصوں میں سفر کرنیکے علاوہ مجھے ایسا کوئی سفر یاد نہیں ہے جس میں مذکورہ بالا دشوار گذار راستہ سے زیادہ تکلیف دہ سفر کرنا پڑا ہو کیونکہ یہاں سواری بالکل ناممکن تھی گھوڑے کی لگام ہاتھ میں لیکر چلنا پڑتا تھا لیکن اسپر بھی گھوڑا

بار بار ٹھوکریں کھاتا رہا غاروں اور چٹانوں میں سے ستاروں کی کچھ کچھ روشنی نمودار تھی جسکی مدد سے ہم اسوقت پیدل چل رہے تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے رفتار بہ نسبت بینائی کے زیادہ تر قیاس پر مبنی تھی اور صرف ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہاتھ اور پانوں صحیح وسلامت لئے ہوئے اس راستہ سے بچ نکلے وہ ترکی سپاہی جو بطور بدرقہ ہیڈ کوارٹر سے ہمارے ساتھ آیا تھا دل جمعی سے راستہ طے کرتا رہا گو وہ بھی مثل ہمارے ایک ہوندلی روشنی دیکھکر خوش ہوا جو ایک اونچی کھجور کے درخت کے قریب سے پیدا ہوتی ہوئی ہمیں دیکھائی دی چنانچہ ہمیں محسوس ہونے لگا کہ ہمارا تکلیف دہ سفر ختم ہوگیا تھوڑی دیر بعد ہم ایک چھوٹے سے غلیظ صحن میں داخل ہوئے جہاں چاروں طرف اونچی مستحکم دیواریں دیکھائی دیرہی تھیں یہاں پہونچکر اپنے آپ کو ایک ایسے مقام میں پایا جو ہمارے لئے درحقیقت ایک سربستہ راز تھا دو سنگین کمرے پہلو بہ پہلو موجود تھے جن میں ایک بڑا کمرہ ہماری رات بسر کرنے کے لئے دیا گیا یہ کمرہ تقریباً چوبیس ۲۴ فٹ مربعہ اور ۱۲ فٹ اونچا تھا اور پتھر میں تراش کر بنایا گیا تھا اس کمرہ میں تین جانب کارآمد کشکا بنایا گیا تھا جسمیں سے نکلی ہوئی تین کمانوں پر چھت قائم تھی چھت کے درمیان میں ایک ابھرا ہوا نقشہ دو وتر اور ایک مربع کا بنایا گیا تھا علاوہ اس نقشہ کے تمام کمرہ میں اور کسی قسم کی خوشنمائی یا سنگتراشی کی صنعت کا اور کوئی نمونہ نہیں تھا دروازہ چھ فٹ بلند رکھا گیا تھا دوسرا کمرہ جس میں ایک عرب خاندان رہتا تھا بہت چھوٹا تھا اور ہر قسم کے سنگتراشی کے دستکاری سے پاک۔

یہ پُراسرار کمرے کیا تھے اور کن لوگوں نے انہیں چٹانوں میں بذریعہ سنگ

تراشی بنایا تھا ان سوالوں کی نسبت میری خواہش ہے کہ آثار قدیمہ کا کوئی ماہر اپنی رائے ظاہر کرے مجھ جیسے غیر کتابہ معلومات آدمی کو صرف یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ سنگین کمرہ کسی ایسی قوم کی دستکاری ہے جو بیابانی نخلستانوں کے موجودہ مالکوں سے بہت پہلے گذر چکی ہے گو یہ صحیح ہے کہ گذشتہ صدیوں میں عرب ہسپانیہ مین الحمبرا اور قیروں میں مسجد سیدی عقبہ تعمیر کر چکے ہیں. تاہم مجھے اس کا علم نہیں ہے کہ عرب اپنے عروج کے زمانہ میں سنگ تراشی سے پہاڑوں میں عمارات بنانیکا شوق بھی رکھتے تھے یا نہیں گذشتہ چند صدیوں میں عربی تعمیر کی سابقہ شان و شوکت ختم ہو چکی ہے چنانچہ وہ انگریز جنہوں نے عمدرمان میں مہدی کا بیشکل اور بہد امقبرہ دیکھا ہے خیال کر سکتے ہیں کہ عربوں کا فن تعمیرات اصولاً اور عملاً کسقدر انحطاط پذیر ہو گیا ہے علاوہ ازیں ایک ایسی قوم جو آجکل اسقدر سست ہو رہی ہے کہ خود اپنے رہائش کے لئے مٹی اور پتھر کے نامعقول جھونپڑیوں سے زیادہ جو عام عربی دیہات میں نظر آتے ہیں اور کچھ تعمیر نہیں کر سکتی ہے وہ کسطرح ایک عرصہ دراز تک بڑی محنت کا کام جو سنگ تراشی کے مکانات کی تعمیر کے لئے ضروری ہے برداشت کر سکتی ہے خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ انکے روزار بھی معمولی بلکہ ناکارہ ہوں میں قیاس کرتا ہوں کہ وہ عجیب کمرہ جسمیں مین سو تھا کسی ایسی قوم کے ہاتھوں تعمیر کیا گیا ہے جسکا نام شمالی افریقہ کے صفحۂ ہستی سے آج سے سیکڑوں سال پیشتر مٹا دیا گیا ہو چنانچہ ایسے قوم کی موجودگی مختلف کتبوں سے پائی جاتی ہے جنہیں عرب لوگ عام طور پر بربوت قدیم کہتے ہیں غاریان سے زوائیہ تک جو راستہ جاتا ہے اس میں ایک پڑاؤ سن کے نام سے مشہور ہے تمام اندروں طرابلس میں یہ نام جو عام طور صنم کہلایا جاتا ہے

بسا وقات سُن نے میں آتا ہے مثلاً جبل مسجد کے اطراف یہ لفظ دیہات اور چاہات وغیرہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے صنم کے معنے بُت اور اِس لفظ کا منشا عموماً ایسی مقامات سے ہوتا ہے جنکے قرب پتھر کے ڈھیر یا مخروطی مینار یا مقابر پائے جاتے ہیں جنکی مثالوں سے انگلینڈ۔ مالٹا۔ آئرلینڈ بٹنی بھی خالی نہیں ہے اسٹون ہنج اور گریٹ رول رائٹ کی سنگین یادگاریں اور وہ عجیب گڑھیاں جو علاقہ کوئن کونٹی میں پائی جاتی ہیں اُن کی مثالیں بھی طرابلس کے میدانوں اور پہاڑوں کے دامنوں میں بہ صحت تمام پائی جاتی ہیں یہ نامعلوم قوم جس نے تواریخ کی دھوندلی روشنی میں ایسی محنت اِن مختلف ملکوں میں انجام دی ہے کہاں سے وارد ہوئی تھی میں اِس سوال کو حل کرنیکی قابلیت نہیں رکھتا ہوں اور خرگوش کو بھگا کر اسکا تعقب زیادہ قابل شکاریوں کے حوالہ کئے دیتا ہوں البتہ اظہارِ خیال کیجیرات کر کے اسقدر ضرور عرض کروں گا کہ میرے خیال میں یہ خوبصورت کمرے کسی زمانہ میں مندر یا مقبرہ سے تعلق رکھتے تھے اور دروازہ کے پٹاؤ کے گھرے دندانے کسی بھاری دروازہ کی روک کے لئے بنائے گئے تھے اور دوسرا کمرہ جو اِس کے مقابلہ میں ادنیٰ درجہ کا تھا اوسمیں غالباً کوئی پوجاری یا محافظ رہتا ہوگا۔

ہیڈرین جو ایک بڑا سیّاح تھا لمبا سا سے مصر جاتے ہوئے طرابلسی سرزمینوں میں سے ضرور گزرا ہوگا یہ شخص جو رومیوں کا بادشاہ بھی تھا زبردست دانشمند اور روشن خیال سیّاح تھا اگر سقراط کے خیال کے بموجب مشہور مردوں سے زندوں کی بے تکلفانہ گفتگو بڑی دلچسپی کا باعث ہوا کرتی ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ عظیم الشان ہنڈرین سے گفتگو کرنا جو پاکس رومانیہ کتاب کے قابل شکر یہ عجائبات کے بموجب انگلستان سے ایران تک سفر

کے محافظوں یا چنگی خانوں کے بے روک ٹوک پہونچ سکتا تھا کافی مسرت
کا باعث ہوگا کیونکہ اِس شخص کا سفر زمانہ حال کے جہاں گشت اشخاص کیطرح
باریک بینی سے معرا نہیں ہوا کرتا تھا بلکہ کمانین پل حمام مندر مینار سڑکیں
اور دیگر شاہی یادگاریں اس فیاض بادشاہ کی قائم کی جاتی تہیں جسکا نام سکوں
پر دنیا کا محافظ کندہ ہوا کرتا تھا۔

مجھے رومیوں کے گذشتہ قبضہ کے نشانات طرابلس میں دیکھائی دیا کرتے
تھے چنانچہ عزیزیہ میں میرے خیمہ کے قریب ایک عرب نے ایک ڈینار یس
سکہ ریت کے ڈہیر میں سے پایا تھا گو اِس سکہ پر حروف نمایاں نہیں تھے
تاہم شہنشاہ مذکور کے خط و خال کچھ کچھ دیکھائی دیتے تھے اِسی مقام میں بازار
سے فوجی استحکامات کی طرف جاتے ہوئے مینے ایک کوئین کے قریب
ایک سربسجود رومی مینار کا ڈہیر دیکھا تھا جسمیں سے ایک سپاہی تانبے
کا ایک سکہ نکال لایا تھا اِس سکہ پر ایک جانب گردن اور چہرہ کی تصویر
بنی ہوئی تھی اور دوسری جانب ایک گھوڑے کی شکل تھی یہ دونوں تصاویر
خوب صاف نمایاں تھیں گو اِس سکہ میں کوئی خوبی نہیں تھی اور نہ مجھے
اچھی طرح اُسکے دیکھنے کا موقعہ ملا لیکن بظاہر اُسکا تعلق قسطنطین کے
زمانہ سے معلوم ہوتا تھا مینے سکہ خریدنا چاہا لیکن سپاہی نے بیچنے سے انکار کیا
ہیڈ کوارٹر سے تقریباً ۴ میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی پر ملبہ کا بڑا ڈہیر
لگا ہوا ہے جسکی نسبت کہا جاتا ہے کہ رومی قلعہ کی دیوار کا ایک حصّہ
ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ یہاں صحیح ہے یا غلط البتہ یہ اغلب ہے کہ
کسی زمانہ میں اِن ہوا دار بلندیوں پر فوجیں مقیم ہونگی کیونکہ زیادہ جنوب
اور مغرب میں غدامس وغیرہ عمدہ چنگی نا کے موجود ہیں اور غدامس

رومیوں کے زمانہ میں ایک بڑا تجارتی مرکز تھا جہاں سے سات مختلف سڑکیں پیدا ہوتی تھیں کسقدر تعجب آمیز اختلاف گذشتہ رومیوں کی سیاہ اور اُنکی حیرت ناک زبردست گورنمنٹ کی کامیابی اور آج کل اُنہیں کے ورثاء کی کمزور کارروایوں اور عدم قابلیت کے درمیان پایا جاتا ہے۔

ہم سات بجے صبح عالم خواب سے بیدار ہوکر اپنے سنگین حجرہ سے باہر نکلے اور ناشتہ سے قبل ہی اِدہر اُدہر گھوم کر اطراف وجوانب کا منظر دیکھا جس سے طبیعت کو بہت فرحت ہوئی ہمارے چاروں طرف بلکہ سر پر بھی پہاڑوں کی بلند چوٹیاں موجود تھیں جنپر زیتوں کے درخت اوگے ہوئے تھے اور نیچے کی جانب وادی الجیر واقعہ تھی جو کثرتِ باران کے باعث گذشتہ ایام میں پھوٹ نکلی تھی اور وہ اسوقت ایک چھوٹی سی ندی معلوم ہوتی تھی لیکن طغیانی کی تمام علامتیں چاروں طرف نظر آتی تھیں میں بیان نہیں کر سکتا کہ اس بہتے ہوئے پانی کو دیکھکر کسقدر خوشی حاصل ہوتی تھی بعد اِس کے کہ مینے کوئین کا غلیظ پانی قیام اور سفر کی حالت میں پیا تھا۔

مذکورہ بالا صاف پانی کو جوش دینکی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ ہمنے جو چائے اِس پانی سے طیار کی تھی وہ عزیزیہ اور زوارہ کی چائے سے بہت زیادہ مزیدار رہتی وہ بچارہ گھوڑا اور خچر جنکی گذشتہ رات بہت کم غور پرداخت کی گئی تھی اِس ندی میں پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پیکر تازہ دم ہوگئے اِسکے بعد چڑھائی شروع ہوئی جو سخت ترین کہر دری تھی جس کے دو طرفہ پتھروں کے ڈھیر اسقدر سخت لگے ہوئے تھے کہ آپس میں بالکل جوڑے ہوئے تھے بعض مقامات میں پتھر کی قدرتی سیڑھیاں ایسی آرام دہ اور باقاعدہ بنی ہوئیں تھیں کہ آدمی کی دستکاری کا شبہ ہوتا تھا سُرخ مٹی کے بڑے بڑے

ڈھیر کہیں کہیں پائے جاتے تھے اور ایک قسم کی گھاس جہانتک نگاہ کام دیتی تھی نظر آتی تھی ہمارے بدرقہ کے دونوں سپاہی جانوروں کو ہاتھ سے پکڑے ہوئے لئے جارہے تھے اور بعض عرب جو ہمسے کسیقدر آگے جارہے تھے تھوڑے تھوڑے وقفہ سے بندوقوں کے فیر کرتے تھے جسکی وجہ میرے خیال میں یہ تھی کہ یہ لوگ پہاڑوں میں بندوق کی فیر کا گونج سُننے کے شوقین تھے آدھے راستہ میں ترکی فوج کا ایک سپاہی جو ازمیر کا باشندہ تھا ملا اور مجھسے یونانی زبان میں اُس اختلاف کا ذکر کرنے لگا جو ترکی مکان کی مسرتوں اور ہمارے زیرین پاغبرد چیپ اور ڈراؤ نے میدانوں میں پایا جاتا ہے یہ شخص بھی مثل اپنے بہت سے ہم ملکوں کے نہایت سادہ مزاج اور نیک طبیعت آدمی تھا چنانچہ بیچارہ مجھسے بیان کرتا تھا کہ عزیزیہ سے چار روٹیاں اپنے ہمراہ لیکر اگلے روز روانہ ہوا تھا اور ان روٹیوں کا بڑا حصہ راستہ میں گدا گر عربوں کو دیدیا تھا جسکی وجہ سے فی الحال اُسکے پاس کوئی روٹی موجود نہیں تھی مینے یہ کیفیت سُنکر روٹی کا ایک ٹکڑا دیا لیکن وہ برابر انکار کرتا رہا اور آخرکار جب اُس نے لیا تو تقریباً سب کا سب ایک سپاہی کو دیدیا جو ہم سے زیادہ بلند مقام پر موجود تھا اور جس کے پاس کھانیکی کوئی چیز باقی نہیں رہی تھی۔

دو گھنٹے کی چڑھائی کے بعد ہم درّہ کی چوٹی پر پہونچ گئے اور آرام کرنیکے لئے تھوڑی دیر مقیم رہے یہاں کا منظر بہت شاندار تھا ایک نہ ختم ہونے والی پہاڑ کی چوٹیوں کی قطار مشرق اور مغرب کی جانب پھیلی ہوئی تھی انکا سلسلہ عمیق وادیوں سے منقطع ہوتا تھا جن میں بہ کثرت درخت

پائے جاتے تھے ہمسے بہت دور نشیب میں غاریاں کے سلسلے اور
ساحل سمندر کے درمیانی میدان پھیلے ہوئے تھے اِس مقام سے جبل
زاوایہ ایک چھوٹی سی پہاڑی معلوم ہوتا تھا اور عزیزیہ اُسکے نشیب میں
ایک سفید لکیر سی معلوم ہوتی تھی حتیٰ کہ اسوقت صاف ہوا میں شہر طرابلس
تقریباً دکھائی دے سکتا تھا یہاں ہمنے ایک توپ چلنے کی مدہم آواز بھی سنی
جب ہم نے ریت اور چٹانوں کے ٹیلوں پر جو ہمارے نشیب میں واقع
تھے اور اُن گہرے نالوں اور پہاڑیوں کے پہلوؤں پر جو نیچر کنکر اور چٹانیں
پھیلی ہوئیں تھیں نظر ڈالی تو مجھے معلوم ہوا کہ عثمانی افواج کا یہ تیسرا خط
مدافعت قدرتی طور پر کسقدر محفوظ ہے اگر کبھی توپیں اِن دشوار گذار پہاڑوں
کے نیچے پہنچا دیجاویں تب بھی توپ خانہ اور رسالہ ذرا بھی کارآمد نہیں
ہو سکتا ہے خصوصاً وہ اطالوی پلٹنیں جو اپنے آپ کو خندقوں میں چھپاتی
ہیں اور اپنی حقیر قلیل التعداد دشمن کے مقابلہ میں حرکت کرنیکی جرأت
نہیں رکھتیں ہیں بغیر اسکے کہ ایک زبردست میدانی توپ خانہ اُنکی مدد
نہ کرے اِس قسم کی فوج نہیں ہیں جو غاریان جیسے فوجی مقام پر زیادہ اثر پیدا
کر سکیں چنانچہ ایک عربی ترکی فوج جو اِس پہاڑی سلسلہ میں کافی خوراک کے
ساتھ اور عمدہ پانی کے قریب میں مقیم ہو وہ سالہا سال تک بزدل اطالویو
کو خیال میں نہیں لائیگی وہ ترکی ردیف فوج جسنے دلسٹنو کی جانب
پیش قدمی کی تھی اپنی جیبوں میں دشمن پر پھینکنے کے لئے پتھر لیتی گئی تھی۔
پس میں خیال کرتا ہوں کہ یہاں بھی اگر چند چٹانوں کو اچھی طرح پھینکا جائے
تو اطالویوں کو دور رکھنے کی کافی تدبیر ثابت ہوگی لیکن مجھے اِس امر میں
بہت شبہ ہے کہ اطالوی فوج کو کبھی یہ بات نصیب ہو کہ وہ عثمانیہ فوج

کو اندروں ملک میں موجودہ مقامات سے زیادہ پیچھے ہٹا سکے چنانچہ بیرطرین
میں تازہ ترین مضحکہ خیز ناکامیابی اسکی شاہد ہے اور اگر کل ہی ساری عثمانی
باقاعدہ سپاہ قتل کر بھی دیجائے تب بھی عرب لوگ غیر محدود زمانہ تک
جنگ جاری رکھیں گے۔

ایک گھنٹہ سفر کرنیکے بعد ہم ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں چاروں طرف زراعت
ہورہی تھی نیا غلہ اپنے خوشوں میں سے نکل رہا تھا اور زیتون کے درخت
سینکڑوں کی تعداد میں ہمارے راستہ کے دونوں جانب اُگے ہوئے تھے
غاریان سے چند ہی میل کے فاصلہ پر ہمیں توپ خانہ کی تین گاڑیاں ملیں جن
دیکھنے سے مجھے بہت تعجب ہوا کیونکہ یہ وزنی اور بڑی گاڑیاں بظاہر اس دشوار
گذار راستہ پر کھینچکر نہیں لائی جا سکتی ہیں بعض کو ہی توپیں خچروں کے ذریعہ
سے جنگ طروق سے چند دن پیشتر غاریان سے عزیزیہ پہونچائی گئیں ہیں
لیکن یہ کام بالکل ہی مختلف تھا بہ نسبت اسکے کہ توپ خانہ کی گاڑیوں کو تقریباً
ناممکن الگذر راستہ پر کھینچکر بلندی پر چڑھایا جائے

درّے کی چوٹی سے غاریاں تک زمین کی زرخیزی کا دل خوش کن منظر پیش
نظر رہا۔ سبز درخت اور گھاس نے اُس آنکھ کے لئے جو بیابان کی یکرنگی
دیکھنے کی عادی ہوگئی ہو بہت کچھ خوشنمائی پیش کی۔ علاوہ ازیں جنگلی پھولوں
نے ہوا کو معطر کر رکھا تھا۔ تیتریاں اور پرندے زیتون کے تختوں میں اِدہر
اُودہر اڑتے ہوئے دیکھائی دیئے۔ میں نے بجز خانگی لوا اور فاختہ کے علاوہ
اور کئی قسم کے پرندے بھی دیکھے۔ یہاں کیڑے اور تیتریاں صرف چند ہی
قسم کے دیکھنے میں آئے۔ تتریوں میں افشان تتری بکثرت موجود تھی۔ مگر
میرے پاس انکی گرفتاری کا کوئی ساماں موجود نہ تھا تاہم میں نے چند قسم کے

کیڑے اور تیتریاں پکڑ لئے امید کہ اُنکے ذریعہ سے اپنے شوقین حشرات الارض دوستوں کو خوش کرونگا۔ ہر ایک واقف شخص بلا خوف تردید شبہ کر سکتا ہے کہ علم نباتات اور حشرات الارض کے متعلق اِس فراموش شدہ ولایت میں کافی تحقیقات نہیں کی گئی ہے۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا طرابلس اور مصر کی نباتاتی اور حیوانی زندگی میں بین فرق پایا جاتا ہے حالانکہ ٹیونس الجیریا اور مراکو کی حیوانی زندگی نمایاں طور پر امتیاز رکھتی ہے۔

مجھے غاریان میں اسقدر پُر شغل و مصروفیت زندگی کا منظر دیکھائی دینے کی امید نہ تھی جیساکہ مجھے اِس گاؤں میں داخل ہونے پر دیکھائی دیا۔ قبل مشاہدہ مینے قیاس کیا تھا کہ غاریان کو مثل ایک دوسری خوبصورت عزیزیہ کے جو تندرستی کے لئے زیادہ مفید ہو زیتون کے درختوں میں ادنے درجہ کے مکانات کی شکل میں پاؤنگا لیکن اپنی آمد پر ایک بڑے مقام کو دیکھا جس میں قیاس چاہتا ہے کہ کم از کم دو ہزار آبادی موجود ہوگی۔ سفید کوٹک میں پہونچکر مجھے خوشی ہوئی کہ ہماری آمد شب کی تاریکی سے بے لطف ہونے پائی تھی ورنہ راستے کے دونوں جانب چند گز کے فاصلہ پر عمیق غاروں کی موجودگی جنکے کناروں پر کوئی روک استادہ نہ تھی فی الحقیقت خالی از خطرہ نہ ثابت ہو سکتی تھی خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ اجنبی مسافر کے لئے خطرہ سے آگاہ کرنے کے لئے کوئی شخص تعینات نہیں تھا۔ کونک سے چند گز اور آگے بڑھ کر ولایت طرابلس کی جدید ترین تعمیر شدہ عمارت دیکھی جو ضلع کا ابتدائی اسکول تھی۔ اِس کی سفید دیواریں بالکل صاف اور تمام چوبی کام روغن دار تھا۔ یہہ دریافت کرنا میرے لئے تعجب آمیز مسرت کا باعث ہوا کہ اِس مفلس ولایت کے حکام ابتدائی مدارس پر روپیہ

صرف کرنے میں ذرا بھی تنگدلی سے کام نہیں لیتے ہیں زلو یہ میں اسقدر بڑے پیمانہ پر مدرسہ تعمیر کیا گیا ہے کہ فاصلہ سے دیکھنے پر کونک کا گمان ہوتا ہے عزیزیہ میں وہ خوبصورت وہوادار عمارت جو فی الحال شفا خانے کے کام میں لائی جاتی ہے بحالت امن مدرسہ کا کام دیتی تھی خود سلطان عبدالحمید خاں بھی باوجود اپنی ساری غلطیوں کے قومی تعلیم سے حقیقی دلچسپی رکھتے تھے اور کم از کم دو سو مدرسے سلطان موصوف نے اپنے مختلف حصص سلطنت میں لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے قائم کئے تھے اس بدنصیب سلطان کے متعلق بطور جملہ معترضہ عرض کرتا ہوں کہ یہ امر بہت مشتبہ ہے کہ ایا وہ ابھی تک زندہ ہیں؟ اور گو ایک مکان سلطان معزول کی جائے سکونت کے لقب سے ابھی تک سلونیکا میں مشہور ہے لیکن کیا کوئی شخص بیان کر سکتا ہے کہ اُس نے اس کے مکین کو بچشم خود کبھی دیکھا ہے۔ جبل کی آبادی زیادہ تر جمیص کے خوبصورت فرقہ سے تعلق رکھتی ہے جو تمباکو اور شراب سے بالکل پرہیز کرتا اور سلطان کی خلافت تسلیم کرنے سے منکر ہے بلکہ غاریان اور جبل کے دوسرے مواضعات کی مساجد میں ترکوں کو اسوجہ سے داخل نہیں کیا جاتا ہے کہ جمعہ کے دن نماز کے بعد سلطان کے لئے دعا نہیں کیجاتی ہے۔ غاریان کا اسکول آج کل طبی اسٹاف کے قبضہ میں ہے چنانچہ اُس میں عمدہ سامان سے مزین ایک وسیع ہسپتال نقیہ اور بہ اصلاح مریضوں کے لئے قائم ہے۔ جو عزیزیہ سے لائی جاتے ہیں جو مریض اونٹ پر بیس میل سخت سفر کرکے اخر کا غاریان پہونچتا ہے وہ یہاں کے آرام و آسائش اور کارکنوں کی توجہ سے تکلیف سفر کا کافی معاوضہ حاصل کر لیتا ہے اِس عمارت سے دو سو گز فاصلہ پر وسیع کونک جو ہماری عارضی قیام گاہ تھا سرشام دہوندلی

روشنی مین قرون متوسط کا ایک قلعہ معلوم ہوتا تھا کونک مذکور جو ایک بڑی عمارت ہے اپنی قدرتی خوبصورت ساخت کے باعث باقاعدگی نقشہ اور جگہ کی عدم کفایت ان عیوب کا کافی معاوضہ کیے ہوئے قائم ہے غالباً یہ بیان کرنا بے محل نہوگا کہ اسکا سلسلہ تواریخ گوما کے زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جو قزاقون کا بڑا سردار اور ترکی الحاق طرابلس سے پہلے طرابلس کے وسیع اضلاع پر حکمران تھا یہ فوجی مقام پہاڑی کے کنارہ پر تعمیر کیا ہوا ہے اور مغربی چبوترہ سے اسکی عمارات اسقدر نیچے دکھائی دیتے ہین گویا وہ وادی مین گرا جاتا ہے اس چبوترہ سے اُن پہاڑون کا کوہستانی سلسلہ جو قصر نفرین تک پھیلے ہوئے ہین۔ خوب شاندار منظر آتا ہے ہماری آمد پر کمانڈنٹ طاہر بے نے جو ایک عرب افسر ہین نہایت مہربانی سے ہمارا استقبال کیا اور دو عمدہ کمرے ہمارے قیام کے لیے دیے جیسے ہی کہ مین ان کمرون مین داخل ہوا مجھے پردہ دار کھڑکیان دیکھائی دین جن سے خیال پیدا ہوا کہ مین بڑے دن کی شام ایک حرم مین گذارنیوالا تھا۔ اُس شخص کا بُرا ہو جو بدی کا خیال کرتا ہے تاہم یہ ضرور عرض کرونگا کہ وہ خوبصورت شریف بیبیان جوان تاریک کمرون مین کبھی رہایش رکھتی ہون گی۔ کبھی کی غائب ہوگئین تھین۔ ہماری آمد کا بظاہر انتظار ہو رہا تھا کیونکہ تختے اور پھر وغیرہ حال ہی مین دھوئے جانے کے باعث ابھی تک گیلے ہو رہے تھے۔ جن کمرون مین ہم ٹھیرے اُن سے ملحق باورچی خانہ غسل خانہ اور نوکرون کے رہنے کی جگہ تھی۔ بہرحال وہ صنف پاکیزہ کے اراکین جو کسی قریب یا بعید زمانہ مین ان چار دیواریون کی زینت کا باعث ہو رہی تھین

سب سے اچھے اور آرام دہ کمرون مین جو تمام گانون مین پائے جاتے ہین سکونت رکھتی ہون گی۔ جیساکہ فی الحقیقت ان کی حالت کے موزون تھا امور خانہ داری کے انتظام کے متعلق بطور جملہ معترضہ یہ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم یافتہ ترک باوجود پیری لوٹی کے ممنون احسان ہونے کے بدین وجہ کہ اس شخص نے ترکون کی زبردست حمایت کی ہے تاہم یہ لوگ اُن تصاویر سے نفرت ظاہر کرنے سے باز نہین رہتے ہین جو حرم کی زندگی کے متعلق اس شخص نے شایع کی ہین اور جن کو ترک غلط اور بیہودہ بتلاتے ہین کوئی شخص اسبات کے یقین کرنے سے انکار نہین کرسکتا ہے کہ اجنبی آدمیون کی گھڑی ہوئی حکایت جو غیر اقوام کی شکایات بنوان ظاہر کرتی ہین مبالغہ سے پاک اور بدشکل نہ بنائی جاتی ہون اس قسم کے معاملات کا تعلق زیادہ تر خود عورتون کی ذات سے وابستہ ہے اور اگر آج بیسوین صدی مین ابھی تک ترکی عورتون کو میل جول کے وہ مراعات حاصل نہین ہوے ہین جو ان کی عیسائی بہنون کو بڑی حد تک حاصل ہین تو اُس کی وجہ یہ ہے کہ بہ حیثیت مجموعی وہ مسلمانون کے طریقہ میل جول سے خوش اور مطمئن ہین اور اگر ترکی عورتین اس جانب کوئی تبدیلی چاہین کہ زیادہ آزادی اور معمولی میل جول اپنے دوستون کے بھائیون بیٹون اور باپون سے پیدا کرسکین تو یہ بات یقیناً ہوکر رہیگی اور درحقیقت کسیقدر پیدا بھی ہوچکی ہے اُس نئے اور زبردست اثر کے باعث جو ترکی قومی زندگی مین جوان ترکی تحریک نے پیدا کردیا ہے۔ مسئلہ زیر بحث کا ایک دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ مجھے ترکی افسرون ڈاکٹرون اور حکام مال اور خصوصیت سے اُن اصحاب مین جنکی

تعلیمی حالت بہت اچھی ہے اور ذی حیثیت درجہ رکھتے ہین یہ دیکھکر تعجب ہوا کہ اُن کی بڑی تعداد تجرد انہ زندگی بسر کرتی تھی۔ گو عاقبت اندیشی اور کفایت شعاری کے وجوہات کسی حد تک اس کثرت تجرد کا باعث ہون تاہم ایک افسر جس سے مجھے اس مضمون پر طولانی گفتگو کا موقعہ میسر آچکا تھا بیان کرتا تھا کہ تمام عمر ایسی عورت سے بند ہے رہنا جس کے چال چلن اور طبیعت سے کوئی علمی واقفیت حاصل نہو ایک ایسا امر ہے کہ جس کے خلاف دن بدن کثرت آرا ترقی پذیر ہے علاوہ ازین اُس نے یہ بھی کہا کہ دیکھو میرے دوستون کی کسقدر بڑی تعداد صرف اسی وجہ سے آسٹریون فرانسیسیون اور اطالویون مین اپنے لیے بیویان تلاش کرتی ہے نئی ٹرکی کے مردون کے اِن خیالات کی اشاعت نے ساتھ ساتھ عورتین بھی جلد اور مستعدی سے تبدیل شدہ خیالات کے لیے تیار ہوتی جائین تھی۔ آج کل نقاب کا استعمال جسے یشماق کہتے ہین ترکی اعلیٰ گھرانون مین رواج سے زیادہ وقعت نہین رکھتا ہے چنانچہ ریشمین کپڑے کا وہ ٹکڑا جو ترکی شریف مستورات کے چہرون کو پوشیدہ رکھنے کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسقدر باریک اور چھوٹا ہوتا ہے کہ بمشکل اس مطلب کو پورا کرسکتا ہے یہ عجیب بات ہے کہ اگر یشماق کا رواج بالکل متروک کردیا جائے جیسا کہ مسلمانی دنیا کے ایک حصہ مین ہو چکا ہے تو قرآن شریف کے احکام کی حرفاً کوئی خلاف ورزی نہوگی گو یہ صحیح ہے کہ احکام قرآنی مستورات کو ایک حجاب آمیز رکھہ رکھاؤ کا رویہ اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہین اُسوقت جبکہ وہ مردون کے مجامع مین جائین لیکن ضروری لباس کے متعلق

لہ یہ مصنف کی غلط فہمی یا عدم واقفیت ہے۔

جو ممانعت اس غرض سے تعلق رکھتی ہے وہ صرف اسیقدر ہے کہ عورتین اپنے بالون کو نہ کہ چہرون کو مجامع مین ڈھانکے رکھین۔ یہ زبردست ہدایت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہت عرصہ پیشتر سے نفاذ پذیر ہے اور اون دقیق خطوط کا مسئلہ زیر بحث رہ چکی ہے جو حواریون نے کارنتھین کے نام لکھے تھے ازانجملہ ایک حواری نے لکھا ہے کہ کوئی عورت مردون کے مجمع مین ننگے سر نہ جائے کیونکہ اوسے بری روحون کی نگاہ بد سے بچنے کے لیے فرشتون کے احکام کی تعمیل کرنی چاہیے۔ جب کوئی شخص ایک انگریزی عورت سے اوس کی مظلوم بہن کے حرم مین بند ہونے کی افسوسناک کیفیت سنے تو اُسے یہ یاد رکھنا چاہیے جو خالی از دلچسپی نہین ہی کہ انگلستان کے قوانین متعلقہ ملکیت ازواج کے پاس ہونے سے صدیون پیشتر سے یہ ضروری حق جس کی رو سے عورتین اپنی جائداد اور مال پر قابض ہوسکتین ہین ترکی مین موجود ہے درخت اور اُس کے پھل کی تمثیل پیش کرکے بحث کرنے سے بآسانی یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ان پاکیزہ و سنجیدہ مہربان اور بہادر عثمانیون کی مائین امرا کی چھچھوری اور بے وقوف داشتہ عورتین یا غریبون کی مظلوم اور فراموش شدہ بیبیان نہین ہوسکتین ہین جیسی کہ مغربی رسالون اور ناولون مین عام طور پر حرم کی زندگی کی تصویر کھینچی جاتی ہے۔

کچھ دیر تگ و پو کے بعد کھانے سے ہم فارغ ہوئے ہی تھے کہ پانچ افسر بغرض ملاقات وارد ہوئے جن مین سے ایک ارخان بے نامی نے تھوڑی سی انگریزی بول کر ہی کو بہت خوش کیا۔ ان افسرون مین ایک جوان ڈاکٹر بھی شامل تھا جو حال ہی مین پیرس سے خاص

طور پر امراض چشم کی تعلیم حاصل کر کے طرابلس پہونچا تھا۔ کمانڈنٹ دوبارہ ہم سے ملنے آیا اور ہماری ضروریات اور آسایش کے متعلق دریافت حال کرنے کے بعد واپس ہو کر بی کے لیے دو کمبل بھیجدیے واضح رہے کہ اس عرب افسر کا ہمارے ساتھ عمدہ برتاؤ اوس کج خلقی سے زمین و آسمان کا اختلاف رکھتا تھا جو ہمین غریلات مین ایک دوسرے عرب افسر علی فہمی بے کے ہاتھون نصیب ہوئی تھی اور جس کا ذکر کسی دوسرے باب مین کیا جائیگا۔

بی کے بعض دلی جذبات اور مناسب وقت اظہار خیالات کے بعد کہ اسوقت بڑے دن کی خوشی مین انگلستان مین لوگ کیا کیا کام کر رہے ہون گے ہم سو گئے۔ دوسرے دن صبح ہی عالم خواب سے بیدار ہونے کے بعد اُن مختلف دلچسپیون مین گھومنے لگے جو غاریان کی مخصوص عجائبات کھلائی جا سکتی ہین۔ ایک کشادہ صحن مین بیسیون روزریخ اونٹ اور اُن کے قریب مختلف قسم کے سامان کے جسے عزیزیہ پہونچانا مقصود تھا انبار لگے دیکھے اس اسباب مین پچاس بڑے بڑے بوے دینے آٹے سے بھرے ہوئے اور منون کی مقدار مین گولہ بارود دیکھے یہہ تجسس میری خواہش اور ضرورت سے باہر تھا کہ اس پہاڑی قلعہ پر کارتوس کہان سے اور کس طرح دستیاب ہوئے تھے؟ فی الحقیقت عثمانی فوج کے لیے موجودہ مستحق داد و ستایش مدافعت مین بمقابلے اپنے قزاق دشمن کے کسقدر تفاوت قطع نظر دیگر حالات صرف ایک رسد رسانی کے مسئلہ مین پایا جاتا ہے۔ توپون اور رائفلون کے آتشگیر سامان حرب اطالوی فوج بسہولت سے صرف چوبیس گھنٹے مین حاصل کر سکتی ہے

برخلاف اس کے عثمانی فوج باربرداری و رسدرسانی کے لیے مجبوراً صرف
اونٹون پر اکتفا کرتی ہے جن کی سُست رفتاری صرف ایک چوکی سے
دوسری چوکی تک بڑی تکلیف دہ اور پریشان کن ثابت ہوتی ہی چہ جائیکہ
طولانی سفرون کی قطع منازل ترکون کی خوش قسمتی جیساکہ مین پہلے بیان
کرچکا ہون صرف اسی بات پر منحصر تھی کہ گو حقی پاشا نے حماقت کو کام
مین لاکر طرابلس سے ۵۰ فیصدی فوج باہر روانہ کردی تھی تاہم گولی بارود
کی معقول تعداد گودامون اور طرابلس کے قلعون مین موجود تھی جو خاطرخواہ
کام مین لائی گئی لیکن ایک ذلیل اعلان جنگ کی شرائط اور خلوئے
شہر کی جلدی نے ترکون کو سوائے چند میدانی توپون اور نسبتاً قلیل التعداد
گولون سے کچھہ زیادہ سامان جنگ اپنے ساتھ بیجانے کی اجازت نہین
دی کیونکہ بیابان مین میدانی توپون کے کھینچنے کے لیے کم ازکم اونیس ۱۹
گھوڑے درکار ہوتے ہین علاوہ ازین اگر ترک یہ توپین اپنے ساتھ لیجاتے
تو انھین توپخانے کا سازوسان بڑی مقدار مین اپنے ساتھ رکھنے کیلیے
سیکڑون خچر درکار ہوتے جن کی فراہمی جلدی کی وجہ سے ناممکن تھی
چنانچہ شہر طرابلس مین اطالویون نے ترکی میدانی توپون پر فاتحانہ
قابض ہونے کی جو تصاویر شایع کی ہین وہ دراصل انھین ترکی توپون
سے تعلق رکھتی ہون جنھین ترک کردینا ترکون نے ضروری خیال کیا
تھا موجودہ شاندار حملہ آوری کے ساتھ ساتھ اطالوی نامہ نگارون نے
ابتداہی سے کارنامہ تلوار کی عدم موجودگی مین شیخی اور تنگ ظرفی
سے مذکورہ یا لاسستی فتوحات کو خوب شاندار بناکر ظاہر کیا ہے
غاریان مین بڑے دن کی صبح کو سورج کی تیزی اور ہوا کی گرمی

سے مامون رہنے کے لیے ایک چھوٹی سی عمارت کے سایہ مین وہ پانچ
ترانوین نمبر کی رجمنٹ کے اطالوی قیدی بیٹھے پائے گئے جن کا
میدان جنگ کا تجربہ مختصر اور تلخ تھا یہ اطالین سپاہی بظاہر اُس
کمک کا ایک حصہ تھے جو اکتوبر کی ہزیمتون کے بعد طرابلس بھیجی گئی
تھی اور جس نے اپنے دوسو اطالین سپاہی طرابلس کے مشرق مین خشکی پر
اُتارنے کی غلطی کا بُرا طرح نتیجہ پایا تھا۔ کیونکہ عربون کی ایک جماعت
نے اپنے اُن وارد مہمانون کا اسقدر سختی سے شاندار استقبال کیا کہ
بجز اُن معدودے چند نفوس کے جو بمشکل اپنی کشتیون تک پہونچ سکے
یا ان پانچ قیدیون کے سب کے سب ملک الموت کی مہمانی کے اسباب
مین شمار ہوگئے اِن پانچ اطالین قیدیون کی جان بخشی کے اسباب
سے نہ خود قیدی باخبر تھے اور نہ اُن کے عرب قید کرنے والے
ایسی حالت مین کہ قتل عام نخلستان کیوجہ سے عربون کو غصہ نے مجنون
کردیا تھا اور عرب اپنے کسی ایک دشمن کا زندہ چھوڑنا بھی گوارا نہین کرتے
تھے اِن قیدیون کے زندہ باقی رہنے کی بابت بجز اس کے کیا کہا جائے
کہ موت کا وقت مقررہ خود محافظ زندگی ہے چاہتا ہے کہ کسی ترکی افسر
یا سپاہی نے اِن پانچون کی شفاعت کی ہو جیساکہ ہوتا رہتا ہے
یا بدبخت اطالین سپاہیون نے عربون کے تند حملون سے مرعوب
ہوکر چلانا اور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنا شروع کردیا
ہو کہ ہم بھی مسلمان اور قابل رعایت ہین اور سادہ لوح عربون کے آسانی
اس دھوکے مین آجانے سے ان جلد باز نومسلمون کی جان بخشی عمل مین
آئی ہو اس موقعہ پر یہ ظاہر کردینا بھی ضروری ہو کہ ترکی افسرون نے

حتی الوسع عربون کو اپنے قیدیون کے قتل کرنے سے باز رکھا ہے حتی کہ
نشاط بے نے ایک معقول رقم فی اطالوی ہر ایک زندہ گرفتار کرلانے
والے کے لیے بطور انعام مقرر کر رکھی ہے اس سے زیادہ عربون کے
لیے ترغیب وتحریص کا اور کونسا طریقہ موثر ثابت ہو سکتا تھا جو شریف ترکون
نے اپنے دشمنون کی خاطر مرعی رکھا ہے۔ اور جو اپنی آپ ہی نظیر ہے
موجودہ حالت پر نظر کرکے ان پانچ قیدیون کو بتبدیل لباس طریوش
وغیرہ پہناکر ساٹھ ترکی باقاعدہ جوانون کی حفاظت اور مشابہت مین
غاریان بھیجدیا گیا تھا۔ اور اسی طرح سو سے زیادہ اطالوی اسیران جنگ
بحفاظت تمام فیزان بھیجے جا چکے تھے اس سے صرف یہی غرض نہین
تھی کہ اندرون ملک کے طولانی راستہ پر زندہ ثبوت کے ساتھ
اطالیون کے حسب منشا کام کرنے کی ناقابلیت کی تشہیر کی جائے
بلکہ بڑی وجہ یہ تھی کہ فیزان کے محنتی ہوشیار اور مہذب باشندون مین
ان قیدیون کی حفاظت قابل اعتبار ثابت ہوگی۔ پانچ اطالین سیولینو نکی
ایک پارٹی جو قبل اعلان جنگ بغرض تحقیقات بعض امور تجارتی فیزان
گئی تھی وہین روک دی گئی کیونکہ ساحل سمندر یا دور دراز واقع شدہ
دونون سرحدون پر بھیجنا اُن کی حفاظت کے خلاف تھا۔

ان پانچ اسیران جنگ مین فرقہ اشتراکیہ کا جوشیلا ممبر اور جنگ
کی عام پالیسی کا مخالف ایک نن کمیشنڈ افسر بھی تھا جس کا بیان تھا کہ موقعہ
پرست یا اُس کے ملکی ساہوکار اس خلاف انسانیت جنگ کا باعث ہین
وہ اور اُس کے ہمنشین دوست یکسان زندگی سے گھبراتے ہوئے معلوم
ہوتے تھے مگر متفقہ طور پر بیان کرتے تھے کہ اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ ہوتا ہے

اور اُنھین ایسا ہی اچھا کھانا ملتا ہے جیسا کہ ترکی باقاعدہ فوج کو اس جگہ یہ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ غذا کی تعریف معمولی نہین ہے کیونکہ ترکی باقاعدہ افواج کو کھانا نفیس ولذیذ قسم کا ملتا ہے۔ جب مینے اُن سے دریافت کیا کہ آیا بعد حصول اجازت کمانڈنٹ اُن کے دوستون کو اونکی خیر و عافیت سے مطلع کرون تو انھون نے بیان کیا کہ یہ امر پہلے ہی طے ہوگیا ہے اور نرکون نے اُن کے دوستون کے نام بھیجے ہوئے تارون کے اخراجات اپنی جیب سے ادا کیے ہین۔ ونیز وعدہ کیا ہے کہ سرحد ٹیوفس کی جانب سے بڑے دن کے جو تحائف اُن کے نام موصول ہون گے وہ اُن کے پاس پہونچائے جائین گے بعد ش نشاط بے نے قیدیون کو اجازت دیدی تھی کہ وہ اپنے دوستون سے خط وکتابت جاری رکھنے کے مجاز ہین چونکہ اندرون ملک کا انتظام ابھی تک سیول گورنمنٹ کے سپرد تھا اسلیے یہ ضرور تھا کہ بیرون طرابلس بھیجے جانے والے خطوط پر طرابلسی ٹکٹ چسپان کیے جائین فی الحال تمام خط وکتابت براہ دیہات باقاعدہ طور پر غیر ولایتون سے جاری ہے۔

بڑے بڑے غارون کی موجودگی جن کو مینے اپنی آمد کے موقعہ پر بہ نگاہ سرسری دیکھا تھا سورج کی روشنی مین پوری طرح ظاہر ہوئے اور مین آخرکار ایک ایسی زمین پر پہونچ گیا جو غارون سے بھری ہوئی تھی اور اُنھین غارون کی جو ہر طرف دکھائی دیتے تھے مناسبت سے غاریان نام رکھا گیا ہے اُن مین سے بعض غار چالیس فٹ تک عمیق تھے اور اسیقدر طویل جن کی چٹانین بہت ڈھالو ہوتی ہین۔ اور جن کے اندر اوس غلیظ اور سبز رنگ کے پانی سے بھرے ہوئے حوض بنے ہوے ہین جو غالباً

اُن غارون کے عجیب ساکنون کے کپڑے دھونے اور پہنے کے کام مین
آتا ہوگا جن کے متعلق بعض غارون مین کوئی ایسا ظاہر ذریعہ نظر نہین آتا
کہ اُن کے ساکن جس کی موجودگی سے فائدہ اٹھاکر بیرونی دنیا سے تعلق
معاشرتی بسہولت پیدا کرنے پر قادر ہون اور چونکہ یہ بھی ناممکن ہے کہ کند
یا اور کوئی چیز لگاکر بوجھ کنارون کی زمین کے کمزور ہونے کے باہر آجا سکین
اس لیے قیاس چاہتا ہے کہ کم و بیش بعرض آمد و رفت خفیہ راستے ان
غارون مین ضرور ہون گے غاریان مین ان غارون کے ساکنین برا برتاؤ
کرنے اور کندہ ناتراش ہونے مین خاص طور پر زیادہ بدنام ہین۔ ان سے
خواہ کیسی ہی نیک نیتی کے ساتھ بے تکلفی ظاہر کیجائے مگر یہ اُسے بُری نظر
سے دیکھتے ہین بعض اوقات ترکی سپاہی ان وحشیون سے مذاقاً کہتے
تھے کہ تم اپنی بدشکل عورتون کو زیر زمین براہ رشک قید رکھتے ہو جس کی صحت
کا مجھے کسیقدر اس طرح تجربہ ہوا کہ اتفاقاً ایک غار کے کنارہ پر کھڑے ہوکر جون ہی
مین نے نیچے کو نظر ڈالی ایک بدشکل جوان عورت نے جو بالکل مردانہ وضع
مین تھی مجھ سے گالیان سناتے ہوئے بھاگ جانے کو کہا لیکن قبل اسکے کہ
مین اسکے حکم کی تعمیل کرتا اسی اثنار مین مردانہ وضع کی پہلی سے زیادہ کریہ المنظر
عورتون کو بلالیا گیا اور وہ بھی چلاتے ہوے میری طرف عجیب وضع سے دیکھنے
اور منہ بنانے لگین اور ان کی بلند آواز نے مجھے یاد دلا دیا کہ آج سے قبل از
ہزار سال کس طرح "ابوالتواریخ نے" غارنشینون کی کیفیت ان الفاظ
مین بیان کی ہے کہ "یہ لوگ چھپکلی اور سانپ کھاتے ہین اور عام
انسانون کی مانند بات چیت نہین کرتے بلکہ چمگادرون کی طرح چلاتے ہین"
الغرض ان عجیب المخلوقات وحشیون کی نظر بد سے بچکر مین ایک رومیون کے

زمانہ کے بنائے ہوئے ستون کے نیچے بیٹھ گیا اور اپنے اُس زمانہ کا خیال کرنے لگا جب ہیروڈوٹس کی کتاب پڑھا کرتا تھا اور اسکے تمام دلچسپ مقامات کو حفظ کیا کرتا تھا مجھے یہ بھی خیال آیا کہ مقابلتہً موازنہ کرنے پر حضرت عیسیٰؑ سے چار سو سال پیشتر حصص اندرون ملک افریقہ کے متعلق معلومات بہم پہونچانا سہل الحصول تھا بہ نسبت آج بیسویں صدی کے۔

کسقدر طول طویل زمانہ گذرا کہ ہیروڈوٹس کو اُن زمین پر گھسیٹنے والے دموں کے بکرون کا حال معلوم تھا جن کی دمیں اسقدر بڑی ہوتی ہیں کہ گڑولنون مین رکھکر چلایا جاتا تھا۔ اور اُس نے اُن آدمیون کا ذکر بھی سُنا تھا جن کے جسم پر بال ہوتے ہین۔ نیز افریقہ کے اُن بڑے بندرون سے واقف تھا جن کی قوت اور خونخواری خاص طور پر مشہور ہے اور جن کو دوبارہ ڈیوچیلیو نے اُس کے ایک عرصہ بعد دریافت کیا ہے۔ اور کیسی کیسی عجیب و غریب حکایتین طرابلس کے ان ہی حصّون کے متعلق اُسے معلوم تھین جن مین سے ایک اُن پانچ جوان آدمیون کی ہے جو بنی غازی یا اُس کے قرب وجوار کے باشندے تھے اور نئی معلومات حاصل کرنے کے شوق سے بھرے ہوئے یہ دیکھنے کی غرض سے کہ آیا وہ اُس مسافر سے جو ان اجنبی حصون مین زیادہ سے زیادہ ابتک دُور گیا ہو اور آگے کہان تک جا سکتے ہین۔ شمالی افریقہ کے ان اندرونی حصون مین سے ہوکر گذر رہے تھے جہان درندون کی بڑی کثرت تھی ان جوانون کا انتخاب بوجہ کثرت اُمیدواران بذریعہ قرعہ اندازی عمل مین آیا تھا اور قبل روانگی ان جوانون نے ازراہ پیش بندی پانی کا ایک ذخیرہ ہمراہ لے لیا تھا۔ اور بربنا خصوصیت ممتاز ایک طویل سفر کی مغرب کی طرف سے ابتدا کی گئی۔ یہ بیچارے دوران سفر مین چند درختون

کے قریب پہونچے اور اُن کے پھل جمع کرنا چاہتے تھے کہ بہت سے پستہ قامت آدمیون نے انھین مثل قیدیون کے گرفتار کرکے دلدل برسے گذر ایک ایسے شہر مین لے لیے جہان کے تمام باشندے سیہ فام اور پستہ قامت تھے - اِن قیدیون کے ساتھ بظاہر بُونون کی طرف سے عمدہ برتاو کیا گیا اور آخر کار بحفاظت بنی غازی کے راستہ پر پہونچا دیا گیا جنھون نے بن غازی پہونچکر علاوہ اور باتون کے یہ بیان کیا کہ اُن کے بُونے میزبان سب کے سب جادوگر تھے - میرا خیال ہے کہ اس قصہ کی سرزمین غاریان سے مرادی تعلق رکھتی ہے کیونکہ یہان دلدل کے باشندے اور وہ جنگل موجود ہے جس کا دریائے کانگو گھڑیالون سے معمور رہتا ہے اور جو سائیرنیون کے دریافت کرنے کے بعد یورپ کی نظرون سے اُسوقت تک پوشیدہ رہا جب تک اسٹینلی کو کینہ توز جنگلیون کے زہر آلود تیرون کا مقابلہ نہ کرنا پڑا جس جگہ مین بیٹھا ہوا تھا اُس کے داہنی جانب ایک سوراخ کے منہ پر اُسکی نکلی ہوئی مٹی کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا عندالاستفسار ایک ترک سپاہی نے کہا کہ یہ کارروائی ایک چیونٹی کی ہے جس پر لحاظ مٹی کے بڑے ڈھیر اور چیونٹی کی ننی سی بساط کے فی الحقیقت اعتبار کرنا ناممکن تھا - اس موقعہ پر ایک دفعہ اور خیالات نے ہیروڈوٹس کی دلچسپ کہانیون کی طرف توجہ کی از انجملہ ایک کہانی مین وہ بیان کرتا ہے کہ چیونٹی کس طرح زمین کھود کر سنہری مٹی کے ڈھیر لگا دیتی ہے اور جو شخص روپیہ کی خاطر خطرہ مین پڑنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے تین ایسے اونٹ جس مین ایک بچے والی اونٹنی بھی شامل ہوتی ہے اور جسکا بچہ مان کے جلد واپس ہونے مین کوشش کرنے کی غرض سے مکان پر چھوڑ دیا جاتا ہے ہمراہ لیکر سنہری مٹی کی تلاش مین جاتا ہے

اور کامیابی کی صورت مین سنہری مٹی کو جلد جلد جمع کرکے اونٹون پر بار کرنیکی
اسوقت تک کوشش کرتا ہے جب تک کہ چینونٹیان سوراخ سے نکلنی شروع
نہو جاوین ورنہ فوراً ہی بچہ والی سانڈنی پر سوار ہوکر اوسے گھر کی جانب دوڑانا
شروع کرتا ہے اور جب کبھی ان تیز رفتار چینونٹیون نے طلا آمیز مٹی کے کسی
حریص کو پکڑ لیا ہے تو اس کی بدقسمتی کا کچھ ٹھکانا نہین رہا ہے اسموقعہ پر یہ
ظاہر کردینا بھی ضروری ہے کہ ہیروڈوٹس کا مطلب درحقیقت اس چینونٹی
سے نہین ہے جس کا مٹی کا ڈھیر لگایا ہوا مین نے دیکھا تھا اوسکا مطلب
اُن جانورون سے ہے جو رات کے وقت شکار کی تلاش مین پھرا کرتے ہین۔ اور
جن کا نام اینٹ بیر یعنی چینونٹی کا ریچھ اور قد چھوٹے سور کے برابر ہوتا
ہے یہ جانور بہت کم دکھائی دیتا اور گھر جانے پر بڑی بہادری ظاہر کرتا
ہے جو صاحب جنوبی افریقہ مین بسلسلہ ملازمت رہ چکے ہین وہ بخوبی جانتے
ہین کہ اون کے گھوڑے اور وہ خود ان جانورون کے سوراخون کی وجہ سے
بڑے خطرہ مین رہا کرتے تھے

بازار سے مختلف چیزین خریدنے کے بعد ایسی چہل قدمی کے طور پر جو انگلستان
سے روانگی کے بعد پہلی ہی مرتبہ طرابلس مین کی گئی تھی زیتون کے تختون مین
گئے اور جا قیام کی واپسی پر ہمین معلوم ہوا کہ ہماری اس کوہستانی جنت مین
ہیضہ نمودار ہوگیا ہے جس پر بلحاظ آب و ہوا کی عمدگی کے یقین آنا مشکل تھا
لیکن ہیضہ کے کیس ہمارے سامنے موجود تھے ایک روز پیشتر عزیزیہ کے
طبی اسٹاف نے باوجود کار آزمودگی ازراہ نادانی ایک ایسے بڑے
ہسپتال مین جو ہیضہ سے پاک تھا چار ہیضے کے مریضون کو بھیجدیا تھا
جن مین سے ایک مرچکا تھا۔ طرابلس مین باوجود ہر قسم کی نگرانی کے

وبا ہیضہ کے پھیلنے کی روک تھام ناممکن ہے کیونکہ عرب ہر وقت حتی کہ علامات
مرض کے ظاہر ہوجانیکے بعد بھی مصروف نقل وحرکت رہتے ہین یہ امر یقینی ہے
کہ شہر طرابلس سے وارد ہونے والے شتر بانون اور آوارہ گرد عربون کے ذریعہ
سے زرزیس اور غبیض مین ہیضہ کی ابتدا ہوئی شتر بانون کا قاعدہ ہے کہ منزل
مقصود پر پہونچنے کے بعد ایسی حالت مین بھی کہ موت کا ہاتھ انپر صاف دکھائی
دیتا ہو قصبات یا مواضعات کے غلیظ صحنون یا کھلی ہوا مین اپنے رفقا کے شریک
حال ہوجاتے ہین اس وجہ سے بھی معمولی حالت مین وبا ہیضہ کو پھیلنے کے لئے
میدان صاف ملتا ہے تاہم عزیزیہ کے طبی اسٹاف کا یہ فعل کہ اُسنے چار آدمیون
کو جن کے متعلق ہیضہ مین مبتلا ہونے کے بارہ مین کسی قسم کا شک نہین کیا جاسکتا تھا
ایسے راستہ پر سفر کرنے کے لئے بھیجدیا جو دشوار گذار اور طویل تھا اور جسکا منتہا
ایک ایسی جگہ تھی جو اب تک اس مرض سے بالکل پاک تھی تقریباً ناقابل عذر ہے
اور جو ہیضہ کے یکایک ایک اچھی صحت گاہ مین نمودار ہوجانے کے باعث طبی
اسٹاف غاریان کی بڑی پریشانی کا باعث ہوا علاوہ اور آدمیون کے ارخان
بے بھی میرے پاس آے اور غاریان کو چھوڑ دینے کا پرزور الفاظ مین مجھے مشورہ
دیا لیکن مین نے اُن سے کہا کہ مین جوش کیا ہوا پانی پیتا ہون اور کھجورین یا ایسی
خوراک نہین کھاتا جو کھلی ہوئی رہتی ہو اس صورت مین اپنی ذات کے متعلق مجھے وبا
ہیضہ سے کچھ خوف نہین ہے تاہم چند اور بھی وجوہات تھے جن کی وجہ سے جلد روانہ ہونا
ضروری تھا ابتدا میرا خیال غاریان سے سیدھا زاویہ جانے کا تھا اس صورت مین مثلث کے
ایک ضلع کے دو ٹکڑے کرنے کے بجائے ایک پر سفر کرنا ہوتا اور ایک نئی سرزمین
سے بھی واقفیت حاصل ہوجاتی جسمین غاریان سے دو منزل پر وہ خاص دلچسپ
مقام بھی واقع تھا جسکا نام سن ہے اور جو غالباً گول یا کسی اور قسم کے پتھر سے بنایا گیا

ہے لیکن چند در چند قباحتوں کی وجہ سے ارادہ ابتدائی عمل مین نہ آسکا کیونکہ اول تو تمام
اونٹ سرکاری خدمات کیلئے کرایہ پر حاصل کرلئے گئے تھے اور ذاتی استعمال کیلئے اونٹ
کا ملنا ناممکن تہا دوم گھوڑے اور خچر بہی کرایہ پر نہین مل سکتے تھے کیونکہ کمزور اور بیمار جانوروں کا
علاج کرکے میدان جنگ مین جانیکے قابل بنا دینے کے کوشان مویشی کے ڈاکٹرون کا ہیڈ
کوارٹر اس کوہستانی گانون مین تہا اور انکی نگرانی مین تقریبًا تمام اور گھوڑے موجود تھے
علاوہ اسکے مجہے اگر کوئی گھوڑا مل بہی جاتا تو ساری آبادی مین ایک زین بہی موجود نہین تہا
اور اگر صرف اسباب کیلئے کوئی اونٹ ملجاتا اور مین پیدل سفر کرنا بہی گوارا کرلیتا تو عام راستون
سے جداگانہ راستہ پر جسکی حفاظت نہایت خطرہ مین تہی سفر کرنا ہوتا اور سپاہی بدرقہ کے
طور پر بہی ملنے ناممکن تھے چنانچہ ان دقتون کو محسوس کرکے مین نے طاہر بے کو اطلاع
دی کہ مین اسکی نصیحت کیمطابق عام راستے سے عزیز یہ ہوتا ہوا واپس جاؤنگا میری یہ اطلاع
وہی شریف کمانڈنٹ کیلئے خوشی کا باعث ہوئی کیونکہ طاہر بے سمیت اسٹاف میرے
نئے راستہ پر سفر کرنیکی خواہش سے متردد نظر آرہے تھے اور میرا سفر کی بیان کردہ
دقتون کی عدم موجودگی کیصورت مین بھی انکے تردد کا باعث ہونا ایک بڑی کج خلقی
ہوتی کیونکہ یہ لوگ ازراہ شرافت ذمہ واریون اور امتحان کی نازک حالت مین بھی
میری ذاتی خوشی اور آرام کا خیال رکہتے تھے پہر کس طرح ممکن تہا کہ مین کوئی ایسا کام کرنے
پر آمادہ ہوجاتا جو میرے مہربان میزبانون کی پریشانی اور تکلیف کا باعث ہوتا مین نے
شروع ہی سے یہ اصول مقرر کر رکہا تہا کہ حتی الوسع اس جنگ مین ترکی اسٹاف کو کوئی
تکلیف نہ دون جب کوئی شخص ان بہادر سپاہیون کی سخت دقتون کو دیکہے اور اُن کی ہر قسم
کی مہربانی اور مہمان نوازی کا تجربہ حاصل کرے تو اُسے فی الحقیقت محسوس ہوگا کہ
اپنے واجبی ضروریات کا بہی اظہار کرنا ظلم ہے مجہ سے ایک ہفتہ پیشتر ایک نامہ نگار
کو سواری کے لئے گھوڑا دیا گیا تہا اور دوسرے نامہ نگار کو ایک گول ڈیڑہ مین اُن

نامہ نگارون پر ان چیزون کے متعلق اعتراض نہین کرونگا کیونکہ وہ جس طرح میری بہی خواہ ہین اسی طرح ترکی کے مگر یہ ضرور کہون گا کہ ہم لوگون کو اپنی خوش قسمتی سے ایسے شریف اسٹاف سے واسطہ پڑا ہے جنہون نے خندہ پیشانی سے یہ چیزین نذر کین ورنہ دنیا مین کوئی دوسری فوج نامہ نگارون کو ان چیزون کے مفت دینے کا خواب مین بہی خیال نگریگی نامہ نگار واجبی طور پر فوج سے جو طلب کر سکتے ہین وہ خوراک ہے بشرطیکہ وہ باضابطہ مقرر کئے گئے ہون یہان نامہ نگاران کو حرکات وسکنات کی اسقدر آزادی حاصل تہی کہ وہ گویا خود مختار حکمران تھے مگر اسوجہ سے کہ ترکی فوجون کا تسلط ایک بہت بڑے میدان پر تھا اور ذرایع احمال و انتقال محدود اس لئے نامہ نگارون کو خاطر خواہ جنگ کی حالت دیکھنے مین کامیابی نہین ہوئی ورنہ ترکون کی فیاضی اور کشادہ دلی تو اس سے ظاہر ہے کہ برٹش رعایا کا ایک ایسا شریف آدمی بہی میدان کارزار مین موجود تہا جو مشرق قریب کا متوطن تھا اور بلا ایسے کاغذات کے جسے اخبار کا نامہ نگار ہونا ثابت کیا جا سکے وہ اپنے آنے کی وجہ کتاب کی تصنیف کی نسبت ظاہر کرتا تہا یہ شخص قابلیت اور وسیع معلومات رکہنے کے علاوہ مشرق مغرب اور ہندوستان کا بہی سفر کر چکا تھا مگر جنگ کے متعلق کوئی تجربہ نہین رکہتا تہا حتی کہ فوجی معاملات کی معمولی باتون سے بہی واقفیت نہین تہی باوجود اسکے کہ اُسکی نسبت معلوم ہو چکا تہا کہ اُسنے اُس پارٹی کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی ہے جسکا فتحی بے جان نثار حامی ہے اُسے ترکی اسٹاف کے امراء علی نے اعلیٰ اور ہر قسم کا اخلاق برتا بلکہ اسے ترکی مدافعانہ لائن کے دیکہنے کی اجازت بہی دیگئی جنکی نسبت مین پورے طور پر یقین رکہتا ہون کہ وہ ان معلومات کو بری طرح استعمال نہین کریگا ساتھ ہی اس کے مین اسے مبارکباد دیتا ہون کہ اسنے اپنی خوش قسمتی سے عزیزیہ کے جیسے بامروت اور مہربان افسرون کو پایا ورنہ مہذب دنیا مین کسی جگہ بہی ایک معمولی نامہ نگار کو جو باضابطہ وثایق کی بنا پر فوج مین

تعنیات ہو مرضی کے مطابق میدان جنگ مین گھومنے اور آنے جانے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے گی مین اس بات کے ظاہر کرنے پر مجبور ہون کہ زمانہ حال کی جنگون کا تجربہ رکھنے والے شخصون کی نظر مین اجنبیون سے ترکی اسٹاف کا بامروت برتاؤ مناسب اخلاق کی حد سے آگے بڑہگیا تہا اور اسمدرجہ پر پہونچگیا تہا کہ بیہودہ اور لغو خلق کہا جاسکے۔

مین نے اس موقعہ کو غنیمت سمجہکر ایک اوٹ کرایہ پر کرلیا ایک چھوٹا سا کاروان شام کیوقت بسر کرونگی ایک ایسی زندہ دل سارجنٹ کے عزیز یہ جانیوالا تہا جو ایسا متین شخص تہا کہ نہ کسیذ افسر و نمین کم پایا جائیگا اور جسے افسر اور ڈاکٹر افندی کے نام سے مخاطب کرتے تھے یہ شخص فرانسیسی زبانکے چند لفظ جانتا تھا اور جب کبہی مجہسے ملتا حتی کہ آدہی رات کو بہی گڈ مارننگ کہتا۔ یہ سارجنٹ عربون سے بحسن اخلاق پیش آتا تھا اور عرب بہی بظاہر اسکا خیال کرتے تھے و نیز اس کے احکام کی جلد تعمیل ہمنے طاہر بے کو الوداع کہی اور دوسرے آدمیون سے بہی رخصت ہوے اطالین قیدیونسے بہی کچہ بات چیت کی بی نے چلتے وقت زیادہ تر نا ملائم جملہ پڑہکر مبارک اپنی زبان سے ادا کیا ہم شمال کیجانب روانہ ہوگئے اطالین اسیران جنگ ہمارے پیچہے پیچہے غمگین نظرون سے دیکہتے ہوے آرہے تہے ان بیچارون کو سالگذشتہ کے بڑے دن کب یہ خیال گذرا ہوگا کہ سال آئندہ مین عید کا دن غاریان کے غارنشین لوگون مین بحالت اسیری گذرے گا۔

پہلون کی خوشبو سے لدی ہوئی ہوا آہستہ آہستہ چل رہی تہی اسمرتبہ ہمارا سفر اتار پر تہا ایک مرتبہ بظاہر نہ ختم ہونیوالا صحرا کا ایسے نیچے پہیلا ہوا دیکہا اور اسمرتبہ بہی توپ کی دہیمی گرج سنائی دی راستہ مین دو عرب عورتین اور عورتونسے ملاقات کرتی ہوئی دکہائی دین ان عورتون نے ایک دوسرے کو پرندون جیسی الفت سے پیار کیا قبل ازین ان عورتونکا طریقہ اظہار محبت نہین دیکہا تہا اسلئے مینے خیال کیا کہ سب باہمدگر رشتہ دار ہونگی کیونکہ عام قاعدے کے مطابق ایک عورت دوسری کے پاس سے بدون سلام و دعا کے گذرتی دیکہی گئی تہی اور جب وہ راستہ مین ہمارے قریب پہونچتی تہین تو اپنے چہرون کو بخوبی فرجہ کے اندر چہپا لیا کرتین تین بجے سورج غروب ہونیسے پیشتر ہم فندق پہونچگئے تہے مین یہ دیکہکر

مایوسی ہوئی کہ اُس خوبصورت حجرہ مین وہ عرب خاندان جنکی مجموعی تعداد سمیت بچون کے دس آدمیون کی تھی مقیم تھے اگر ہم انہین وہان سے نکال بھی دیتے تو اُن کے قیام کی نفرت دلانیوالی نشانیان پاتے اسلیے ہمنے صبر اور بڑے دن کی نیک نیتی کے ساتھ خاموشی اختیار کرتے ہوے دوسرے کمرہ مین قیام کیا شریف سارجنٹ نے جو کچھ ممکن ہوسکا ہمارے لیے راحت کا انتظام کیا ایک عرب کو نکالنے کے بعد جو کمرہ مین میری پائتین آن کر بیٹھ گیا تھا مین نے سارجنٹ اور اسکے آٹھ ساتھیون مین سے چار پر زور دیا کہ وہ ہمارے ہی کمرہ مین سوئین ہمارے کمرہ مین آگ جلانے کیوجہ سے وہان اس کثرت سے پسو تھے کیا کہ ہم اندھے ہوے جاتے تھے کیونکہ وہان نکلنے کیواسطے سوا دروازہ کی اور کوئی راستہ نہین تہا ہم سب نے نزدیک بیٹھکر کہانا کہایا اور چارپی سونے کے واسطے لیٹے ہی تہے کہ ہمپر کیڑے حملہ آور ہوے اور ہمارے تمام بسترون اور کپڑون کے اندر پہیل گئے اور کاٹنا شروع کیا سب لوگ جسم کہرنچنے لگے حتی کہ بی بیچارہ نے کراہنا شروع کیا مینے اپنے بستر کی چادر اتار کر اسے دی ۱۹۱۱ء کے بڑے دن کی رات کا جب کبھی مین خیال کرتا ہون تو میرے جسم مین سوزش ہونے لگتی ہے ایک گھنٹہ اس تکلیف مین گذار کر بی اور سارجنٹ اپنے بستر ونسے اُٹھ بیٹھے اور باہر برآمدہ مین جاکر طلوع آفتاب تک وہین جسم کہرنچنے اور رگڑتے رہے انکے قریب ہی ایک چھوٹی سی دیوار کے نیچے ایک عرب خاندان اسطرح سے شب باش تہا کہ درمیان مین ماں باپ اور چار و نطرف چھوٹے چھوٹے بچے اور ان کو بڑے بچے محاصرہ کیے ہوے پڑے تہے غریب بی جو موسم اور وقت کے رواجی محسوسات کا خوگر ہے گہر پہونچنے کیلیے بیچین ہورہا تہا اور گذشتہ رات کی تکلیف فراموش نہین کرسکتا تھا اور جیساکہ اُسنے کہا وہ بڑے دن کی رات مین کچھ لطف نہین اٹہا سکا حقیقت مین یہ بہت برا ہوا کہ اسے ایک بڑے تہوار کی رات کو شب خوابی کے کمرے سے کیڑون نے بے عزتی کے ساتھ نکالدیا مین نے اُس سے بیان کیا کہ بقول مارک ٹوین ایک ہوٹل کی ساری مکھیان متحد ہوکر چاہین تو وہ مسافر کو بستر سے کھینچکر نیچے گرا سکتین ہین مین نے اس کی جسمانی اور دلی تکلیف کو کم کرنے کی خاطر کیڑے مکوڑون کے لطیفے بیان کیے اور سر دلفرو لاسن کے اس فیاضانہ قول کو بھی نقل

کیا کہ مکھیان اپنی ذات سے مکروہ نہین ہین بلکہ انکا طریقہ زندگی مکروہ ہے لیکن میری ہر ایک
کوشش جو ظرافت اور دل لگی پر مبنی تھی بی کیلئے کار آمد ثابت نہین ہوئی کیونکہ بڑے دن
کے موقعہ پر کہان تو انگلستان کی چہل پہل غپ شپ چکھتی ہوئی شراب قسم قسم کے لذیذ کہانے
صاف ستھرے کپڑے اور نرم گرم بستر وغیرہ وغیرہ اور کہان ہماری موجودہ ذلیل اور درد
ناک حالت ان دونونکا باہمی اختلاف خود دردناک تھا بہرصورت ہمنے گرم گرم قہوہ کا ایک
ایک آب خورہ پیا اور کچھہ ناشتہ کیا جسکی وجہ سے دلکی اور مذاق کے مقابلہ مین زیادہ آرام ملا اور جب
فرشتہ رحمت جیسے کارکن فتحی بے کے بہیجے ہوے گھوڑے ملگئے تو ہمارے حواس بجا ہوگئے غاریان
کے مہربان افسر نے بغیر ہماری اطلاع کے ہیڈ کوارٹر کو بذریعہ تار اطلاع بہیجدی تہی کہ ہم پیدل
روانہ ہوگئے ہین اسکا یہ نتیجہ تہا کہ رات رات ہماری لیے دو گھوڑے بہیجے گئے جو صبح ہی سواری کیلئے
تیار ملے جنکی بدولت ہم اپنے پرانے ہیڈ کوارٹر مین پہونچگئے جہان ہمین ہیضہ کے پہوٹ نکلنے
کی خوفناک خبر ملی جسکی ابتدا ایک دن پیشتر ہوئی تھی اور چوبیس گہنٹہ مین چودہ آدمی مبتلا ہوے
تہے جس کمرہ مین ہم سوئے تہے اسکے باہر چار شیشین ہیضہ کے مریضون کی موجود تہین تحقیقات
سے ثابت ہوا کہ مریض عرب ایک رات قبل ایک جنوبی گانون مین شب باش رہے تھے اور
کسی مؤثر کنوئین کا پانی سب نے پیا تہا گو یہ تحقیق ہوگیا کہ یہ مرض عزیزیہ کے پانیکی خرابی کی
وجہ سے پیدا نہین ہوا تہا تاہم اس مرض کا فوری اثر کیمپ کیواسطے خطرناک تھا اسلئے فوراً ہلال
احمر کے ڈاکٹرون نے بڑی مستعدی سے اپنا کام شروع کیا تمام بازار کی جگہ غلیظ اونٹون اور تاجرون سے
صاف کرکے از سر نو بازار کو فاصلہ پر قائم کیا گیا اور دونون کنون مین پرمین گینٹ آف پٹاس ڈالا
گیا اسپر بھی پانی جوش دیکر یا فلٹر کرکے کام مین لایا جاتا تہا غلیظ اونٹون اور شتربانون سے فوجی
کیمپ کے صحن کو بھی صاف کیا گیا تب کہین جاکر فرشتہ اجل کا ہاتھ جلد ہی رک گیا اور میرے باقی
ماندہ زمانہ قیام طرابلس مین عزیزیہ یا غاریان کے کمپون کے اندر اور کوئی کیس ہیضہ کا نہین
ہوا یہ مرض جسقدر جلد شروع ہوا تھا اسیقدر جلد ختم کردیا گیا اور ہمارے دلونسے ایک بہت بڑا

اندیشہ اٹھگیا جن لوگون نے اس مرض کے مریضون کو دیکھا ہے وہ بخوبی سمجھہ سکتے ہین کہ مشرقی حالات مین یہ لفظ کیا معنی رکھتا ہے اور کس طرح استفراغ اور بے انتہا درد ہوتا رہتا ہے ہونٹ نیلے ہو جاتے ہین اور پھر موت سے قبل تکلیف کو کم کرنیوالی بے ہوشی طاری ہوجاتی ہے اور سب سے زیادہ یہ کہ ان لعشونکی تدفین مین جو الون عیسی بے پرواہی عمل مین آتی ہے۔

بڑے دن کے ایام مین یہ ایک دوسرا سن سنی خیز واقعہ پیش آیا جب سے اطالیون نے شہر طرابلس پر قبضہ کیا ہے سلطانی فوج کے ملازم عربون کی ایک تعداد کو اپنا حلیف دار بنا لیا ہے مجھے ہمیشہ سے اس نالائقانہ اور بیجا حرکت سے نفرت رہی ہے کہ کوئی قوم دشمن کے غلام لوگون کی جماعت کو اپنی اغراض کا آلہ بنائے مجھے خوب معلوم ہے کہ ہمنے بھی جنوبی افریقہ مین پانچ شلنگ اون مشہور عام قومی جاسوسون کو دیکر اس مکروہ فعل سے پرہیز نہین کیا تھا جنہون نے ضرورت کی حالتمین اپنے ملک اور ابنار ملک سے مخالفت اختیار کرنی تھی فی الحقیقت یہ مشکل ہے کہ ان حرامزادون کی زیر انتظام لائی ہوئی فوج کی تیاری کی کوئی معقول وجہ بتائی جاسکے

تین اطالوی جاسوسونکی ایک جماعت کو عین زارہ کے قریب ایک ترکی پیر دل نے گرفتار کر لیا معلوم ہوجانیپر ان لوگون نے اپنے آپ کو حوالہ کر دینے کے مقابلہ مین لڑنا پسند کیا آخر کار ایک اطالوی النسل جاسوس مارا گیا اور دو عرب جاسوس زندہ گرفتار کر کے عزیزیہ لائے گئے جنکی نسبت معلوم ہوا کہ اطالین فوج مین ملازم ہین اور تا حال عثمانی خزانہ سے بھی تنخواہ پاتے رہے ہین اور یہ جاسوس وقت گرفتاری اس ذراسی تبدیلی کیساتھ ترکی نیلی وردی پہنے ہوے تھے کہ بجاے ترکی نشانون کے کالرون پر اطالوی نمبر لگائے ہوے تھے نشاط بے کے کمرہ مین کورٹ مارشل منعقد ہوا اور پیٹھ پر ہاتھ بندھے ہوئے دونون ملزم پیش کئے گئے جرم کے متعلق کوئی شبہ تھا نہ صفائی لہذا باضابطہ پھانسی کی سزا تجویز کی گئی اثنا تحقیقات مین کمانڈر الجیف کے یہ دریافت کرنیپر کہ انہون نے سلطانی اطاعت کی حلف کی کیون خلاف ورزی کی تھی ان دونون مین سے زیادہ عمر کے شخص نے کہا کہ بال

بچون کے فائدہ کی خاطر لیکن جیسا کہ ظاہر ہوا اس عذر مین معقولیت نہین تہی کیونکہ اسے اطالوی خزانے سے جو تنخواہ ملتی تہی وہ اس سے زیادہ نہین تہی جو ترک ادا کرتے رہے تہے دوسرے کم عمر مجرم نے صرف یہ ہی کہا کہ مین مجرم ہون اور میرے پاس کوئی عذر ہی نہین ہے مین اپنے آپ کو کورٹ کے رحم پر چھوڑتا ہون اور باقی ماندہ کیلئے خدا سے رحم کی درخواست کرتا ہون دونون مجرم تحقیقات کے وقت ثابت قدم رہے اور انسے کسی قسم کی لغزش ظاہر نہین ہوئی کم عمر آدمی نے ابتدائے کارروائی مین سگرٹ مانگا حتی کہ سزائے موت کے سنائے جانے کے بعد بہی باطمینان سگریٹ پیتا رہا رات گذارنے کیلئے دونون مجرم ترکی لائنون کو بہیجدئے گئے اور دوسرے دن سات بجے صبح کے دونون مجرمونکو علیحدہ علیحدہ بغرض تشہیر سنت بنی آدم اور بنی عشیر مین کہجور کے درختونسے لٹکا کر پہانسی دیدی گئی تاکہ اُن تمام لوگون کو جو موجودہ ضرورت اور خطرہ کی حالت مین اپنے مذہب سلطان اور ساتہیون کو دغا دینے کے لئے لالچ دئے جائین عبرت حاصل کرنے مین مدد دے وہ سب سے بڑا دغاباز حسونہ پاشا جو نسلاً ترک اور مذہباً مسلمان معاشرتاً گورنمنٹ عثمانیہ کا نمک خوار ہے اپنے ایسے بیٹے کو جو ترکی افسر تہا نمکحرام بنانیکی کوشش مین ناکامیاب رہا اُسکا بیٹا باپ سے ناراض ہوکر جنگل کو نکل گیا اور اپنے رفیقون کے شریک حال ہوکر مثل سلطان کے ایک سچے سپاہی کے اوسوقت تک دشمنون سے لڑتا رہا جبتک کہ اُس نوجوان کی زندگی کو بیوقت موت کے ہاتہنے جو بخار کی وجہ سے دور دراز پہاڑ مین واقع ہوئی تہی قطع نہین کیا جسکا نام سچے بہادرون اور ملکی جان نثارون کو تا ابد افسوس رہے گا۔

باب ششم

سرحد کو واپسی

عزیزیہ پہونچنے پر ہمین معلوم ہوا کہ ٹیلہم اور اوسلر فندق بنی غشیر چلے گئے تھے اور سپنگ رائٹ نے شدید پیچش سے حال ہی مین افاقہ پانا شروع کیا تھا مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس ملنسار اخبار نویس کے وفادار ملازم سلیم نے اپنے آقا کی تیمارداری مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا تھا موسی بے نے سپنگ رائٹ کو عارضی قیام کے لیے ایک کشادہ اور آرام دہ خیمہ عنایت کیا تھا۔ جو مرض کی حالت مین خصوصیت سے آرام و آسایش کا باعث ثابت ہوا۔ گو مریض کو افاقہ ہونا شروع ہو گیا تھا تاہم مینے زیادہ اصرار کیا کہ وہ دوسرے ہی دن میرے ساتھ عزیزیہ سے روانہ ہو جائے۔ سپنگ رائٹ نے پہلے ہی سے روانگی ٹیونس کا ارادہ کر لیا تھا تاکہ وہان پہونچکر پوری شفا حاصل کرنے کے بعد کپڑے وخوراک مہیا کر کے دوبارہ ترکی فوج سے آملے چنانچہ میرے مشورہ نے جلد روانہ ہو جانے پر اُسے بالکل ہی مستعد کر دیا میرے دوست نے پیچش جیسے جلد صاحب فراش کر دینے والے مرض کو قابل تعریف مستقل مزاجی سے برداشت کیا تھا لیکن پھر بھی یہ نہایت ضروری تھا کہ وہ جلد کیمپ کی جراثیم سے مؤثر شدہ سرزمین سے علیحدہ

ہوکر بیابان کی صاف اور کھلی ہوئی ہوا مین زندگی بسر کرے۔ علاوہ ازین اس کی ہمسفری میرے لیے لطف صحبت کو پُر مسرت بنا نیوالی تھی۔

شیخ بیرونی کی عنایت جو سپنگ رائٹ کا دوست تھا بدین وجہ قابل شکرگذاری ہے کہ اُس نے بیس فرانک کی حقیر رقم پر ایک اونٹ ہمارے لیے کرایہ پر دلوادیا۔ حالانکہ آج کل اونٹون کا کرایہ بہت گران ہو رہا ہے۔ ایک اور اونٹ سپنگ رائٹ کی سواری یا یون کہیے کہ اُس کے لیٹنے کے لیے کرایہ کیا گیا۔

دوسرے دن پریشان کن تاخیر ولیت ولعل سے بکوشش چھٹکارا حاصل کرنے کے بعد دو بجے کے قریب ہماری روانگی کا وقت آگیا چنانچہ مین فتحی بے سے مختصر الوداع کہنے جس جدا ہونا خالی از افسوس نہ تھا کونک گیا۔ لیکن یہ معلوم کرکے بہت افسوس ہوا کہ یہ شاندار افسر جس کی متعدد شاندار خدمات اپنے ملک کا واجبی شکریہ حاصل کر رہی ہین بخار مین مبتلا ہوکر صاحب فراش ہو رہا تھا تاہم مینے اپنے دل کو ہلال احمر کے تین ڈاکٹرون کی اس رائے سے تسکین دی کہ فی الحال بخار مین خطرہ کی کوئی علامت نہین پائی جاتی۔ اگرچیکہ اطالوی اخبار نویسون کی دروغ بیانیان متعدد مرتبہ فتحی بے کو قتل کرچکی ہین تاہم مجھے یقین ہے کہ میرا دوست جلد صحت یاب ہو جائیگا۔ مجھے شبہ ہے کہ فتحی بے کے بخار مین شدت کا باعث وہ غلہ سے لدا ہوا کاروان ہوا تھا جسے سرحد پر فرانسیسی افسرون نے متلون مزاجی سے روکدیا تھا۔ اس کاروان کو جو ولایت طرابلس کے لیے غلہ لارہا تھا دو ہفتہ سے زیادہ مدت تک سرحد پر پڑا رہنا پڑا اور جیسا کہ بعد مین ظاہر ہوا ہمنے فتحی بے کو جو تسکین دلائی تھی وہ صحیح ثابت ہوئی یعنی کاروان کو طرابلس مین داخل ہو جانے کے چند ہی دن بعد اجازت ملگئی فتحی بے نے اپنی مسلسل جان کاہیون اور متواتر جسمانی تکالیف کی موجودگی

مین بھی ہمارے آرام کا خیال رکھا تھا علاوہ اسکے کہ میرے لیے بلا میری درخواست زوارہ تک سواری کے لیے گھوڑا دیا تھا اُس نے یہ حکم بھی دیا کہ طاہر بے کے ذریعہ سے ہمارا تعارف مانشیر گاز ٹوٹ سے کرایا جاوے جو ہمارے کاروان مین شریک ہونیوالا تھا۔ اس اجنبی ہمسفر کی صحبت میرے لیے سفر کی ابتداء سے انتہا تک بھی خوشی کا باعث ثابت ہوئی مانشیر تھاڈی گاز ٹوٹ پولینڈ کا ایک ممتاز ادیب ہے۔ جو اسلام کے متعلق اپنی ایک تصنیف کے لیے مشہور ہے۔ کتنے کم اشخاص اس امر سے واقف ہین کہ ولنا اور پولینڈ کے دوسرے قصبون اور گانوون مین ایک لاکھ مسلمان آباد ہین؟ یہ بیان خالی از دلچسپی نہوگا کہ مانشیر گاز ٹوٹ کا اسلامی نام سیف الدین ہے۔ یہ صاحب یورپ مین اسلام کی اس مغربی چوکی کی عجیب آبادی کے بڑی گرمجوشی سے مداح و معاون تھے ولنا اور اسکے ملحقات مین اشاعت اسلام کی دلچسپ و مختصر تواریخ یہ ہے کہ ۱۳۱۲ء مین اسلام کے ابتدائی رہنما کریمیا سے پولینڈ مین پہونچے۔ اِن کے بعد اور مسلمان تارک الوطنون نے قرب و جوار کے سزاروں سے مدت تک تبیغ زنی کرکے کریمیا ہی سے مغرب کی جانب پیشقدمی کی۔ قوم پول نے اِن نوواردون کا خوشی سے استقبال کیا جنہون نے اِس حسن سلوک کے عوض اپنے اِس نئے ملک مین فوجی ملازمت خوشی سے منظور کرلی۔ فریقین مین کسی ایک کو بھی اِس سودے مین کوئی شکایت پیدا نہین ہوئی مسلمانون نے عمدہ شہریون کی طرح سکونت اختیار کرکے اِس نئے وطن کی خدمت وفاداری سے انجام دی۔ قوم پول نے مسلمانون کے سربرآوردہ خاندانون کو اپنے ملک کے موروثی امرا کی فہرست مین شامل کیا اور اُن کے قیام کو زیادہ مستقل بنانے کی خاطر مزدور اور ملبہ دیکر مساجد تعمیر کرا دین۔

جن مین سے پچاس مسجدین قدیم پولینڈ کے مختلف حصون مین ابھی تک موجود ہین۔ عیسائیون نے بھی مسلمانون کی فوجی ملازمت اختیار کی چنانچہ بہت سے پول عیسائی عثمانی فوجون مین ملازم رکھے گئے۔ جنگ کریمیا کے زمانہ مین سلطان کے پاس دو رسالے اوروکا سک کمپنیان ایسی موجود تھین جن مین صرف عیسائی بھرتی کئے جاتے تھے۔ یہ رجمنٹین جو زیادہ تر روسی پولینڈ کے باشندون پر مشتمل تھین اور جن کے مخصوص علم پر صلیب اور ہلال دونون اپنی ہمنشینی سے ایک خاص امتیاز پیدا کرتے تھے۔ روسی گورنمنٹ کی نظر مین کھٹکنے لگین۔ چنانچہ ۱۸۷۶ء مین جنگ سے تھوڑے ہی عرصہ پیشتر سلطان عبدالحمید خان نے اپنے اس حصہ فوج کو روسی گورنمنٹ کے دباؤ سے تخفیف کر دیا۔ ولنا اور اُس کے قرب وجوار مین عیسائی اور مسلمان آج کل بھی باہمی حسن سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہین۔ مسلمانون کی بیویان اور بیٹیان سوسائٹی مین آزادی سے ملتی جلتی رہتی ہین۔ مسلمان بچون کو اکثر اوقات پال اور پیٹر کے عیسائی ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ قوم پول کے جب دو شخص آپس مین ملتے ہین تو انکا مروجہ سلام اسلام کے پرانے اصول اسلام علیکم سے شروع ہوتا ہے۔ جس کے جواب مین "حضرت عیسٰی کی رحمت ہمیشہ ساتھ رہے" کہا جاتا ہے۔ اور اگر ایک مسلمان اپنے عیسائی دوست کو سلام کرتا ہے تو وہ ہمیشہ مذہب عیسائیت کے اصول کے مطابق سلام کی ابتدا کرتا ہے۔ ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے سلام کے جواب مین "ہمارے پیغمبر کی رحمت ہمیشہ ساتھ رہے" کہتا ہے یعنی بجائے حضرت عیسٰی کی رحمت کے "ہمارے پیغمبر کی رحمت" جواباً کہا جاتا ہے۔ اسلام کا کوئی پیرو حضرت عیسٰی کی رفیع الدرجاتی مین شبہ نہین کر سکتا ہے۔ کیا پیغمبر اسلام نے حضرت عیسٰی

کو روح اللہ کہکر مخاطب نہین کیا ہے؟ اور اس تعریف کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰؑ کو اپنے اوپر[علہ] زیادہ ترجیح نہین دی ہے؟ حضرت عیسیٰؑ کو مسلمان لوگ درحقیقت روح اللہ خیال کرتے ہین۔ لیکن ایسے تعلیم یافتہ عیسائیون کی تعداد کسقدر کم ہے جو اسلام کے متعلق ادنیٰ معلومات حاصل کئے بغیر حورون اور کثرت ازواج کے مسائل پر بیہودہ بکواس شروع کرتے ہون اور کافی معلومات حاصل کرنے کے لیے اپنے آپ کو تکلیف دینا پسند کرتے ہون۔ متعصبانہ عقائد کے سلسلہ مین عرض کرنا چاہتا ہون کہ اس سے زیادہ بے بنیاد کوئی دوسرا تیقن نہین ہو سکتا کہ ترکون پر مروجہ نکتہ چینی کے مطابق مذہبی تعصب کا الزام لگایا جائے۔ اسلام کو متعصبانہ مذہب قرار دینا واقعات اور تواریخ کا صریحی بطلان ہے۔ احکام قرآنی مذہبی معاملات مین وہ کامل آزادی گوارا کرتے ہین جو رومن کیتھولک اور پراٹسٹنٹ دونون فرقون سے اصول اور عمل مین بہت زیادہ آگے بڑھی ہوئی ہے۔ سلطنت عثمانیہ مین یہودیون کو وہ شرمناک تعصب کبھی برداشت کرنا نہین پڑا جو یوروپ کے تقریباً تمام عیسائی ممالک مین انسے روا رکھا گیا ہے آرمینیا کے قتل عام جن پر تمام روشن خیال ترک سلطان عبدالحمید خان کے مردہ زمانہ کی سب سے بری یادگار کی حیثیت سے افسوس ظاہر کرتے ہین مذہبی خیالات سے عمل مین نہین لائے گئے تھے۔ کیونکہ یونانی اور شامی اور دوسرے عیسائی جو آرمینیون کے محلون مین رہتے تھے اس خوفناک زمانہ مین بالکل محفوظ رہے۔ اگر کوئی شخص قرآن کی معتدل مزاجی کا ان عیسائی فرقون کے عام رجحان سے مقابلہ کرے جو پیغمبر عربی کے ہمعصر تھے بلکہ مابعد زمانہ سے بھی اگر مقابلہ کیا جائے تو اس کو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) صاحب کی معتدل مزاجی اور دوسرون کے لیے کشادہ دلی دیکھکر تعجب ہوگا۔ گو عیسائیون

[علہ] مصنف کا یہ ایک کہا خیال مسلمہ خیر کو ناحق پر مبنی ہے۔

کے بڑے تیوہار کے موقعہ پر جب حضرت مریم اور حواریون کی مورتون کا پیرا[1]
کی گلیون مین جلوس نکالا جاتا ہے ترکی فوجون کا انھین سلامی دینا قرآن
کی خلاف ورزی ہے جو کسی قسم کی تصویر یا مورت کی تعظیم کرنے سے بدینوجہ
ممانعت کرتا ہے کہ ایسا کرنا باعث تقویت بت پرستی ہے تاہم یہ خوش
خلقانہ فعل ایسی کشادہ دلی پر مبنی ہے جس کی مثال عیسائی دنیا مین کم پائی
جاتی ہے۔ ہمین اپنے روشن خیال ملک انگلستان مین ایک دفعہ یہ ضروری
معلوم ہوا تھا کہ ایک اسی قسم کے جلوس کی جسے ایک عیسائی چرچ نے انگلستان
مین نکالنا چاہا تھا مخالفت کیجائے۔ قبل اسکے کہ ہم اورون پر تعصب کا
الزام لگاکر نفرت کرین ہمین چاہیے کہ ہم اپنی کوتاہ بین آنکھون سے تعصب کے
شہتیر نکال ڈالین۔

مانشیر گازٹ کے لطف صحبت مین سفر کی تکلیف بہت کم ہوگئی تھی
یہ شخص جوش اور فخر سے شوپین باڈی رف اسکی میڈم۔ کیوری۔ و دیگر
پول مشاہیر کے متعلق گفتگو کرتا رہا یہ شخص نہایت ذی علم اور روشن خیال
موسیقی مین پورا ماہر تھا اور اپنے تمام کمالات کو سالہا سال سے ترکی
کی نئی تحریک کے لیے وقف کرکے اسکے متعلق مختلف خدمات انجام دیتا
رہا تھا۔ ہمارا سفر واپسی ایسی سرزمین سے شروع ہوا تھا جو نمناک اور ہانی سے
جا بجا کم وبیش بھری ہوئی تھی۔ ہمنے سپنگ رائٹ کو آرام دہ طریقہ پر
گٹھری بنا اونٹ پر لادکر پیشتر ہی روانہ کردیا تھا۔ لیکن مین پیچھے اسوجہ سے
ٹھہرا رہا کہ اپنے گھوڑون کے لیے چارون کا دانہ خریدلون ہماری اگلی پارٹی
نے بیابان مین راہ گم کرکے آوارہ گردی شروع کردی تھی۔ لیکن ہم اس

[1] شہر قسطنطنیہ کا وہ حصہ جس مین عیسائی آباد ہین ۱۲

امر سے مطلع ہوئے بغیر بیرطرین مین پہونچکر اوسی جگہ مقیم ہوے جہان پہلے ٹھہرے ہوئے تھے۔ دو گھنٹہ کے بے چین کر دینے والے انتظار کے بعد ہمارا مریض رفیق سفر بھی ہم سے آملا چنانچہ مینے اُس کے لیے بکوشش بھیڑ کا تازہ دودھ مہیا کیا۔ واضح رہے کہ ملک طرابلس مین مینے اپنے سارے زمانہ قیام مین پہلی مرتبہ اسیوقت تازہ دود دھد دیکھا تھا جو سپنگ رائٹ کی موجودہ حالت مین اس کے لیے موزون خوراک تھی مینے یہ دیکھکر کہ ایک عرب گازٹوٹ کے بستر پر لیٹنے کی تیاری کر رہا ہے کسی قدر تیزی سے اسے باہر نکل جانے کے لیے ڈانٹ کر کہا۔ لیکن یہ معلوم ہونے کے بعد بہت لطف آیا کہ یہ عرب دراصل خود گازٹوٹ تھا جو ایک سفید لبادہ اور کان ٹوپ سردی سے محفوظ رہنے کی خاطر پہنے ہوئے تھا ہمارے کاروان کے اور ممبرون مین علاوہ دو ٹیونسی باشندون کے فزان کا ایک اسکول ماسٹر بھی تھا جو قسطنطنیہ جارہا تھا۔ اس اسکول ماسٹر کے پاس ماؤزر رائفل تھی اور کارتوسون کی ایک پیٹی اپنے سینے سے لٹکائے ہوے تھا اور گو یہ اکثر چھوٹے چھوٹے پرندو پر فیر کرتا رہا لیکن اسکا کوئی نشانہ کارگر ثابت نہوا تاہم اس شخص کی عام حالت فوجی قابلیت اور مزاج کی سختی ظاہر کرتی تھی۔ شام کے چار بجے ہم لوگ زاویہ پہونچ گئے جہان کے عرب قائم مقام[1] نے ہمارا بڑی عزت سے استقبال کیا اور مجھے اپنے پاس کچہری مین بٹھایا جہان اسوقت اہل معاملہ کا ایک گروہ موجود تھا۔ یہان بیٹھے بیٹھے مجھے اوس موقعہ کا خیال آیا جبکہ آخری مرتبہ بحیثیت ایک مجسٹریٹ کے بین سہ ماہی سشن کا اجلاس کر رہا تھا۔ چنانچہ مین بے اختیار

[1] قائم مقام بمعنی تحصیلدار ۱۲

اُس اختلاف سے سُکرادیا جو اکسفورڈ کے کونٹی ہال کی آرایش و خاموشی اور موجودہ حالت کے شور و غوغا مین صریح طور سے نمایان تھا۔ یہ خدا ہی کو علم ہے کہ یہ قائم مقام مقدمات کا فیصلہ کس طرح کیا کرتا تھا مینے تو صرف یہی دیکھا کہ وہ فوراً اپنا فیصلہ سُنا دیتا ہے جس سے بظاہر ہر ایک شخص حتیٰ کہ وہ قیدی بھی جسے سزا دی گئی ہو مطمئن نظر آتا ہے یہان عدالت مین ایک لانبے قد کا داروغہ جیل جس کے ہاتھ مین ایک بڑی کنجی تھی موجود تھا یہ شخص فیصلہ سنائے جانے کے بعد بلا توقف قیدی کو باہر پہونچا دیتا تھا۔ جب ایک گھنٹہ اس عدالتی شور و غل کو سُنتے ہوئے گذر چکا تو مین عدالت سے اجازت حاصل کرکے بازار کے چوک مین تازہ ہوا کھانے کے لیے گیا۔ یہان پہونچکر مجھے محمد بے خوش قسمتی سے ملگئے جو سُنت بنی آدم کے افسر رسالہ ہین ہم دونون ترکی قہوہ پینے کے لیے ایک چھوٹے سے قہوہ خانے مین گئے جہان شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی ایک بڑی تصویر دیوار پر آویزان تھی۔ محمد بے اسوقت بہت خوش تھے۔ صاحب موصوف نے براہ مہربانی ایک خط اپنے بھائی کا جو بنی غازی مین انور بے کی ماتحتی مین کوئی خدمت افسری انجام دیتا رہا تھا دکھلایا۔ اس خط کا مضمون یہ تھا کہ برادر مذکور نے اطالیون پر حملہ کرکے علاوہ بہت سے آدمیون کو تہ تیغ کرنے کے ایک سو سپاہیون کو گرفتار بھی کرلیا تھا نیز یہ کہ اس مختصر لیکن شاندار کارروائی کے صلے مین۔ سُلطان نے اس افسر کو میجر کے عہدہ پر ترقی دی تھی۔ محمد بے اُسیوقت بنی آدم روانہ ہوجانیوالے تھے جہان اپنے دوست عارف بے کو دکھانیکی غرض سے تازہ خرمون کا ایک خوشہ اپنے ساتھ لیجانا چاہتے تھے کیونکہ عارف بے نے ابھی تک خرمے کا کوئی خوشہ نہین دیکھا تھا

اول الذکر نے مجھہ سے اٹھائیس دسمبر کو اُن دو آدمیون کے پھانسی دئے جانے کی کیفیت بیان کی جنکی نمک حرامی کا ذکر مین گذشتہ باب مین کر چکا ہون اور کہا کہ ان مین سے ایک کی پھانسی کے وقت مین خود بھی موجود تھا۔

ہمارے سکون اقامت مین تین جرمن افسرون کی دفعتہً آمد سے خلل پیدا ہوگیا یہ تینون افسر پوری فوجی وردیان پہنے ہوئے تھے امید جیسا کہ تعارف کے بعد ظاہر ہوا اُنسے ملاقات کرنا قابل از مسرت نہ تھا۔ دوران گفتگو مین معلوم ہوا کہ ایک صاحب جنکا نام لفٹنٹ پیرنگ تھا انگلستان کے خاندان پیرنگ کے رشتہ دار تھے دوسرے جرمنی پیرن وہال وگ اور تیسرے صاحب اُن کے بھائی تھے ان تینون شخصون نے صاف دلی سے اقرار کیا کہ وہ درحقیقت نامہ نگار نہین تھے تاہم انھون نے میرے اس سوال کا کوئی معقول جواب نہین دیا کہ اُن کے محکمہ جنگ نے کسوجہ سے اپنے تین افسرون کو بحالت ملازمت نامہ نگارانہ حیثیت سے طرابلس مین داخل ہونے کی اجازت دیدی تھی۔

مجھے ظاہری علامات سے معلوم ہوا کہ یہ اصحاب ہمارے ترک دوستون کی نظر مین کچھہ زیادہ وقعت نہین رکھتے تھے جنمین غالباً شبہ ہوگیا تھا کہ یہ جرمنی مواقع کے متعلق جاسوسی کی خدمت انجام دینے اور مدافعت کے عام حالات کی اطلاع اپنے وطن لیجانے کی غرض سے وارد ہوئے تھے عجیب جوئی کو بالائے طاق رکھدینے کے بعد بھی مین اس خیال سے باز نہین رہ سکتا کہ ان اصحاب کا میدان جنگ کو بھیجا جانا جرمن گورنمنٹ کی منظوری بغیر عمل مین نہین آیا تھا۔ جو ہر ایک ممکن ذریعہ سے ترکون کے دلون سے وہ خطرناک اثر دفع کرنا چاہتی تھی جو موجودہ حالت مین اُنکو جرمنی سے مدد نہ ملنے اور جرمنی کے اطالین باشندگان سلطنت عثمانیہ کی حفاظت اپنے ذمہ لینے کے باعث

پیدا ہوا تھا جب ہم پہلی مرتبہ رات کے وقت مغرب کی جانب سے زاویہ
مین داخل ہوئے تھے تو اُسوقت سُست رفتار اونٹون پر تکلیف دہ
سفر کے باعث بہت تھکے ہوئے تھے لیکن جب ہم یہان سے اپنے سفر
واپسی پر روانہ ہوئے تو اُسوقت صبح کا وقت تھا نسیم سحری چل رہی تھی۔
کھجور کے شاندار درخت آپس مین گلے مل رہے تھے ہم چند عربون کو ان درختون
سے لعمی نکالتے دیکھکر رُک گئے اور اس شراب یعنی درخت خرما کے قدرتی
شیرہ کو خرید کر پیا۔ یہ شیرہ بحالت تازگی بہت اچھا شربت ہوتا ہے۔
لیکن اسپر جلد ہی جھاگ آجاتے ہین اور اس حالت مین ایک انگریز کو
نسبت اپنی ابتدائی حالت کے زیادہ مرغوب ہوتا ہے بعض اوقات
یہ شیرہ راتون رات جھاگ لے آتا ہے جس کی وجہ سے مجھے خوف ہے
کہ طرابلس کے عرب جو اس عرق کے بہت شائق ہین مبادا اس کا
استعمال قران (مجید) کی منشا کے خلاف کرتے ہون
گو کسیطرح لفظی اجازت کا استخراج کرلین۔ گو ترکون کے اعلی گھرانون مین
شراب کی ممانعت عملی اثر مین موجود نہین ہے تاہم ادنی اور متوسط طبقات
کے مسلمانون کی بڑی تعداد میخواری سے بالکل پرہیز کرتی ہے۔ خلیج سودا
مین قیام کرکے مین الاقوامی بحری بیڑہ۔ ملاکسا۔ کا بلاک ہوس جب
تباہ کرچکا تھا تو اسوقت مجھے ایک زخمی ترک کے پاس سے گذر نیکا
اتفاق ہوا جس کی ران مین گولی لگی تھی اور جو پانی کے لیے چلا رہا تھا
مینے بلاکسی خیال کے تھوڑی شراب ایک پیالی مین بھر کر اسے دیدی۔
اس بیچارے نے اضطرار اور شوق کی حالت مین پیالی جلد میرے ہاتھ سے
چھین لی لیکن جب اُس نے دیکھا کہ بجائے پانی کے شراب ہے تو پیالی

واپس کردی چنانچہ مین کچھ دیر تلاش کرنے کے بعد اس کے لیے پانی لے آیا جس کو وہ بڑی رغبت سے بڑے بڑے گھونٹ بنا کر پی گیا۔ سمندر کے موجون کی آواز ہمارے کان مین عزیلات پہونچنے تک برابر آتی رہی جس سے طبیعت کو فرحت ہوتی تھی اور دل چاہتا تھا کہ منزل مقصود کا راستہ چھوڑ کر سمندر کی جانب چلا جاؤن اور وہان پانی مین جی کھولکر تیرون۔ لیکن میری خواہش عملی طور پر بجاے میرے گازٹوٹ نے پوری کردی یعنی وہ اپنا راستہ چھوڑ کر سمندر کیجانب بھاگ نکلا۔ چنانچہ اُسے تیر نیکا موقعہ ملگیا۔ طرابلس مین خرگوش بہت کم ہین لیکن مجھے آج کے سفر مین ایک خرگوش میرے قریب سے نکلکر بھاگتا ہوا دکھائی دیا۔ خوشبودار پھولون سے بکثرت لدے ہوئے درخت اس منزل مین بڑی تعداد مین دکھائی دیتے تھے مجھے انھین پھولون مین خوش وضع زرد پھول بھی دیکھے جو ریگستان مین جابجا موجود ہین۔ پتے اور کونپلین جو حال مین پھوٹنی شروع ہوئی تھین۔ نہایت خوشنما معلوم ہوتے تھے۔

ہر ایک شخص کو جو طرابلس مین سفر کرے جلد ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس ملک مین اجنبی شخصون کا گذر بالکل نہین ہوتا ہے۔ ترکون کے برخلاف جو تعجب ظاہر نہین کرتے ہماری آمد اُن قصبون یا گانوؤن مین جو راہ سفر مین واقع تھے لازمی طور سے عربون کے استعجاب کا باعث ہوتی تھی جب کبھی ہمارا گذر کسی عربی آبادی کے نزدیک ہوا تو کئی کئی عرب ایک ہی جگہ کھڑے ہوئے ہم سے یا ہمارے متعلق گفتگو کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات یہ بھی دیکھا کہ عرب لوگ چپ چاپ کھڑے ہمارے چہرون کو ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہین۔ اگر قیام کی طوالت سے تکلف اور اجنبیت مین کمی واقع ہو جائے

تو پھر یہ لوگ ہم سے ہمارے بوٹون ریوالورون وغیرہ کی قیمتون کے متعلق بات چیت شروع کر دیتے تھے - اگر روپیہ درحقیقت بدی کی جڑ ہے تو عام عرب کا اخلاقی معیار بہت اعلیٰ ہونا چاہیے - چھوٹی چھوٹی رقوم کا خیال ان دیسی باشندون کے ہر وقت دامنگیر رہتا ہے شتربان[1] اپنی مالی مشکلات ظاہر کرنیکا کوئی موقعہ بھی بدین خیال اپنے ہاتھ سے جانے نہین دیتا ہے کہ واجبی مقدار سے زیادہ رقم مانگنے مین یہ تکالیف اس کی مدد کا باعث ثابت ہون گی - علاوہ ازین ختم سفر پر بخشش ضرور طلب کیجاتی ہے - عربون کی پُرگوئی اسدرجہ بڑھی ہوئی ہے کہ یہ لوگ آگ تاپتے ہوئے بات چیت مین ساری رات گذار دیتے ہین لیکن اُن کی ساری گفتگو کا نتیجہ روپیہ اور صرف روپیہ ہوتا ہے - فرانک - پیاسٹر - مجیدی - صولدی - اور بخشش - یہ وہ مکروہ الفاظ ہین جو ہر وقت اُن کے ورد زبان رہتے ہین - شتربان گھنٹون آپس مین اُس حقیر مالی تفوق پر تیزی سے بحث کرتے ہین جو ایک شخص کو دوسرے پر مسافر سے زیادہ کرایہ وصول کرنے کے باعث پیدا ہوا ہو ایسی حالت مین یہ بھی بہت ممکن ہے کہ تنازعہ بحث کا مسئلہ صرف فرضی منافعہ کی اُمید پر قائم ہوا ہو اس قسم کے جھگڑے ہمیشہ جاری رہتے تھے - چنانچہ ایک ایسا ہی جھگڑا ہمارے شتربان اور دو ٹیونسی عربون مین اسقدر بڑھ گیا کہ یہ لوگ اپنی تقریباً بیکار بندوقین چلانے پر آمادہ ہو گئے تھے گائڈ نے یہ حالت دیکھکر دخل دینا مناسب سمجھا چنانچہ اُس نے تینون آدمیون سے جو غصہ مین بھرے ہوئے تھے بحیثیت خود مسلمان ہونے کے دریافت کیا کہ کیا انھین شرم نہین آتی تھی کہ میری یعنی ایک عیسائی کی موجودگی مین جو اُن کے ملک کا بھی مہمان تھا بغیر کسی معقول وجہ کے اخوت اسلامی

[1] شتربانون کا ذکر کرتے ہوئے لازم ہے مصنف کو یورپ کے دیہان آدمی کا خیال نہین کرنا چاہیے نہ صرف گاڑیبان وغیرہ ٹپ کے لیے ہر وقت منہ پھیلائے رہتے ہین بلکہ عموماً شتربان بھی ایسا ہی ہے خود مصنف کی خاطر اور پیسہ کی خاطر کرتا ہے

کو بالائے طاق رکھکر آپس مین دشمنی کا اظہار کرین۔ حالانکہ صرف دو میل کے فاصلہ پر اطالوی کشتون کا ایک جنگی جہاز موجود تھا پس ایسے وقت مین پیغمبر اسلام کے تمام سچے پیروون کو چاہیے کہ ذاتی اغراض کو ترک کرکے یکدل ہو جائین وغیرہ وغیرہ اس مناسب حالات گفتگو کا عمدہ اثر فوراً ہی پیدا ہوا چنانچہ ایک ہی منٹ مین ایک ہی بوتل مین سے یہ لوگ لغے پینے لگے اور دوستانہ سلسلہ کلام شروع کر دیا۔ میرے خیال مین یہ عرب لوگ ایسے بچے ہین جو کبھی بڑے نہین ہونگے اور نہ کچھ زیادہ پیارے ہی معلوم ہوتے ہون۔

طرابلس سے درحقیقت بیرونی دنیا بالکل ناواقف ہے۔ یوروپ مین کسی شخص نے دیکھا تو کیا۔ رکڈالن۔ زوارہ۔ زاویہ۔ یا غریانات۔ جیسے قصبون کا نام بھی نہین سنا ہے؟ یہ بالکل سچ ہے کہ حکامان طرابلس نے سیاحون کے لیے دقتین پیدا کر رکھی تھین حتی کہ اگر کوئی شخص قسطنطنیہ سے تذکرہ یا فرمان بھی اپنے ساتھ لائے تب بھی ایک غیر مسلم کے لیے اندرون ملک مین دو ورز تک پیشقدمی کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ تاخیر اور ممانعت کے معمولی وجوہات گورنمنٹ کی جانب سے یہ بیان کیے جاتے تھے کہ بیابان مین سفر کرنے کے لیے سوار یکا اہتمام اور مذہبی مجنون عرب فرقون سے جو اندرون ملک مین آباد ہین سیاح کو محفوظ رکھنے کی ذمہ واری کا بار اپنے سر لینا گورنمنٹ پسند نہین کرتی تھی۔ لیکن علاوہ ان وجوہات کے جو ایک حد تک صحیح تھین ایک دلی رکاوٹ دوسری قسم کی موجود تھی۔

حکامان طرابلس قسطنطنیہ مدت سے اس دولت سے آگاہ تھے جس کی موجودگی اندرون ملک مین بیان کیجاتی ہے اور جس مین فاسفورک ایسڈ کا نمک بھی شامل ہے۔ گورنر کی عہدہ داران ذرایع آمدنی کو ترقی نہ دینا

چاہتے ہون یا خود اس امر مین مجبور ہون تاہم انھون نے ارادہ کیا تھا کہ اندرون ملک کے اُن حالات سے کوئی اجنبی آگاہ نہونے پائے۔ اٹلی کے فرقہ اشتراکیہ یا کم ازکم ایسے اصحاب کی بڑی تعداد جنھون نے مسلسل اس احمقانہ و غاضبانہ جنگ کی مخالفت کی ہے ہمیشہ بزور بیان کیا ہے کہ اس جنگ کی ابتدا رموقعہ پرستون یا ساہوکارون نے کی ہے جو فرضی الڈوراڈو کوتر کی طرابلس کے اندرون ملک مین دیکھنے کے خواہشمند تھے جینے ایک اطالوی سپاہی کو کھلے بندون اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتے سُنا ہے کہ موجودہ جنگ کا مخرج مسئلہ مالیہ ہے نیز یہ کہ اطالوی "طرابلس قائم رہو" کے وطن پرستانہ شور و غوغا کے پس پردہ کمپنیون کے مالکون اور بینکوڈی کے روما کی خاموش حرص و ہوا اپنا کام برابر کر رہی تھی۔ ان بیانات کی اصلیت اس اصول سے ظاہر ہوتی ہے کہ تواریخ کی بنیاد تکرار روایت پر قائم ہے میری رائے مین مالیہ اور جنگ پر ایک دلچسپ اور سبق آموز طغرا لکھا جانا چاہیے روپیہ کی حرص بڑے پیمانہ پر پہونچکر کسی خطرہ کی پروا نہین کرتی۔ قزاق یا نقب زن کو دیکھیے کہ وہ اپنے اعضا کی قطع و برید و شکست و ریخت حتی کہ اپنی ہلاکت کا باعث خود آپ ہی ہوتا ہے اسی طرح ناعاقبت اندیش مہاجن اپنے ملک کی سپاہ سے ایک خطرناک و مکروہ خدمت اپنی ذات کے لیے انجام دلواتا ہے چنانچہ ناظرین خود سمجھ سکتے ہین کہ ڈاکو اور مہاجن مین کیا فرق ہے عورتون اور مردون کی خونریزی اُن کی آہ و بکا بیشمار تکالیف بیماری و تباہی کا ذرہ بھر بھی خیال نہین کیا جاتا جبکہ بحصہ رسدی عام منافعہ کی اُمید جلد آسانی سے قائم کر لی گئی ہو۔ کیا خود انگلستان کو یہ تلخ تجربہ حاصل نہین ہوا ہے؟

لہ مدت ہوئی کہ ایسین کے متلاشیان زر نے زرخیز امریکہ کو یہ نام عنایت کیا تھا۔ ۱۲

بیس ہزار انگریزی سپاہ اور ہزارہا بوڑھ عورتون مردون اور بچون کی اموات
میدان جنگ ہسپتالون اور مرکزی کیمپون مین واقع ہوئین۔ کھیت اور
مکانات تباہ کیے گئے قوم تنخر بہت بڑھ گیا کہ باوجود ہماری گورنمنٹ کی شاندار
مصالحتانہ کارروائی کے ابھی تک موجود ہے لیکن یہ تمام آلام و مصائب
ساہوکارون کی نظر مین جنہون نے یہ جنگ جاری کرائی تھی کیا وقعت رکھتے
تھے۔ ہمنے اسوقت اس سفر واپسی مین ذرا سا اختلاف پیدا کر دیا تھا
چنانچہ رگڈالن ایک جانب ہماری راہ سے علیحدہ بچ رہا تھا جس کی وجہ سے
ہمین اور زیادہ تجربہ ترکون اور عربون کی مختلف المزاجی کا حاصل ہوا مجھے اپنے
تمام زمانہ سفر مین کبھی بھی کوئی ایسا ترک سپاہی نہین ملا جسنے انعام کی
خواہش یا اُمید ظاہر کی ہو خواہ اُسنے مجھے ایسی ہی مدد کیون نہ دی ہو
جو اُس کے فرائض سے بالکل باہر ہو لیکن وہ دو طرابلسی سپاہی جو ہمارے
بدرقہ مین عزیزیہ سے زاویہ تک اور زاویہ سے عزیلات تک شریک تھے
بدترین قسم کے چور اور اوچکے تھے ہم اپنے ساتھ گھوڑون کے لیے جاؤن کا دانہ
لیتے آئے تھے جس کی ہمارے جانورون کو سخت ضرورت تھی۔ اس بدقسمت
گھوڑے کے سم جسپر مین سوار تھا ورم کر آئے تھے چنانچہ مینے اُس کے
آرام کے خیال سے زوارہ تک سفر کا ۴/۵ حصہ پیدل طے کیا تھا لیکن مجھے
بہت شبہ ہے کہ آیا اس تھکے ماندہ جانور کو منزل پر پہونچنے کے بعد
مٹھی بھر دانہ دیا گیا ہو۔ گو دوسرے دن صبح خواب سے بیدار ہونے کے
بعد چارون کے راتب مین ایک دانہ بھی موجود نہ پایا گیا سب غائب تھا
چنانچہ دریافت پر عرب سپاہی نے بیان کیا تھا کہ قیام گاہ پر پہونچکر
سارا دانہ گھوڑون کو کھلا دیا تھا تاہم مجھے یقین ہے کہ اس بدمعاش عرب نے

راتون رات فندق مین کسی اپنے ہی جیسے دوسرے بدوضع عرب کے ہاتھ سارا راتب فروخت کردیا ہوگا۔ مینے اور گازٹوٹ نے اس شخص کی شکایت زاویہ مین محمد بے سے کی جس نے اُسے جلد ہی حراست مین لے لیا۔ نہ صرف میرا گھوڑا بُری حالت مین تھا بلکہ گازٹوٹ کے گھوڑے کی حالت بھی کچھ اچھی نہ تھی چنانچہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ بہت عرصہ بعد مستقبل زمانہ مین جب قومون مین عقلمندی ترقی کرے گی اور مہذب دنیا سے تلوار کی احمقانہ مداخلت کو ترک کردیا جاویگا تو اسوقت ماہرین علم اخلاق جب گذشتہ زمانہ کی وحشتناک حماقت اور بدی پر پُر افسوس نظر ڈالکر اپنے سلسلہ خیالات مین وہ مکروہ تکالیف بھی مناسب طور پر شامل کرین گے جو آج کل تقریباً ہر ایک جنگ مین بے زبان جانورون کو پہونچتی ہین۔ زمانہ حال کی فوجی پیشقدمی کے آثار سینکڑون مردہ اور قریب المرگ جانورون کی موجودگی سے ظاہر ہوتے ہین بلوم فونٹین کیجانب پیشقدمی کی اثنا مین جانورون اور آدمیون کو کمی خوراک کی وجہ سے یکسان تکلیف محسوس ہوئی تھی لیکن اس کے مقابلہ مین ایسے جانورون کو جو عرب جیسی سنگدل قوم مین موجود ہون غیر ضروری بیرحمی و تشدد برداشت کرنا ہوتی ہے۔

چونکہ آسمان ابر کی وجہ سے تاریک ہو رہا تھا لہذا سپنگ رائٹ نے دوسرے دن بھی زوارہ ہی مین مقیم رہنے کا ارادہ کیا میرے دوست اخبار نویس کی حالت جلد جلد روبہ صحت ہوتی جارہی تھی لہذا مجھے پوری اُمید تھی کہ وہ اور اسکا وفادار ملازم ہمین بنی گردان مین جا ملین گے۔ اور اس طرح مجھکو پھر اس کی ہمنشینی کا لطف حاصل ہوگا۔ لیکن سپنگ رائٹ بنی گردان اسوقت پہونچا جبکہ مین اس مقام سے روانہ ہو چکا تھا موجودہ

حالت مین صرف یہی اُمید کرسکتا تھا کہ یہ تعویق عود مرض کے باعث نہوئی ہوگی۔

گو صوبہ طرابلس کے ساحل سمندر پر شہر طرابلس کے مغربی جانب ہر ایک قصبہ ریت کے ٹیلون مین گھرا ہوا ہے۔ لیکن غزیلات مین ان ٹیلونکی بہ نسبت اور مقامات کے زیادہ کثرت ہے جب مسا پنے طویل اور بے لطف سفر سے بالکل تھک جانے کے بعد بھی خود اور اپنی سواری کو ان ٹیلون کے عبور پر مجبور پاتا ہے تو اس کو بڑی پژمردگی طبیعت محسوس ہوتی ہے خصوصاً جبکہ ہوا چل رہی اور باریک ریت اُسکے چہرہ پر لگاتار برس رہی ہو ان ریتیلے ذرون سے آنکھ مین رہے یا کوئی دوسری تکلیف پیدا ہو جانیکا احتمال رہتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۸ء الجزیرہ سے مؤثر شدہ مسافر کی یہ حالت تھی کہ اگر اسکا ایک ذرہ بھی منہ مین پہونچ جاتا تھا تو گلے مین ورم پیدا ہو جاتا تھا

غزیلات مین ہمین اپنا قدیمی کمرہ قیام کے لیے ملا جس مین ہمنے کھانا کھانیکا اہتمام شروع ہی کیا تھا کہ ایک سپاہی بڑی کشتی اپنے ساتھ لئے ہوے وارد ہوا جس مین بھنا ہوا گوشت انڈے اور چاول تھے ہمنے بلا دریافت کہ یہ کھانا کہان سے آیا تھا کھانا شروع کردیا۔ ابھی فراغت نہائی تھی کہ ایک اجنبی جرمنی کمرہ مین داخل ہوا اور ہمسے یہ اپنا تعارف پیدا کیا کہ وہ برلن کے ایک اخبار کا مصور نامہ نگار تھا اور یہ بھی بیان کیا کہ وہ دو گھنٹے پیشتر ایک ترکی اسٹاف افسر علی منہی بے کے ساتھ غزیلات مین وارد ہوا تھا اور ایک عرب کو دو فرانک تھوڑا سا گوشت خرید لانے کے لیے دیئے تھے لیکن نہ تو عرب ہی واپس آیا اور نہ اُسکو گوشت ہی میسر ہوا تھا۔ اس شخص نے افسرون کے باورچیخانہ سے تھوڑی سی ترکاری لی تھی لیکن پھر بھی جیسا کہ اُسنے بیان

کیا اُس کو اشتہا باقی تھی۔ اِس صوت مین ہمین سوائے اسکے اور کوئی چارہ دکھائی نہین دیتا تھا کہ اُسے اپنی لذیذ اور گرم کھانے مین شریک کرین چنانچہ کسیقدر اُسے سرد مہری سے اُسے مدعو کیا گیا ہمنے ابھی تک کچھ نہ کھایا تھا اور ہمارا کھانا چار بھوکے مسافرون کو بمشکل کفایت کرسکتا تھا تاہم مجبورًا اِس ناخواندہ مہمان کی میزبانی کرنی پڑی کھانا کھانے کے بعد اُس نے بہت کچھ شکریہ ادا کیا اور مجھے باصرار سگریٹ کا ایک پیکیٹ دینے لگا۔

ابتک جو نہایت خوش الحان انسانی آوازین مینے سُنی ہین اُن مین غزیلات کے مؤذن کی آواز بھی شامل کرتا ہون جس نے مجھے طلوع آفتاب سے پیشتر جگا دیا تھا۔ روانگی سے قبل ہم علی فہمی بے سے ملے۔ صرف یہی عرب ایک ایسا طرابلسی افسر تھا جو ترکی اسٹاف مین شامل تھا اور صرف یہی ایک ایسا افسر تھا جو بدخلق اور پھروت پایا گیا ہمنے علی فہمی بے سے زوارہ تک رہنمائی کے لیے ایک سپاہی طلب کیا لیکن اِس شخص نے ہماری درخواست نفرت سے نہ صرف رد کردی بلکہ کمانڈنٹ کو بکوشش جتلا دیا کہ ہمارے لیے بدرقہ کی کوئی ضرورت نہین ہے گارٹوٹ نے گذشتہ رات ایک بدمعاش عرب سپاہی کو چار فرانک گھوڑون کا دانہ خریدنے کے لیے دئے تھے جس کے متعلق آج صبح معلوم ہوا کہ گھوڑون کو دانہ کھلائے بغیر یہ شخص روانہ ہوگیا ہے چنانچہ ہمنے علی فہمی کو اس کیفیت سے آگاہ کردیا لیکن اسپر بھی اس بدبخت افسر نے عرب چور کا نام نوٹ بک مین نہین لکھا۔ جیسا کہ ایک ترکی افسر نے ایسی ہی چوری کی صورت مین کیا تھا بلکہ بظاہر گارٹوٹ کے دھوکا دئے جانے پر خوش معلوم ہوتا تھا۔ مختصر یہ کہ اِس افسر کا برتاؤ قابل نفرت تھا اور اسکی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی تھی کہ وہ چڑچڑے پن کی حالت مین تھا اور افسر تو

کوشش کرکے دو مہینے پیشتر میدان جنگ مین پہونچ گئے تھے لیکن ان عرب صاحب بے حال ہی مین ورود مسعود کی تکلیف گوارا فرمائی۔ اگر ترکی محکمہ جنگ نے بجائے اجنبی منتہی بے کے ملی منہی کو اسٹاف کا اعلی افسر مقرر کیا ہوتا تو اول الذکر بے مثل افسر کی عدم موجودگی مین کس طرح عثمانی اسٹاف غیرون سے مختلف خدمات کی انجام دہی کا خواہشمند ہو سکتا تھا۔ ؟

اس دیسی افسر کے غیر مہذبانہ برتاؤ کے خلاف ہماری منصفانہ ناخوشی ایک نئی دریافت کے باعث کسیقدر کم ہوگئی اور وہ اس طرح کہ جب ہم روانگی کے لیے سوار ہو رہے تھے تو اسوقت ہمین یہ معلوم ہوکر تعجب اور افسوس ہوا کہ گذشتہ رات ہمنے جو کھانا کھایا تھا اسکی قیمت جرمن مصور نے اپنی جیب سے ادا کی تھی۔ اسبات کو بالکل فراموش کرکے کہ اُسکے دو فرانک کا کیا حشر ہوا تھا مصور مذکور نے بڑی خوش اسلوبی سے اپنے آپ کو اس کھانے مین شریک کیا جس کی قیمت وہ اپنی جیب سے ادا کر چکا تھا اور جب سگریٹ کا بکس میری نذر کرنے لگا تو مین قیاس کر رہا تھا کہ اس نذرانہ سے ہماری مہمان نوازی کا معاوضہ کیا جا رہا ہے چنانچہ اب روانگی کے وقت اُن باتونکا خیال کرکے ہم سب نے اُسے الوداع کہتے ہوئے دل کھول کر قہقہے لگائے۔

اطالیون نے زنزور کے قریب سلسلہ تار قطع کر دیا تھا جس کی وجہ سے ہم اپنی روانگی کی اطلاع زوارہ ارسال نکر سکے جہان مقیم ہونا تھا جب ہم زوارہ پہونچ گئے اور ہماری آمد کی اطلاع قابل تعریف بیباشی موسیٰ بے کو ہوئی اُس نے ہمارا گرمجوشی سے استقبال کیا بیچارہ حسن آفندی بیماری سے شفا پانے کے بعد اب پھر مین دق سے عود مرض کے باعث پیشتر سے زیادہ بیمار ہوگیا تھا اُس کے چہرہ سے مرض کی خوفناک ترقی کے آثار ظاہر تھے

اور تعاہت بہت بڑھ گئی تھی حسن آفندی کے ملازم ابراہیم نے جو یونانی
زبان مین ہم سے گفتگو کیا کرتا تھا ہمارے آرام و آسایش مین کسی قسم کی
فروگذاشت نہ ہونے دی۔ یہان مجھے وہ نن کمیشنڈ افسر بھی ملا جسکا
بھائی بچگاو مین رہتا تھا اور جس سے مجھے روانگی میدان جنگ کے اثنا مین
واقفیت حاصل ہوئی تھی اس شخص سے میرا ولینڈی دوست بہت دیر
گفتگو کرتا رہا۔ گازٹوٹ بار بار میرا بھائی کہکر اس افسر کو مخاطب کرتا تھا
چنانچہ ان دو لفظون نے اسے گازٹوٹ کی مداحی مین بندۂ بے دام بنا دیا
موسیٰ بے کی نشست کا کمرہ ہمین شب خوابی کے لیے دیا گیا یہ وہی کمرہ تھا
جس مین بینے میدان جنگ کو جاتے ہوے قیام کیا تھا لیکن موجودہ حالت
مین بہ نسبت گذشتہ ایام کے اس مین بہت کچھہ تبدل و تغیر واقع ہوا تھا
گو وہ بڑا سوراخ جو اندرونی جانب اطالوی گولے نے پیدا کر دیا تھا ابھی تک
موجود تھا لیکن گولہ باری کی اور دیگر تمام علامات مٹا دیگئی تھین۔ اور وہ
کمرہ جس مین بینے پہلی مرتبہ پھٹنے والی گولیون کے ٹکڑے جمع کئے تھے فی الحال
میزون۔ کرسیون۔ چٹائیون پردون وغیرہ وغیرہ سے آراستہ
ہو رہا تھا۔ اس لائق افسر نے بہت انکساری سے اپنی کامیابی کا جو سیدی
سعید مین خشکی پر اترنے والی اطالوی فوج کے مقابلہ مین اسے حاصل ہوئی
تھی ذکر کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ اس کی باقاعدہ سپاہ اور پرجوش عرب معاونین
بالکل تیار بیٹھے ہوئے ہین اس لیے کہ اطالویون نے زوارہ مین فوج
اتارنے کی جو دھمکی دے رکھی ہے اور جسکا ذکر اطالوی اخبارات مدت سے
کر رہے ہین جلد عمل مین لائی جائے۔ ساحل سمندر کے اس حصہ کی جو
بمباشی کے زیر اثر ہے مسلح عرب اچھی طرح حفاظت کر رہے تھے یہ لوگ

دل سے چاہتے تھے کہ خشکی مین دشمن سے قریب ہوکر لڑنیکا موقع ہاتھ
لگے کیونکہ اطالوی سپاہی اپنے جنگی جہازون مین بالکل محفوظ ہوتے ہین
زوارہ مین بدرقہ یا گھوڑا یا خچر کی دستیابی ناممکن تھی بیس مینے دو مجیدیہ
پر ایک اونٹ کرایہ کیا تاکہ جب ہم پیدل چلتے چلتے تھک جائین تو
اُسپر باری باری سے سوار ہوتے رہین۔ روانگی کے وقت ابراہیم درخت
سے ایک لکڑی میرے لیے کاٹ لایا تاکہ اونٹ کے ہانکنے مین اس سے
مدد ملے۔ زوارہ سے روانہ ہوتے وقت ہمارا پختہ ارادہ تھا کہ رات شوشہ
مین گذاری جائے۔ لیکن یہ سفر بہت طویل تھا اور علاوہ ازین ایک
واقعہ نے جس کا ذکر آگے کیا جائیگا ہمین فرانسیسی سرحد پر پہونچنے سے
باز رکھا۔ جب ہم قلعۂ بوقماش کی خوبصورت دیوارون کی جانب بڑھے
چلے جارہے تھے تو ایک توپ چلنے کی آواز سنائی دی اور تھوڑی دیر بعد
گولہ پھٹنے کا دھماکا ہوا یہ آواز ین سنکر ہمنے سمندر کی جانب نظر دوڑائی
چنانچہ ہمین دو جنگی جہاز دکھائی دئے جو چٹانون کی قطار کے بیرونی جانب
لنگر انداز اور کہنہ ہلاک ہوس پر تیزی سے گولہ باری کررہے تھے۔
ان دونون جہازون سے جو توپین اسوقت چل رہی تھین وہ بظاہر مختلف
پیمانہ کی معلوم ہوتی تھین پھٹنے والے گولے توپ کی نال سے نکل کے ہوا
مین سائین سائین کرتے ہوئے ریت پر پہونچتے تھے جہان اُن کے
پھٹنے سے انسان کو بہرہ بنادینے والا شور پیدا ہوتا تھا۔ اس دوسری مرتبہ کی
گولی باری کا نتیجہ اسقدر بے اثر ثابت ہوا کہ اسپر اعتبار کرنا ایک مشکل امر ہے
یعنی نرسیٹہ سے زیادہ گولے پھینکے گئے لیکن اس ساری گولہ باری سے قلعہ
کی کسی دیوار مین ذراسی خراش بھی نہین آئی۔ شام کے وقت ہمنے وہ مقام

بھی دیکھا جہان ۶ - انچہ قطر کا ایک گولہ پھٹا تھا مجھے اُمید ہے کہ یہ گران قیمت
گولہ باریان اطالوی ٹیکس دہندہ کی خوب خبر لیں گی چنانچہ اگر ہم اوسط
قیمت سے اِس گولہ باری کے صرفہ کا اندازہ کریں تو ہمیں کم از کم یہ معلوم ہوگا
کہ دو سو پونڈ کے گولے اس جگہ برباد کئے گئے ہیں اس موقعہ پر اطالوی توپچیوں کی
قادر اندازی کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس بوقماش کے سفید رنگ
والے قلعہ پر جو بلندی پر واقع ہونے کے علاوہ توپوں کی پوری زد اور جہازوں سے
خوب صاف نظر آتا تھا آدھ گھنٹے متواتر گولہ باری کی گئی لیکن ایک گولہ بھی
قلعہ کی کسی دیوار سے نہیں ٹکرایا۔ بوقماش یا زوارہ میں جو کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے
دیکھا ہے یا جو بیانات میں نے ایسے غیر جانب دار شاہدوں سے سنے ہیں جو
ایام جنگ میں شہر طرابلس میں موجود تھے اُن کی بنا پر میں صرف یہی کہہ سکتا
ہوں کہ اطالوی توپخانہ کی نشانہ بازی اسد رجہ غلط اور بے نتیجہ ہے کہ اسکو
دیکھکر افسوس ہوتا ہے اور اس طرح ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ یہ لوگ اپنے
جہازوں میں بھی ایسے ہی نالائق ثابت ہو چکے ہیں جیسے کہ اپنی خند قوں میں۔

پانچ بجے شام کے جب تاریکی پھیلنی شروع ہوگئی تھی گولہ باری بند
کردی گئی لیکن جہازوں کی روشنی سے انکی موجودگی کا پتہ چلتا تھا۔ اسوقت
قلعہ کی جانب ہم زیادہ احتیاط سے بڑھے تھے کیونکہ ممکن تھا کہ اس میں چند
آدمی موجود ہوں اور وہ ہمیں رات کی تاریکی میں اطالوی سمجھکر کوئی ایسی حرکت
نہ کر بیٹھیں جسکا نتیجہ ہمارے لیے ضرر رسان ثابت ہو۔ بی نے جسے جنوبی افریقہ
میں خدمت جاسوسی کی انجام دہی کا تجربہ حاصل تھا ہمسے آگے روانہ ہوکر
یہ دیکھنے کا ارادہ ظاہر کیا کہ قلعہ میں آیا ترکوں یا عربوں کی موجودگی کی کوئی
علامت پائی بھی جاتی ہے یا نہیں۔ میں نے اس تجویز کو پسند کیا کیونکہ مجھے

یہ معلوم نہین تھا کہ لفظ جاسوسی جنوبی افریقہ مین کن معنون مین استعمال کیا جاتا ہے بہرحال بی نے اس موقعہ پر جاسوسی کی خدمت جس طرح انجام دی اگر اُسے معیار قابلیت بنایا جاوے تو میری رائے مین جنوبی افریقہ مین جاسوسی کی خدمت ایک سخت نا عاقبت اندیشانہ کارروائی ہوسکتی ہے مینے مروجہ قواعد کا خیال کرتے ہوئے یقین کیا تھا کہ بی کسی بلندی پر چھپکر قلعہ سے تخمیناً دو فرلانگ فصل رکھتی ہو دوربین کے ذریعہ سے اسکی حالت کا اندازہ کرکے ہمین سیٹی بجاکر اصلی حالت سے مطلع کریگا لیکن ان حضرت نے ایک عجیب جدت اختیار کی جسکا ذکر آگے کیا جائیگا۔ الغرض بی ہمارے آگے آگے اور ہم بی سے دو سو قدم پیچھے چلتے رہے۔ تاریکی برابر بڑھتی چلی جارہی تھی۔ اسی اثنا مین ہمین یکایک سامنے سے بہت سے آدمیون کی آوازین بلند ہوتی سنائی دین جن مین بی کی سیٹی بھی سنائی دی گاز ٹوٹ۔ مین۔ اور میرے ٹیونسی ہمراہی فوراً لپک کر بی کے پاس پہونچے جو بڑی خطرناک حالت مین پایا گیا۔ اُسنے بظاہر تخمینہ کرلیا تھا کہ موقعہ جانچنے یا اپنے آپ کو چھپائے رکھنے کے بغیر بلاک ہاؤس کی دیوارون تک بیدہا بڑھا چلا جائے۔ چنانچہ اسکا نتیجہ اسقدر خوفناک پیدا ہوا کہ جسکا افسوس ناقابل تلافی ہوتا اندرون بوتماشس مین ایک ترکی سارجنٹ اور تقریباً بیس عرب مسکن گزین تھے یہ عرب بی کو دیوارون کے قریب آتا دیکھکر فوراً ہی قلعہ سے باہر نکل پڑے اور اُسکو گھیرکر حاتوون سے مار ڈالنا چاہتے تھے لیکن ترکی سارجنٹ نے اسموقعہ پر دخل دیکر بی کی جان بچالی۔ اسوقت یہ عرب تازہ ترین گولہ باری کے باعث غصہ مین بھرے ہوئے تھے اور ایک یوروپین کو دوسرے یوروپین سے بالکل شناخت نکرسکتے تھے۔ بی عربی کا ایک لفظ بھی نہ بول سکتا تھا علاوہ ازین

حال ہی مین اطالیون کے سیدی سعید مین خشکی پر اُترنے سے یہ ریتیلے ٹیلون کے محافظ عرب اور بھی چوکنے ہو گئے تھے نظر برین بی سخت خطرناک حالت مین مبتلا ہو گیا تھا لیکن ہمنے جلد ہی موقعہ پر پہونچکر اس کی صفائی پیش کر دی وہ ترکی سارجنٹ جس نے عین موقعہ پر پہونچکر اپنی مداخلت سے بی کی جان بچائی تھی ایک بہت خوبصورت خوش خلق و خوش لباس شخص صاف ستھرا سفید کالر لگائے موجود تھا یہ شخص عربون پر اس طرح حکومت کرتا تھا جیسے کہ کوئی حکمران باپ اپنے بچون پر۔ بی کے متعلق عربون کی رائے کا یہہ خلاصہ کہ اس کی کارروائی بالکل احمقانہ لیکن دلاورانہ تھی بالکل صحیح تھا مینے اس اظہار حماقت پر بی کو بہت کچھہ لعن و طعن کی اور اُسے جتلایا کہ اسکی حماقت کا کسقدر خطرناک نتیجہ پیدا ہونیوالا تھا نیز یہ کہ آئندہ مین کبھی اس کی جنوبی افریقہ والی جاسوسی کو ہرگز دیکھنا پسند نہ کرونگا۔ بی مین باوجود بہت سی خوبیون کے بعض قابل گرفت باتین بھی موجود تھین اس شخص نے سوائے جنوبی افریقہ کے دنیا مین اور کچھہ نہ دیکھا تھا چنانچہ عام معلومات خصوصاً عربون کے متعلق اس کی جہالت بیہودگی کی حد تک پہونچی ہوئی تھی وہ ایسے آدمیون مین جو انگلستان کے باشندے نہون اور اُن باشندون مین جو گوری آبادی سے تعلق نہ رکھتے ہون کوئی خاص امتیاز نکر سکتا تھا ظاہراً اُسے قدرتی طور پر یہ دعوی معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہ صرف دوسرون کے آرام کا خیال نہ رکھنے مین حق بجانب ہے بلکہ اُسے اُن عربون کو جسمانی سزا دینے کا حق بھی حاصل ہے جو اسکے تعمیل ارشاد مین سستی کرین۔ یا اُسکی خواہش کو نہ سمجھہ سکین مینے اُسے جتا دیا تھا کہ ایک نہ ہبی مجنون عرب اور ایک شائستہ ہاٹن ٹاٹ مین بڑا فرق ہے نیز یہ کہ اپنے غلام کو اپنے ہاتھ سے

زدوکوب کرنا ایک ایسا اصول ہے جو طرابلس مین ناقابل عمل درآمد ہے چنانچہ
سینے ممانعت کردی تھی کہ وہ یا کوئی دوسرا شخص میرے ملازمون کو نہ مارے پیٹے
لیکن باوجود اس تمام آگاہی کے اسکی خود پسندی وجہالت نے اس موقعہ
پر اس کی جان لے ہی لی ہوتی بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ۳۱ دسمبر کے بعد
بی کا زندہ رہنا ایک قسم کی کرامت ہے۔

ہمارے قلعہ مین داخل ہونے کے بعد سارجنٹ اور اُسکے رفقانے
اطالویون کی بے سود گولہ باری پر فرمایشی قہقہے لگائے چونکہ اسوقت
چاند نکل آیا تھا مینے اس کی روشنی مین تھوڑی سی چہل قدمی اُن گولون
کے پھٹنے کے نشانات دیکھنے کی غرض سے کی جنمین مین ایک میل سے
چلتے ہوئے دیکھ چکا تھا ایک تین سو گز کے دائرہ مین ادہر اودہر گولون
کے گرنے اور پھٹ جانے کے آثار موجود تھے لیکن عملی طور پر کہا جاسکتا
ہے کہ بوتمامش کی دوبارہ گولہ باری بغیر کسی نقصان کے ایک تھیٹر مین دکھلائی
جاسکتی ہے۔ ۱۴ جنوری کے اخبار پاٹن مین اسواقعہ کی جو کیفیت شایع
ہوئی ہے وہ اطالوی نامہ نگاران جنگ کی دروغ بیانیون کا ایک نمونہ
ہے جسکو یہ لوگ یوروپ ارسال کیا کرتے ہین چنانچہ یہ تحریر بھی حسب معمول
غلطیون سے پُر ہے وہ کثیر التعداد مسلح جنگجو جنکا اس واقعہ کے متعلق ذکر کیا
گیا ہے صرف ایک سارجنٹ اور بیس عرب تھے اور بجائے راہ گریز اختیار
کرنے کے جیسا کہ نامہ نگار نے ظاہر کیا ہے یہ مختصر جماعت چار دیواری
مین بیٹھی قہقہے لگاتی اور خوب غپ شپ کرتی رہی مگر جہازون کے
نالایق توپچی ان عربون کے پاس پاس گولے پھینک رہے تھے لیکن
یہ لوگ ابتدا گولہ باری سے اخیر تک اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہین

پاؤن رپٹ جاے تو اُس کے وزنی بوجھ یا مسافر کو زیادہ نقصان پہونچنے کا احتمال ہوتا ہے۔

آخر کار بنی غردان کی بلندیان دکھائی دینی شروع ہوئین۔ ہمنے سفر واپسی کی اس منزل مین جو حد درجہ پریشان کن ثابت ہوئی تھی اپنے دلکو اِس خیال سے تسکین دی کہ عنقریب سونے کے لیے عمدہ بستر معہ چادر اور کھانے کے لیے لذیذ کھانا معہ شراب دستیاب ہوگا لیکن ہمارے قیاس کا پہلا جز غلط ثابت ہوا کیونکہ اس عجیب عمارت مین پہونچنے پر جو براہ تکلف ہوٹل کہلائی جاتی ہے ہمین یہ معلوم کرکے مایوسی ہوئی کہ کوئی بستر کثرت مسافرون کی دستبرد سے محفوظ رہکر اسوقت ہمارے لیے ممکن الحصول نہ تھا۔ غذا کے مقابلہ مین ہمین بسترون کی کچھ زیادہ خواہش نہ تھی چنانچہ ہم بلا تامل کھانے کی جانب رجوع ہوے۔ ہمنے ہفتون ٹین مین بند کیا ہوا باسی گوشت کہایا تھا اور گندلا پانی جوش دیکر پیا تھا علاوہ ازین اور بیسیون چھوٹی بڑی تکالیف جنکا تعلق انسانی زندگی سے جدا نہین ہو سکتا تھا برداشت کی تہین لیکن صعوبات اب ختم ہوچکی تہین اسوقت میری نظر کے سامنے میز۔ کرسیان۔ ناپکین۔ انڈے۔ شراب۔ بہنا ہوا مرغ بشوربہ وغیرہ وغیرہ۔ مشروبات و ماکولات ایسے آرام دہ طریقہ پر سجے سجاے موجود تھے کہ میرا دل خوشی سے بے قابو ہوگیا۔ ضروریات زندگی کے متعلق ایسی چھوٹی چھوٹی خوشیان جتنی کہ اسوقت مین محسوس کر رہا تھا ارسطو کے اصول کے مطابق اِس دائرہ مین آسکتی ہین جو اس حکیم نے محسوس کی ہوئی خواہش کے بر آنے کے متعلق قائم کیا ہے اور اس قسم کی مسرتین فی الحقیقت بالکل سچی ہوا کرتی ہین خصوصًا ایسی حالت مین جبکہ ایک مدت

تکلیف مین گذاری ہمینے کارلٹن سوالے یارٹنر کے ہوٹلون مین جو کھانے کھائے ہین وہ ہرگز اسقدر مرغوب الطبع نہین تھے جیسا اسوقت سینے بنی عرو ان مین کھایا وہ کھانا جو مجکورات کے وقت عدن مین سفوطرہ سے بحرہ ہند کو ایک دیسی کشتی مین عبور کرنے کے بعد دستیاب ہوا تھا۔

چونکہ بی یا گازٹوٹ کے پاس کوئی ذریعہ کپڑے بدلنے یا انھین خشک کرنیکا موجود نہ تھا لہذا انھون نے بھیگے کپڑے پہنے ہوئے تناول کیا یہ ایک پرخطر عمل تھا جسکا نتیجہ علی الصباح ظاہر ہوا۔ ہم سب کی بڑی خوش قسمتی تھی بنی سلامۃ یعنے وہ ملنسار ٹیونسی جو سفاکس کا باشندہ اور عزیزیہ مین فوجی شفاخانہ کے ملازمون کو زخمیون کے میدان جنگ سے اٹھالانے وغیرہ کی تعلیم دیتا تھا اسوقت خلاف امید ہوٹل مین وارد ہوا چنانچہ ہمنے اسے اپنے ساتھ کھانے مین شریک کیا۔ بعد فراغت طعام بنی سلامہ ہمارے لیے مکان تلاش کرنے کے لیے روانہ ہوا اور تھوڑی دیر بعد ہی واپس آکر یہ خوشخبری سنائی کہ وہ اپنی جستجو مین کامیاب ہوگیا تاہم اس مہربانی کی تہ دل سے قدر کرتے ہوے اس کے ساتھ نئی فرودگاہ پہونچے جہان ہمین رات گذارنی تھی۔ بی نے یہان پہونچکر آخری مرتبہ اپنی انگیٹھی دہکائی اور گازٹوٹ کے شریک حال ہوکر باہمی مدد سے جہانتک ہوسکا اپنے کپڑے سکھائے لیکن اسپہ بھی آخر کار مجبوراً یہی کپڑے پہنے ہوے کمبل کوٹ برسانیان غرض جو کچھہ اُن کے ہاتھ لگا اُسے اوڑھکر زمین پر ہی پڑرہے۔ لیکن کچھہ دیر بعد دونون کو جاڑے اور بخار نے آدبایا چنانچہ رات بھر انھین بہت کم نیند آئی ہینے بطور حفظ ماتقدم دونون کو دس دس گرین کونین کھلادی تھی۔ اس سے گو بخار نہ رک سکا لیکن اتنا ضرور ہوا کہ دھوپ

پر جو کسی زمانہ مین خوبصورت تھی خاوند کا نظر ڈالنا اور پھر فوراً ہی اپنی محبوبہ بیوی کو نظر بھر کر دیکھنا اور اس تمام خطرہ کو پوری طرح محسوس کر لینا جو انسانی زندگی سے وابستہ ہے ایسی خوبی سے بیان کیا ہے کہ مین اس کی تطبیق اُن لی جذبات سے کئے بغیر نہین رہ سکتا جو ہر ایک شخص کے دل مین خواہ وہ کیسا ہی سنگدل کیون نہو ختم سال پر الخطاط عمر و نیز دیگر حیرت آمیز وارداتی سے پیدا ہوتے ہین لیکن بیابان مین تھکان کے باعث عالم تخیل مین غوطہ خوری کا بہت کم موقعہ ملا ہم سب جلد ہی سو گئے ۔ اور صبح ہی طلوع آفتاب سے پیشتر بیدار ہو کر کڑکڑاتی ہوئی سردی مین ایک دوسرے کو سال لو کی مُبارکباد دی اطالوی جہاز ابھی تک ہماری نظر کے سامنے موجود تھے چنانچہ گازٹوٹ نے مجھے رائے دی کہ اگر یہ جہاز ہماری جانب نشانہ بازی شروع کرین تو مین وہ چھوٹا سا کپڑا جس پر یونین جیک کی علامت بنی ہوئی تھی اور جس مین میرا اسٹیفر پستول لپٹا ہوا تھا کھجور کی اس لکڑی کے سرے پر باندھکر جو میرے ہاتھ مین موجود تھی بلند کرون مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ خود اطالیون کی قادر اندازی ہمارے لیے محافظت کا کام دیگی البتہ مجھے صرف اس امر کا اندیشہ تھا کہ اگر وہ ہمپر آگ برسانے لگین تو کہین قلعہ بو قماش کو کوئی نقصان نہ پہونچے ہماری یہ آخری منزل بہ نسبت اور منازل کے سب سے زیادہ تکلیف دہ اور طویل تھی ۔ گو ساحل سمندر والی تمام دوسری منزلونکو مین ہنسی خوشی طے کر چکا تھا تاہم یہ ناممکن تھا کہ زندہ دلی اور خوش طبعی اس منزل کے اختتامی حصہ مین بھی قائم رکھی جا سکتی ہم گیارہ بجے کے قریب سرحد پار پہونچ گئے اور تقریباً ایک بجے شوشہ مین ایک دفعہ اور اپنے دوستون کے

درمیان شامل ہوے یہان عرب عمال مین سے ایک شخص مجھے پریشان کرتا رہا کیونکہ مین بی کے متعلق اس شخص کو کوئی بات بتانا نہین چاہتا تھا۔ آخرکار ہمنے بنی غردان سے بذریعہ تار آگے بڑہنے کی اجازت حاصل کرلی۔ اور اُس کے ساتھ ہی سگریٹ وچاے اور اِدہر اودہر کی غپ شپ سے سکون وآرام پاکر ایک بار اور سفر شروع کیا۔ یہان تک تو سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ہمارے لیے دوسری دقتون کی ابتدا ہوئی۔ یعنی اول تو ہمپر تیز وتند ہوا کا حملہ ہوا اور بعد ازان موسلہ دہار بارش شروع ہوگئی عرب لوگ گو اپنے جانورون کی آڑھ مین چھپتے رہے لیکن ایک لمحہ ہی مین پانی مین غرق ہوگئے۔ بی کی پرانی برساتی ایسی سخت بارش مین کام دینے کے لائق نہ تھی چنانچہ یہ بیچارہ بھی پانی مین تربتر ہوگیا گارٹوٹ نے بارش سے بچنے کی کوئی کوشش نہ کی بلکہ اُس نے اپنا بڑا برساتی کوٹ مجھے پہننے کے لیے دیدیا چنانچہ ساری پارٹی مین اکیلا مین ہی بارش سے محفوظ رہ سکا اور وہ اسوجہ سے کہ مین علاوہ گارٹوٹ کے کوٹ کے اپنی برساتی بھی پہن رہا تھا خوش قسمتی سے عین اُسیوقت جبکہ بارش زور سے ہو رہی تھی اونٹ پر میری سواری کی باری آپہونچی۔ عرب لوگ تو ہمیشہ کثرت باران مین بری طرح پریشان ہوجاتے ہین۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسوقت ہم مین سے کوئی خوش نہ تھا۔ کثرت بارش نے ہمارے راستہ مین جابجا پانی بھردیا چنانچہ اونٹ نے جو بلی کی طرح پانی سے نفرت کرتا ہے پھونک پھونک کر قدم رکھنا شروع کیا۔ قیاس چاہتا ہے کہ اونٹ کے پاؤن زیادہ دیر تک پانی مین بھیگے رہنے سے پھٹ جاتے ہون گے اور اسی باعث اسے پانی مین چلنے سے تکلیف ہوتی ہوگی بہرحال اگر ایسی حالت مین اس عجیب مخلوق کا

ہٹے۔ علاوہ ازین اس تحریر مین جن بعض سواردن کا ذکر کیا گیا ہے اس کی بنا غالبًا ہمارے ہی اوپر رکھی گئی ہے کیونکہ مینے اور بی اور کاز ٹوٹ نے معہ تین ملازمون اور دو شتر بانون کے قلعہ مین صرف آدہ گھنٹے سستانے کے بعد چاندنی رات مین سرحد کی جانب سفر شروع کر دیا تھا چنانچہ غالبًا ہماری اسی حالت کو شکست فاش کھا کر راہ فرار اختیار کرنا بیان کیا ہے لیکن مین ناظرین کو یقین دلاتا ہون کہ ہماری راہ فرار زیادہ سست رفتار تھی۔

قلعہ بوقماش مین ایک گھنٹہ آرام کرنے کے بعد ہم چاندنی رات مین پھر اپنے پر تکلیف سفر پر روانہ ہوئے چاند مین اونٹ کے راستہ کا نشان اچھی طرح دیکھائی دیتا تھا چنانچہ ہم گم شدہ کی راہ سے بیخوف ہو کر چلتے رہے دونون جنگی جہازون کی روشنی چٹانون کی لانبی قطار پر پھیلی ہوئی مین برابر دکھائی دے رہی تھی۔ ہم اس حالت مین ڈیڑھ گھنٹہ سفر کرتے رہے صبح کے آٹھ بجے روانہ ہو کر رات کے ۹ بجے تک سفر کرنا خالی از تکلیف نہ تھا گو اس عرصہ مین ہم باری باری ایک اونٹ پر جس کی سواری بجائے خود پریشان کن تھی سوار ہوتے رہے تاہم باوجود صعوبت سفر مین چاہتا تھا کہ ابھی اور آگے بڑھکر قیام کیا جائے لیکن بی نے اپنی گھائل ایڑی جس مین ریت کی رگڑ سے تکلیف پیدا ہو گئی تھی معذرت مین پیش کی اور گاز ٹوٹ نے آبادی مین مقیم ہونا بدین وجہ ناپسند کیا کہ وہ عربونکی دھوکہ بازی سے دق ہو رہا تھا۔ پس بیابان مین ہمنے رات کے نو بجے شب باشی کا تہیہ کر کے پانچ منٹ مین خیمہ استادہ کر لیا جس مین اگرچہ صرف ایک شخص بآرام و آسایش سو سکتا تھا لیکن اسوقت بحالت مجبوری ہم تین آدمیون نے اس چھوٹے سے ڈربے مین بند ہونا منظور کیا۔ ہمارے عرب ہمراہی خیمہ کے پہلوؤن یا اونٹون کے نزدیک اپنے لبادون مین گٹھریان

بنکر پڑ گئے۔ اِن لوگون کو بوقماش سے ہماری روانگی ایک آنکھ نہین بہائی
کیونکہ قلعہ مین سردی سے محفوظ ہوکر اپنے بھائی بندون سے
بوقماش کی تازہ ترین گولہ باری کے متعلق عیش شب کا بہت اچھا موقع
ملسکتا تھا۔ غالبًا یہ لوگ اپنے دل مین خیال کرتے ہون گے کہ ہم یوروپین
کسقدر بیوقوف تھے کہ طلوع آفتاب کی سخت سردی اور رات کی کثرت
شبنم کو ایک محفوظ عمارت مین شب باشی پر ترجیح دی۔ مینے اسوقت
اپنے بستر پر لیٹے ہوئے اُن نئے نئے تجربون کا خیال کیا جو مجھے ۱۹۱۱ء
مین دستیاب ہوئے تھے بڑے دن کی شام ایک غیر آباد حرم مین اور
اس کی رات ایک خالی مقبرہ مین گذاری تھی فی الحال نئے سال کی رات
ایک چھوٹے سے ڈیرے مین گذارنے کے لیے آمادہ تھے جو وسط بیابان مین
جنگلی درختون کے درمیان استادہ کیا تھا جسمانی تھکن کے باعث نیند
کا مجھپر اسقدر زیادہ غلبہ ہوا کہ ختم سال پر حسرت آمیز نظر ڈالنے کی مہلت
نہین ملسکی لیکن بی سے طعام شب اور ناچ کا ذکر کیے بغیر نہین رہا گیا چنانچہ
اُس نے اس سلسلہ بیان مین یہ بھی ظاہر کیا کہ آئندہ سال کے لیے
ان تفریحون مین اپنی شرکت کا وعدہ کیا تھا۔ وعدۂ شرکت کے متعلق مین
یہ خیال کرتے ہوئے سو گیا کہ بی صرف اپنی خوش طالعی سے اسوقت
زندہ ہے ورنہ اسکا سر تن سے جدا اور جسم قلعہ بوقماش کی دیوارون کے
باہر موجود پایا جاتا۔

میری سمجھ مین نہین آتا کہ لوگ کیون ختم سال کو اظہار مسرت کا خاص
موقعہ قرار دیتے ہین۔ سر کانن ڈائل اپنے ناول مین ایک نئے شادی شدہ
جوڑے کا ایک خاص مقبرہ پر پہونچنا اور وہان ایک عورت کے مجسمہ

نکل آنے پر بیچارے مریضون کی اعصابی درد اور بخار مین سورج کی رفتار
کے ساتھ ساتھ بتدریج تخفیف ہونے لگی مینے خدا کا شکر ادا کیا کہ
میرے دونون رفیق گٹھیا یا کسی اور سخت مرض مین مبتلا ہونے سے
محفوظ رہے۔

بنی غردان مین ہمارے قیام کی پہلی رات بہ نسبت ترکی کیمپ یا طرابلس
مین عام قیام کے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوئی میرے پاس ایک سفری
بستر اور سونے کے لیے ایک بکس موجود تھا پس مجھے تو آرام ملا لیکن میرے
رفقا نے بڑی تکلیف اٹھائی چنانچہ ہمنے دوسرے دن لفٹنٹ ڈیسی
واکس سے جو ضلع بنی غردان کا فوجی کمانڈنٹ ہے ملاقات کرکے درخواست
کی کہ ہمین جلد زرسیس روانہ ہو جانے کی اجازت دیجائے۔ لیکن اس
مہربان افسر نے جس سے مجھے روانگی طرابلس کے ایام مین تعارف
حاصل ہو چکا تھا جواباً کہا کہ زرسیس پہونچکر جہاز پر سوار ہونا ہمارے لیے
تقریباً ناممکن ہے کیونکہ اس قصبہ مین ہیضہ پھوٹ نکلنے کے باعث
فوج کے ذریعہ سے لوگون کی آمد و رفت بند کردی گئی تھی اس مایوس کن جواب
کے ساتھ افسر موصوف نے براہ عنایت یہ بھی کہا کہ اگر ہم دو دن بنی غردان
مین اور قیام کرکے براہ لبس بی بنس روانہ ہو جائین تو اس صورت مین
وہ بڑی خوشی سے ایک کمرہ ہمارے قیام کے لیے دیگا۔ ہمنے اس تجویز
کو جو سراسر مہربانی پر مبنی تھی بیحد شکر گذاری سے منظور کیا۔ زمانہ آئندہ
مین جب کبھی مین اس جنگ مین اپنی آوارہ گردی کا خیال اسی اطمینان
کے ساتھ کرونگا جو ایک منزل رسیدہ اونٹ کو جگالی کیوقت میسر
ہوتا ہے تو مجھے لازمی طور پر ترکی اور فرانسیسی افسرون اور سپاہیون کی

یکسان عمدہ رفاقت اور بیغرضانہ خوش اخلاقی بار بار یاد آیا کرے گی۔
حقیقت یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس نے اہل دنیا سے تنگ آکر اُن کی
نسبت بہت بُری رائے قائم کر رکھی ہو مین مشورہ دونگا کہ وہ میرے
نقش قدم پر چلے۔ مجھے دعوی ہے کہ دنیا اور اہل دنیا سے سخت ترین
نفرت کرنیوالا بھی اس گرمجوشی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیگا جس کا
ذکر مین اوپر کر چکا ہون۔ قصہ مختصر ہمنے بنی غردان مین اپنے قیام کو طول
دینا منظور کیا ہمارے عنایت فرما فرانسیسی افسر نے قیام کے لیے کمرہ
دینے کے علاوہ ہمسے باصرار درخواست کی ہم لوگ فرانسیسی افسرون کے
ساتھ جو تعداد مین صرف تین تھے کھانا کھایا کرین ان تین افسرون مین
ایک صاحب تو ڈیسی واکس تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے دوسرے صاحب
دومانشیر ڈی کرائیکس اور مانشیری کامٹی ڈی بلائس تھے۔ بنی غردان
جیسے سرحد کے دور افتادہ مقام مین یہ افسر بظاہر وطن سے علیحدگی کا
زیادہ خیال نکرتے تھے بلکہ خوش طبعی سے اپنے فرائض کے انجام دینے
مین مصروف اور کبھی کبھی تفریح طبع کی خاطر غزالہ یا تیتر بٹیر کا شکار
کیا کرتے تھے ابتدار جنگ سے بنی غردان کی رونق اور چہل پہل بہت ترقی
کر گئی ہے۔ کیونکہ صوبہ طرابلس مین داخل ہونے کے جو دو باب ہین
ان مین ایک بنی غردان بھی ہے۔ چونکہ یہان صرف ایک ہوٹل ہی قائم
ہے لہذا آج کل مسافرون کی کثرت کے باعث ایک ہفتہ مین اسقدر
کام کرنا پڑتا ہے جتنا کہ پہلے کبھی دو ماہ مین میسر ہوتا ہوگا سامان خوراک
بمقدار کثیر اس چھوٹے سے قصبہ سے گذرتا ہوا مشرق کی جانب لیجایا
جاتا تھا لہذا رسد رسانی کا مسئلہ فرانسیسی حکام کی پریشان اور تکلیف کا

باعث ہو رہا تھا۔ ان افسرون نے خوراک و دیگر ضروریات زندگی کے سرحد پر سے گذرنے کے متعلق بعض اوقات عجیب بے ڈھنگے طریقہ سے کام لیا ہے تمثیلاً عرض کرتا ہون کہ جب مین سفر واپسی کے اثنار مین بوقماش سے روانہ ہو چکا تھا تو بارش کی آمد سے تھوڑی ہی دیر پیشتر مینے ایک بہت بڑا کاروان غلہ سے لدا ہوا پہاڑی پر پہونچکر دیکھا جو باضابطہ سرحد کا کام دیتی ہے۔ اس کاروان مین بارہ سو چالیس اونٹ موجود تھے۔ اس سے زیادہ بڑا کاروان مینے کبھی نہین دیکھا تھا اور نہ آئندہ دیکھنے کی کوئی اُمید ہے بنی غردان مین اس کاروان کو دو ہفتہ سے زیادہ روکدیا گیا اور پھر دفعتاً روانگی معہ بارغلہ کے جو تخمیناً ڈیڑھ سو ٹن تھا طرابلس کی اجازت دیدی گئی مین نہین چاہتا کہ اس نازک مسئلہ پر کوئی طولانی بحث کرون ہان البتہ یہ ضرور عرض کرون گا کہ قانون اسباب ممنوعہ جنگ جسے مدت سے عمل ورواج نے قائم کر رکھا ہے بہت سہل وآسان ہے مثلاً سامان خوراک کا جنگجویون کے نام بھیجا جانا ممنوع ہے لیکن اگر اشیا خوردونوش کسی ملک مین بحالت جنگ ایسے سوداگرون کے نام بھیجی جائین جنسے عام آبادی کو ایسی اشیا کی دستیابی کا موقعہ ملے تو اس صورت مین قانون سامان ممنوعہ جنگ کی کوئی خلاف ورزی نہین ہوسکتی۔ گو مین یہ بیان کرنے کے لیے تیار نہین ہون کہ ہمین راستہ مین غلہ کے جو کاروان ملے تھے ان کی اصلی منزل مقصود کون جگہ تھی تاہم یہ ظاہر ہے کہ صوبہ طرابلس مین ہر وقت لکھوکھا غیر جنگجو موجود رہتے ہین موجودہ حالت مین تمام عرب جنگ نہین کر رہے ہین بلکہ بہت کم علاوہ ازین عورتون بچون اور بوڑھون کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی موجود ہے جو محض بدینوجہ فاقہ کشی کے لیے چھوڑی نہین جاسکتی

کرانیخیر قوم نے ان کو تمام رسد سے محروم کر رکھا ہے جو سمندر سے پہونچائی جا سکتی ہے صوبہ ٹیونس سے شہر طرابلس کو ایسے جہازات روانہ ہوتے ہین جن مین گوسفند یا گوشت کی ایک معقول تعداد یا مقدار بھیجی جاتی ہے۔ کیا کوئی شخص ایک لمحہ کے لیے بھی قیاس کر سکتا ہے کہ یہ سامان خوراک شہر طرابلس مین صرف ان لوگون کے لیے مخصوص کر دیا جائیگا جو غیر جنگجو ہین ؟ بظاہر کوئی معقول شکایت اندرون ملک مین غلہ بھیجے جانے کے متعلق اٹلی کو اسوقت تک پیدا نہین ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنی محصور فوجون کے لیے طرابلسی قصبات مین غیر ممالک کے بندرگاہون سے اسباب منگوا رہی ہے۔

اونٹون کا وہ بڑا کاروان جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایسے وقت بنی غردان سے روانہ ہوا تھا کہ اپنے سفر کا وہ حصہ جو اطالوی توپون کی زد مین تھا تاریکی شب مین طے کر لیا جائے غالبا اطالوی جاسوسون نے کاروان کے رو کے جانے اور عنقریب اسکو اجازت روانگی کے ملنے کی اطلاع اپنی ساحلی فوج کو دیدی تھی چنانچہ دو جنگی جہاز اس کاروان کے انتظار مین بلاشبہ ساحل پر موجود تھے تاکہ وہ ہزار گز کے فاصلہ سے ایک دفعہ اور اپنی قادر اندازی کا امتحان کرین بجالیکہ مطلع صاف ہو اور چاندنی مین سرچ لائٹ کی مدد سے یہ قافلہ تھوڑا بہت دکھائی دے۔ جو لوگ اس کاروان کے نگران تھے وہ اس امر کے ذمہ وار تھے کہ اطالوی گولہ باری سے کاروان کو کوئی نقصان نہ پہونچے۔ یہ بہت ممکن تھا کہ ایک دو روز راستہ سے یہ لوگ گولہ باری کے خطرہ سے محفوظ ہو کر طرابلس مین اپنی منزل مقصود کو پہونچ جائین لیکن

اِن کے دلون مین کوئی اندیشہ خشکی مین اطالوی فوج سے مڈبھیڑ کا معلوم نہ ہوتا تھا۔ اس بڑے کاروان کے شتر بانون کو جو طرابلس سے صوبہ ٹیونس مین داخل ہوئے تھے اپنے تمام اسلحہ شوشہ مین باضابطہ داخل کرنے پڑے تھے چنانچہ جس کمرہ مین یہ اسلحہ رکھے تھے وہ ایک فوجی عجائب خانہ کیطرح گذشتہ زمانہ کی عجیب و غریب بندوقون اور زمانہ حال کی جدید رائفلون سے پُر ہو گیا تھا واپسی پر ان شتر بانون نے جو تعداد مین کم از کم بارہ سو تھے اپنے اسلحہ واپس حاصل کر کے مسلح ہو گئے پس اِس طرح یہ تعداد بزدل اطالیون کی خشکی پر اُترنیوالی فوج کی مدافعت کے لئے کافی سے زیادہ معلوم ہوتی تھی۔

جسوقت بی میدان جنگ کو عجیب و غریب طرح سفر کرتا ہوا اپنی فردان مین پہونچا تو ایک مرفہ الحال عرب نے اس کے ساتھ بڑی کشادہ دلی و مہمان نوازی کا برتاؤ کیا تھا یہ عرب اُس قصبہ کے اطراف و جوانب مین ایک بڑی جائداد کا مالک تھا لیکن جب مینے اس شخص کا پتہ لگانا چاہا تاکہ بی اُس سے ملکر ایک دعوت اور شکریہ ادا کرے تو مجھے معلوم ہوا کہ اُسکو گرفتار کر کے جیلخانہ بھیجدیا گیا تھا۔ بظاہر اس پر ایک ایسے جرم کا الزام لگایا تھا جس کی کوئی شرح معین نہین ہو سکتی البتہ قیاس چاہتا ہے کہ وہ سرحد کے پرے ممنوع سامان جنگ کے بھیجنے مین مشتبہ تھا۔ گو مجھے اسکے مقدمے کے حالات ٹھیک معلوم نہین ہوئے اور گو مین اس امر سے بھی خوب واقف ہون کہ جو شخص کوئی خطرناک کھیل کھیلے تو پہلے ہی اُسے خطرہ برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے تاہم مجھے ایک ناگوار تعجب اس علم سے محسوس ہوا کہ ایک تعلیم یافتہ و ذی حیثیت عرب

کسیقدر سیاسی جرم کی خلاف ورزی کے باعث معمولی مزدورون کی طرح
سڑکون وغیرہ پر محنت کرنے کے لیے مجبور کیا جاوے مجھے ایسے اشخاص سے
جو بظاہر واقعات سے آگاہ اور راست گو دکھائی دیتے تھے معلوم ہوا
کہ بنی عردان جیسے ملحقات مین جہان فوجی قانون جاری ہے عرب لوگ
بالکل فوجی حکام پر چھوڑ دیئے گئے ہین چنانچہ کوئی باقاعدہ مرافعہ کسی سزا
کے خلاف خواہ وہ کیسی ہی نامناسب اور حد سے بڑھی ہوئی کیون نہو
دائر نہین ہو سکتا ہے مجھے بعد مین یہ بھی مسموع ہوا کہ اس عرب امیر کو
جس طرح یکایک بلا معقول تحقیقات کے جیلخانہ بھیجدیا گیا تھا اسی طرح دفعتاً
بلا کسی اظہار وجہ کے رہا کر دیا گیا۔ جو کچھ مینے سنا ہے اس کی بنا پر کہہ سکتا
ہون کہ فرانس کے لیے اخلاقی نقطہ خیال سے علیحدہ ہو کر بھی مناسب و
سود مند معلوم ہوتا ہے کہ ٹیونسی باشندون کے مقدمات کی مختصر طریقہ
کارروائی پر پورا غور و خوض کر کے ضروری اصلاحین عمل مین لائی جائین۔
عربون مین خود مختارانہ فیصلون اور غیر منصفانہ سزاؤن کی حکایات کے
باعث جو اُن کے ہم مذہبون پر عائد کیے گئے ہین فرانس کے برخلاف
تلخ ترین دشمنی پھیل رہی ہے۔

بنی عردان کی ساری سرزمین مین جاسوسی کی بدبو پھیلی ہوئی محسوس
ہوتی تھی مجھسے مختلف لوگون نے بیان کیا کہ فلان فلان اشخاص جاسوس
ہین لیکن جن لوگون کے متعلق جاسوسی کی افواہ مشہور تھی وہ اور آدمیون کو
اس خدمت مین ملوث ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے یہان مینے ایک
عجیب بات یہ دیکھی کہ طعن کے طور پر عرب لوگون نے بعض الفاظ کے معنی
بالکل برعکس قرار دے رکھے ہین مثلاً دغاباز کو صادق یا وفادار

کو ئلہ کو عربعید یعنی سفید وغیرہ وغیرہ ایسے الفاظ ہین جو آج کل بنی غردان مین بکثرت برعکس مفہوم مین استعمال کئے جاتے ہین ہمنے ہوٹل مین آخری دفعہ ناشتہ کھانے کے وقت ایک شخص کو دیکھا جو میلی کچیلی وضع مین ایک چھوٹی سی برجس اور چھوٹے سے کوٹ مین ملبوس اور خاکی رنگ کی پٹیان باندھے ہوے تھا یہ بدوضع شخص جس کی نسبت مجھے پہلے ہی سے اطالوی جاسوس ہونے کی اطلاع تھی بڑا لسّان تھا چنانچہ اس سے بیہیا چھڑانے مین دقت محسوس ہوئی گو اثنار گفتگو مین اس شخص نے اپنے آپ کو مالٹا کا باشندہ ظاہر کرکے فخریہ بیان کیا کہ تواریخ مین کوئی مثال اس وفادار ملک کے کسی ایسے باشندے کی نہین پائی جاتی ہے جس نے برٹش شہریت ترک کردی ہو تاہم اس شخص کا ہر ایک دیکھنے والا سمجھ سکتا تھا کہ ایسے لسان آدمی کو پولیٹیکل خیالات تبدیل کرانے کی خاطر کوئی بہت بڑی رقم دینے کی ضرورت نہین ہوتی ہے۔

بنی غردان سے روانہ ہوکر مینے وہ راستہ ترک کردیا جدہر سے مین اس سے پہلے سفر مین سرحد پہونچا تھا بس اس صورت سے سفاکس پہونچکر لسبائی بحر سے براہ سمندر حسب مشورہ فرانسیسی کمانڈنٹ روانگی کا ارادہ کیا اس اہتمام سے زرریس مین روکے جانے کا کوئی اندیشہ نہ تھا بنی غردان سے مغرب کی جانب معمولی مسافر گاڑیون مین سفر کرنا بہت تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ یہ مسافر گاڑیان جو جنوبی ٹیونس مین عام طور سے رائج ہین بھدی وضع کی چوبی ہوتی ہین ان مین بڑے بڑے پہیے لگے ہوتے ہین اور خچر جوتے جاتے ہین۔ گو یہ گاڑیان اسباب لادنے کے لیے نہایت کارآمد و موزون ہین۔ تاہم کمانی دار نہونے کے باعث مسافرون کو ہچکولون سے

ناقابل برداشت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے اور اگر کوئی مسافر ایسی حالت
مین اونگھہ رہا ہو تو زمین پر آرہنے یا پیے مین لپٹ کر کچل جانیکا خطرہ بعید از
قیاس نہین علاوہ ازین مدنین سے جو مسافر گاڑیان رات کے وقت روانہ
ہوتی ہین اُن مین ہوا کی آمد و رفت کا کوئی ذریعہ نہین ہے اور اگر کوئی شخص
اس مسافت کو بذریعہ موٹر کار طے کرے تو اس کا کرایہ بہت گران ہے۔
ان تمام دقتون کے مقابلہ مین یہی بہتر ہے کہ سبائی بنس سے سفاکس
تک صرف ۱۳ فرانک کرایہ دیکر براہ سمندر جہازی راستہ ۹ گھنٹے مین
طے کر لیا جائے۔

۴ جنوری کو بی اور مین اپنا اپنا اسباب ایک خچری گاڑی مین لاد ھکر
پیدل سبائی بنس کو روانہ ہو گئے۔ گاز ٹوٹ ہمارے ساتھ شریک سفر
نہو سکا کیونکہ بنی گردان مین اُسے بعض کاغذات کی آمد کا انتظار تھا تاہم
وہ بنی سلامہ ہمارے ساتھ آبادی کے کنارے تک الوداع کہنے کی غرض سے
آئے تھے۔ مجھے حقیقت مین اس پولینڈی دوست سے جدا ہونیکا افسوس
ہوا کیونکہ اس کی رفاقت نے میرے سفر واپسی کو بہت خوش گذران
بنا دیا تھا بہرحال مجھے اُمید تھی کہ گاز ٹوٹ سے ٹیونس مین ملاقات کرنیکا
موقعہ ملیگا۔ بنی گردان سے مرصہ فرصہ تک صرف نو کیلومیٹر کا فاصلہ ہمین
ہمین پیدل طے کرنا تھا لہذا مجھ جیسے شخص کے لیے جس نے بسا اوقات
دن بھر مین تیس سے پچاس کیلومیٹر تک سفر کیا تھا یہ مختصر فاصلہ خاصی
تفریح تھی۔ مرصہ پہونچکر دیکھا کہ یہان صرف ایک محصول خانہ اور ایک
عمارت بند رگاہ کی موجود ہے۔ یہ مقام ایک وسیع بحری جھیل کے جنوب
مین واقع ہے جس کا عمق نہایت کم اور جو مختلف قسم کی مچھلیون سے معمور ہے

مانشیر سمین جو جہاز ران کمپنی کا ایک خلیق ایجنٹ ہے ہماری آمد کے تھوڑی دیر بعد ہی اسجگہ وارد ہوا زیادہ توقف کیے بغیر ہم دونون مانشیر سمین کیساتھ ایک کشتی پر سوار ہوکر سبائی بنس روانہ ہو گئے۔ پانی پر کشتی کی تیز روانی اور ہوا کی موافقت نے اس کی رفتار کو خواب آور و سکین دہ بنا دیا اور سورج کی حرارت جون جون وہ بلند ہوتا جارہا تھا بڑی خوشگوار معلوم ہوتی تھی ہم کشتی مین سفر کرتے ہوئے ایک گھنٹہ مین سبائی بنس پہونچ گئے۔ یہ پر قضا مقام ایک تنہا جزیرہ کی شکل مین جو تنگ کھاڑیون کے باعث دولانبی چٹانون کی قطار سے پیدا ہوئی ہے واقع ہے یہ چٹانین زمین سے نکلتی ہوئی دونون جانب پھیلی ہوئی ہین چنانچہ سمندر کو ایک جھیل کی شکل مین گھیر رکھا ہے۔ یہان مانشیر سمین جہاز رانی اور ماہی گیری کی حیثیت سے با اختیارات کامل سکونت رکھتے تھے چند عرب بھی جنہون نے ماہی گیری کے وسیع کاروبار کا ٹھیکہ گورنمنٹ فرانس سے لے رکھا تھا یہین رہائش رکھتے تھے۔ یہان سمندر مین مختلف سمتون مین لکڑی وغیرہ کے انبار ایسے مقامات مین قائم کئے گئے ہین جہان کی گہرائی نہایت کم تھی اور اس سے مقصد یہ ہے کہ پانی کاٹ کر مچھلیون کو ایسی جگہ پہونچا دیا جائے جہان سے بآسانی پکڑی جا سکین ان انبارون پر سینکڑون ماہی خور پرند موجود تھے جنھین بظاہر سمندر سے اپنا ٹکس وصول کرنے مین کسی طرح منع نہین کیا جاتا تھا۔ سبائی بنس کے مغربی کنارہ پر مینے ایک برباد شدہ ہسپانوی قلعہ کے آثار موقعہ پر پہونچکر دیکھے اس قلعہ کی دیوارون اور چبوترہ سے باوجود شکست و ریخت ظاہر ہوتا تھا کہ یہ عمارت فوجی استحکام کی نظر سے ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے

کہ غاریان کے دیکھنے کے بعد سے ایسی فوجی عمارت اور کہیں نظر نہیں آئی
اس قلعہ پر تین پرانی توپیں بھی دیکھیں جو قلعہ کی گذشتہ عظمت کی یادگار ہیں
مانشیر سمین اپنی تنہائی کا کچھ زیادہ شاکی دکھائی نہیں دیتا تھا علاوہ تین
کتوں کے ایک عمدہ کتب خانہ بھی مانشیر موصوف کی تنہائی کو خوش گذران
بنانے کے لئے موجود تھا گو یہ صحیح ہے کہ کتابیں انسان کی اس
خواہش کو پوری نہیں کر سکتیں جو اس کے دل میں بالطبع اپنے ہمعصروں
سے میل جول قائم کرنے کے لئے پیدا ہوتی ہے تاہم تنہائی کی تکلیف مطالعہ
کتب سے بیقدر کم ضرور ہو جاتی ہے۔ مانشیر سمین کے کتب خانہ میں میز پر
میں نے کارن ڈی اپچ کے فری کے دل خوش کن ظرافت آمیز نقاشی کی
نمونہ پائے الغرض ۱۰ ½ صبح سے ۴ بجے شام تک ہم نے سبائی بنس میں بڑی
تفریح سے جہاز کی آمد کے انتظار میں اپنا وقت گذارا آخر کار ایک چھوٹا اسٹیمر
آیا اور اس ٹاپو سے کشتی کی ایک گھنٹہ کی مسافت پر لنگر انداز ہوا کیونکہ اسجگہ
سمندر کی گہرائی بہت کم ہے چنانچہ ہم ایک کشتی پر سوار ہو کر جہاز پر جا پہنچے
جو بہت دیر قیام کرنے کے بعد چاندنی رات میں روانہ ہوا اسوقت وہ خوبصورت
دلدار جسمیں سے ہم گذر رہے تھے ہمپر بہت مہربان تھی۔ اس جہاز میں
ایک سپاہی نے جو اپنی رجمنٹ میں شریک ہونے کے لئے سفر کر رہا
تھا مجھسے بیان کیا کہ وہ بنی عروان سے کسقدر تنگ آگیا تھا بلکہ منظر
کی خوبصورتی سے جرأت پاکر یہ بھی کہہ بیٹھا کہ وہ کسقدر خوشی سے ٹیونس
پہونچکر اپنی منگیتر سے ملاقات کریگا۔ ہاریس کی طرح یہ شخص
بھی کسی پیاری دل لبھانے اور مسکرانے والی معشوقہ کے خیالات
میں غوطہ زنی کر رہا تھا۔

مین زرزیس جو ایک خوبصورت مقام ہے نہ جا سکا کیونکہ یہان سمندر
کی گہرائی اسقدر کم ہے کہ خشکی سے ایک میل سے کم فاصلہ پر جہاز پہونچ نہین
سکتا۔ علاوہ ازین یہ چھوٹا سا قصبہ فی الحال ہیضہ کے باعث ممنوع الدخل
قرار دیدیا گیا تھا زرزیس کے بعد جہاز نے دجریہ مین قیام کیا تاریکی شب
کے باعث مین اسکے مقام کو بھی نہ دیکھ سکا۔ یہ دجریہ وہی جزیرہ ہے جس مین ہومر
نے اپنے خیالی کنول خور قائم کر رکھے تھے اور اس مشہور شاعر کے بعد بلبی نے
بھی اس مقام کی مدح سرائی کی تھی۔ اس وقت رات کی تاریکی مین جہاز کی
چھت پر سے دجریہ دُھندلا دکھائی دے رہا تھا مجھے افسوس ہے کہ مینے
قبل از وقت دلدل کو اہل جہاز کے لیے مہربان کیون ظاہر کیا۔ ان پایاب
مقامات نے جنھین طوفان نے پیدا کر دیا تھا ہمارے جہاز کو اسقدر پریشان
کرنا شروع کیا کہ اُن مسافرونکو بھی کھانا کھانا دوبھر ہوگیا جو جہازی سفر کے بہت
زیادہ عادی تھے۔

اسموقعہ پر مین کھانیکا مختصر حال بیان کرنا چاہتا ہون گو اس ادنی درجہ کے
جہاز مین زنجبیرین باورچی خانہ وغیرہ غرض کوئی آرام دہ یا مروجہ چیز موجود نہ تھی
تاہم اس چار سو ٹن وزنی جیسے حقیر جہاز کے کھانے کی فہرست لیکر اُس کا
دوپہر یا رات کے کھانے سے مقابلہ کیجیے جو ہملوگون کو انگلش چینل کے
تیز رفتار جہازون مین ملتا ہے تو دونون مین بہت بڑا فرق پایا جائیگا کیونکہ
ہمین پیٹ بھر کھانا ملا وہ درحقیقت بہت اچھا تھا اور بڑے تکلف سے چنا گیا تھا
ایک خوبصورت صاف میز پوش میز پر بچھا ہوا تھا جس پر نایکنین سُرخ و
سفید شراب کی بوتلین عمدہ قہوہ اعلی درجہ کی نارنگیان انجیر اخروٹ کے
علاوہ چھ قسم کا لذیذ کھانا موجود تھا ہماری باعظمت قوم درحقیقت

عمدہ خوراک تیار کرنے مین اور اقوام سے گری ہوئی ہے۔ جب کبھی مین فرانسیسی کھانا خواہ وہ معمولی درجہ کا ہی کیون نہو کھاتا ہون تو مجھے بے اختیار یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ انگلستان مین مسافرون کے کھانیکا انتظام کسقدر افسوس کے قابل ہے جنکو مینیر پوشون پر دھبون اور غذا کے ریزون سے واسطہ رکھنا پڑتا ہے علاوہ ازین ناپکنون کا پتہ نہین ہوتا۔ گوشت بُری طرح پکایا جاتا ہے۔ اُبلے ہوے آلو کے سڑے چقندر اور سیاہ رنگ چاے یہ اشیا خورد و نوش کسی طرح بھی مرغوب طبع نہین ہوسکتین خصوصاً وہ چیز جسکو انگلستان مین ریل کی ملازمہ مستورات براہ قدر افزائی قہوہ کہتی ہین مجھے تعجب ہوتا ہے کہ برٹش عوام الناس کس طرح اپنے ملک مین ریلوے ہوٹلون اور جہاز کے کمرون مین خوراک کے نامعقول اہتمام کو چپ چاپ برداشت کرتے ہین گو یہ ممکن ہے کہ میرے ہم ملک اکل و شرب کے موجودہ انتظام کو پسند کرتے ہون تاہم مجھے یہ دیکھکر کچھہ بھی تعجب نہین ہوتا کہ بعض اشخاص صرف ایک بسکٹ کے ناکافی اور معمولی ذائقہ کے ناشتہ کو جو کی شراب یا وہسکی اور سوڈے کے ساتھ تناول کرنا زیادہ پسند کرتے ہین بہ نسبت اُس غذا کے جو سفر مین عام طور پر دستیاب ہوتی ہے۔

مینے سفاکس مین بی کی آرام و آسایش کا کچھہ اہتمام کردیا اس بیچارے کی آخری درخواست مجھہ سے یہ تھی کہ ہوٹل کے مالک سے کہکر اس کے لیے تھوڑا سا شوربہ منگوادون بی فی الحقیقت ایک اچھا آدمی تھا اس نے وہ کام کیا جس کی انجام دہی کا بہت کم اشخاص خیال کرسکتے اس شخص نے طرح طرح کی دقتون پر غلبہ پایا تھا خواہ دوسرون کی آمد کے ذریعہ سے یا محض اپنی زبردست طبیعت کے باعث۔ لیکن جن لوگون نے بی کو مدد دی تھی۔

اونھون نے اپنے اوپر اسکا غلبہ تسلیم کرلیا تھا چونکہ اس بھلے آدمی کے ارادے بالکل غیر مستقل اور روزانہ تبدیل ہوا کرتے تھے پس میں خیال نہیں کرسکتا کہ اس سے آئندہ پھر کبھی ملاقات کا موقعہ ملیگا بہرحال مجھے وہ خود غرضی سے پاک کوششیں یاد آتی رہا کریں گی جو اُس سے میری راحت اور آسایش کی خاطر عمل میں آئی ہیں اور سب سے زیادہ مجھے اس کی قابل تعریف قوت برداشت و تحمل کا خیال آتا رہیگا خدا کرے کہ وہ ہمیشہ کامیاب اور خوش و خرم رہے (انشاء اللہ)

ٹیونس میں داخل ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد میں نے اطالوی قونصل سے ملاقات کی تاکہ شہر طرابلس کو دیکھنے کی اجازت اُس سے حاصل کروں گو میرے پاس اخبار مانچسٹر گارڈین کی نامہ نگاری کا باضابطہ ثبوت موجود تھا اور میرے پروانہ راہداری پر برٹش سفیر کی اجازت درج تھی تاہم قونصل مذکور نے ڈیکس پر سے ایک کاغذ اٹھا کر جو اُبا بیان کیا کہ میرے لئے اطالویون کے خلاف مضامین لکھنے کے باعث ایسی اجازت ملنی ناممکن تھی یہ جواب سنکر میں نے صاف دلی سے اقرار کیا کہ فی الحقیقت میں اطالیس گولہ باری پر جو اونھون نے غیر محفوظ قصبات اور دیہات پر کی تھی سختی سے نکتہ چینی کرچکا تھا اور اسی ضمن میں میں نے ترکی سپاہیون کی قابلیت اور اطالوی افسرون کی ذاتی جرات کا بھی ذکر کیا تھا اطالین سفیر نے میرے ساتھ بڑا خوش خلقانہ برتاؤ کیا اور رومہ سے براہ مہربانی بذریعہ تار یہ دریافت کرنیکا وعدہ کیا کہ آیا مجھے ممنوع الدخل شہر طرابلس میں داخل ہونے کی اجازت دیجا سکتی ہے یا نہیں؟ اثنائے گفتگو میں قونصل مذکور نے مجھسے دریافت کیا کہ ایسی حالت میں جبکہ گورنمنٹ برطانیہ

کا رویہ اٹلی کی جانب بالکل درست بلکہ ہمدردانہ ہے تو پھر کس طرح اخبارون
کا عام لہجہ اسکے ہموطنون کی کھلے بندون مخالفت کر رہا ہے میری طبیعت
چاہتی تھی کہ اُسے مطلع کرون کہ (لیکن مینے اپنے خیالات اسپر ظاہر نہیں کئے)
ایک لبرل گورنمنٹ میں بھی فارن آفس کے رویہ اور اس پارٹی کے اعلیٰ محسوسات
میں بھی تفاوت پیدا ہوسکتا ہے جسکا ایک ممبر مسند وزارت پر متمکن ہو علاوہ
ازیں انگلستان میں بہ نسبت کسی اور ملک کے وزیر صیغہ خارجہ زیادہ خودمختارانہ
حیثیت رکھتا ہے اسپر کوئی کمیٹی تعلقات خارجیہ کے متعلق حکومت نہیں کرتی ہے
چنانچہ وہ اپنے فیصلے خود تیار کرتا اور اُنپر خود عمل درآمد کرتا ہے بغیر اس
امر کے کہ وہ رعایا کے انتخاب کردہ نائبوں سے کوئی مشورہ بھی لے۔ میں سنیور
بڑوڈتی (اطالوی سفیر) کے عمدہ برتاو کا شکریہ ادا کرکے رخصت ہوا۔
مجھے پیشتر سے ہی خیال تھا کہ روما سے بذریعہ تار جواب موصول ہوگا وہ مجھے شہر
طرابلس میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا میں ہفتون اس شہر
سے چند میل کے فاصلہ پر مقیم رہا تھا میرے خیمہ میں اس شہر سے زوردار
سرچ لائیٹ کی روشنی پہونچا کرتی تھی اور میری طبیعت چاہا کرتی تھی کہ شہر
مذکور کو اندر سے دیکھون لیکن مجھے شہر طرابلس دیکھنے کی اجازت نہ ملنے کے باعث
اطالوی افسرون سے کوئی حق بجانب شکایت
پیدا نہیں ہوسکتی ہے کیونکہ میں ابتدا جنگ
ہی سے ترکون کے ساتھ پوری ہمدردی
اُس شاندار مدافعت کے ساتھ
رکھتا تھا جو انہون نے اپنے ملک پر

ایک ناواجبی دستبرد کے مقابلہ مین شروع کردی تھی مین پس و پیش اپنے خیالات کا اظہار اُن خطوط مین کرچکا ہون جو مینے مانچسٹر گارڈن کو لکھے تھے۔ اگر مین اطالوی افسرون کی جگہ تعینات ہوتا تو میرا طرز عمل بھی انھین جیسا ہوتا کیونکہ مین معقولیت کے ساتھ یہ امید نہین کرسکتا تھا کہ خرگوش کے ساتھ بھاگتا بھی رہتا اور کتون کے ساتھ شکار بھی کھیلتا رہتا یہ تو صرف سادہ لوح ترک ہی ایک ایسا شخص ہے۔ جو نامہ نگارون بلکہ مشکوک الاعتبار اجنبیون کو بھی اپنے خطوط مدافعت کے ملاحظہ کی اجازت دیدیتا ہے اور علاوہ ازین اُن کے لیے بلا قیمت روٹی اور بلا کرایہ گھوڑے ایسی حالت مین مہیا کرتا ہے جبکہ وہ خود اپنی بیشمار ذاتی دقتون مین گرفتار ہو مین آخر مین اطالوی محکمہ خبر رسانی کی تعریف کیے بغیر نہین رہ سکتا وہ اطالوی قونصل جس سے مین ملا تھا ملاقات سے قبل ہی میرے متعلق ہر ایک بات سے آگاہ تھا مثلاً یہ کہ مین ترکون کے ساتھ موجود تھا بنی غردان سے گذرا تھا ٹیونسیا پیلس ہوٹل مین مقیم تھا وغیرہ وغیرہ اِن سب واقعات کا اسے علم تھا اس سفیر اور اس کی گورنمنٹ کی خدمت جاسوسون کی ایک بڑی جماعت خوب انجام دے رہی تھی جس مین سے مجھے ایک شخص کی نسبت معلوم تھا کہ وہ دو مہینے پہلے اپنے آپ کو ترکون کا زبردست حامی ظاہر کرتا تھا اور اطالیون کی علانیہ عیب جوئی کیا کرتا تھا۔

میرا دل اس بہادر فوج سے سچی ہمدردی رکھتا ہے جو اپنا تعلق دنیا کی مدد سے قطع ہو جانے کے باوجود بھی ایک کثیر التعداد دشمن

کے مقابلہ مین مردانگی سے جنگ کر رہی ہے جن دوستون کو مینے اپنے
پیچھے میدان جنگ مین چھوڑا ہے اُن سے جنگ کی تلون مزاجیون
اور تباہ کن اثرات کے درمیان الوداع کہتا ہون اور امید رکھتا ہون
کہ اپنے ترکی میزبانون کا لطف صحبت پُرامن حالات مین پھر کبھی
اٹھاؤنگا اور اپنے خدا سے بھی یہی دعا کرتا ہون بہت سے مناظر جنمین
سے میرا گذر ترکی اور انگریزی رفقا کے ساتھ ہوا ہے ہمیشہ میرے
ذہن مین محفوظ رہین گے۔ اور بعض اوقات سکون اور اطمینان کی
حالت مین مجھے خواہش پیدا ہوسکتی ہے کہ مین پھر زوارہ کے جھنڈون
مین واپس جاؤن اور ان کھجورون کے درختون پر نظر ڈالون جنپر چاندنی نکھر رہی
ہو اور ریت کے ٹیلون سے پرے سمندر کے بہنے کی آواز میرے
کانون مین آرہی ہو۔

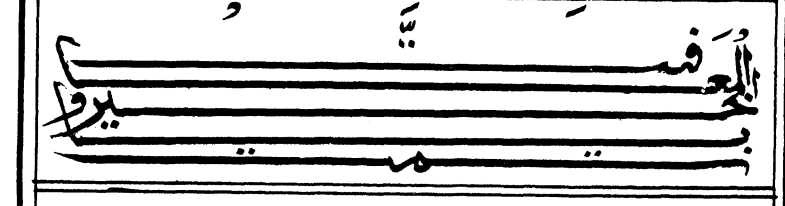

وبہ نستعین

وِدّی ٹرکس اِن ٹرپولی

یعنے

دقیقہ شناس ماہر جنگ اور یورپینون مین غیر متعصب جناب
آرنسٹ این نبٹ صاحب سابق ممبر پارلیمنٹ انگلستان عظمے
وحال پروفیسر مینیات متعلقہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے بہ حیثیت تجربہ کار
وثقہ نامہ نگار اخبار مانچسٹر گارڈین انگلستان کے عینی مشاہدات

جنگ طرابلس

جسمین وجوہات جنگ۔ ممکنات آیندہ۔ ترکون کی شریفانہ شجاعت
عربون کی مافوق العادت بسالت۔ اطالیون کی بزدلی وحماقت
متخاصمین کی صحیح صحیح حالت۔ اور ولایت طرابلس کی
تمدنی وطبعی کیفیت وغیرہ وغیرہ جملہ حالات واقعات
قلمبند کیے گئے ہین جو قابل دید ہین

راقم عبداللہ خان مترجم
کتاب ہذا